

ذوقِ نعت

نعتیہ کلام

مولانا محمد حسن رضا خان قادری برکاتی ابوالحسنی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
جن و انسان و ملک کو ہے بھروسہ تیرا
منقبت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
آسمان گرترے تلوؤں کا نظارہ کرتا
عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
دل مراد نیا پہ شیدا ہو گیا
کہوں کیا حال زاہد گلشن طیبہ کی نزہت کا
تصور لطف دیتا ہے وہاں پاک سرور کا
محرم ہیبت زدہ جب فرد عصیاں لے چلا
قبلہ کا بھی کعبہ بُرخ نیکو نظر آیا
ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا
سرخ سعادت نے گریباں سے نکالا
اگر قسمت سے میں اُن کی گلی میں خاک ہو جاتا
دشمن ہے گلے کا ہار آقا
واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا
معطی مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

منقبتِ خلیفہٗ اوّل رضی اللہ عنہ

منقبتِ خلیفہٗ دوم رضی اللہ عنہ

منقبتِ خلیفہٗ سوم رضی اللہ عنہ

منقبتِ خلیفہٗ چہارم کرم اللہ وجہہ

{ردیفِ باے تازی}

درِ دل کر مجھے عطا یارب

سر سے پاتک ہر ادا ہے لا جواب

جانبِ مغرب وہ چمکا آفتاب

{ردیفِ تائے منقوطہ}

پُر نور ہے زمانہٗ صبحِ ولادت

ذکرِ شہادت

{ردیفِ ثائے مثلثہ}

جاں بلب ہوں آمری جاں الغیاث

استغاثہ بجنابِ غوثیت

{ردیفِ جیم تازی}

کیا مژدہٗ جاں بخش سنائے گا قلم آج

{ردیفِ حائے حلیٰ}

دشتِ مدینہ کی ہے عجب پُر بہار صبح

جو نور بار ہوا آفتابِ حسنِ ملیح

{ ردیفِ خائے معجمہ }

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہوئیں تاریخ

{ ردیفِ دالِ مہملہ }

ذاتِ والا پہ بار بار درود

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند

{ ردیفِ ذالِ معجمہ }

ہوا اگر مدحِ کفِ پاسے منور کاغذ

{ ردیفِ راءِ مہملہ }

اگر چکا مقدر خاکِ پائے رہ رواں ہو کر

مرحبا عزت و کمالِ حضور

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر

{ ردیفِ زاءِ معجمہ }

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز

{ ردیفِ سینِ مہملہ }

ہوں جو یادِ رُخ پر نور میں مرغانِ قفس

{ ردیفِ شینِ معجمہ }

جنابِ مصطفیٰ ہوں جس سے ناخوش

{ ردیفِ صادِ معجمہ }

{ کلیاتِ حسن } = ذوقِ نعت

خدا کی خلق میں سب انبیاء خاص

{ ردیف ضاد معجمہ }

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض

{ ردیف طائے مہملہ }

چشمِ دل چاہے جو انوار سے ربط

{ ردیف ظاد معجمہ }

خاکِ طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ

{ ردیف عین مہملہ }

مدینہ میں ہے وہ سامانِ بارگاہِ رفیع

{ ردیف غین معجمہ }

خوشبوئے دشتِ طیبہ سے بس جائے گردِ ماغ

{ ردیف فا }

کچھ غم نہیں اگر چہ زمانہ ہو برخلاف

رحمت نہ کس طرح ہو گنگار کی طرف

{ ردیف قاف }

تراظہور ہوا چشمِ نور کی رونق

{ ردیف کاف }

جو ہو سر کو رسائی اُن کے دَر تک

{ردیفِ لام}

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شانِ جمال
بزمِ محشر منعقد کر مہرِ سامانِ جمال

{ردیفِ میم}

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
اے مدینہ کے تاجدار سلام
تیرے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم
جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم
منقبتِ حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم

{ردیفِ نون}

کون کہتا ہے کہ زینتِ خلد کی اچھی نہیں
نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
کیا کریں محفلِ دلدار کو کیوں کر دیکھیں
نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے سامان میں
عجب کرمِ شہِ والا تبار کرتے ہیں
منقبتِ حضورِ اچھے میاں رضی اللہ عنہ

{ردیفِ واؤ}

دل میں ہو یاد تری گوشہٴ تنہائی ہو
اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو

{ردیف ہائے ہوز}

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

{ردیف یاے تختانی}

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
مبارک ہو وہ شہ پرده سے باہر آنے والا ہے
جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں اُمت اُن کی
ہم نے تقصیر کی عادت کر لی
کیا خدا داد آپ کی امداد ہے
آپ کے ذکر کی عجب توقیر ہے
نہ ہو مایوس میرے دکھ درد والے
نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیالِ رحمت تھپک رہا ہے
مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سوالی ہے
کرے چارہ سازی زیارت کسی کی
جان سے تنگ ہیں قیدی غم تنہائی کے
پردے جس وقت اٹھیں جلوہ زیبائی کے
دمِ اضطراب مجھ کو جو خیالِ یار آئے
تم ہو حسرت نکالنے والے
اللہ اللہ شہ کو نینِ جلالت تیری
بارغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

حاضریِ حرمینِ طہمین
سحرچکی جمالِ فصلِ گل آرائشوں پر ہے
ذکرِ شہادت [بہاروں پر ہیں آج آرائشِ گلزارِ جنت کی]
کشفِ رازِ نجدیت

{مسدسات}

تمہید ذکرِ معراج شریف
نغمہٴ روح: استمدادِ حضرت سلطانِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مناقب حضرت شاہِ بدیع الدین مدارِ قدس سرہ الشریف
عرضِ سلام بدرگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
مثنوی در ذکرِ ولادت شریف حضور سرورِ عالم ﷺ
مثنویِ ناتمام
قصائد
مطلع دیگر

قصیدہ در مدح حضرت مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
قصیدہ در ردّ نذیر احمد خان دہلوی مقلد سید احمد خان کولی
اشعارِ مسٹر نذیر احمد مع رد
اختتام رد اشعارِ مسٹر - و - آغاز حال پیر نیچر و مقلدانِ پیر نیچر



<https://ataunnabi.blogspot.com/>

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا
کچھ دُخلِ عقل کا ہے نہ کامِ امتیاز کا
شہِ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا
لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا
غش آ گیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اُس بے نیاز کا
ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
ٹھہرہ سنا جو رحمتِ بے کس نواز کا
مانندِ شمعِ تیری طرف لو لگی رہے
دے لطفِ میری جان کو سوز و گداز کا

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
بندہ پہ تیرے نفسِ لعین ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آرز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فکرِ اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا

فکرِ اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا
طور پر ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا
ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اِکا تیرا
پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا
خمیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا
کیجیے کون سی آنکھوں سے نظارہ تیرا
جلوۂ یارِ نرالا ہے یہ پردہ تیرا
کہ گلے مل کے بھی کھلتا نہیں ملنا تیرا
کیا خبر ہے کہ عَلٰی الْعَرْشِ^(۱) کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جو یا تیرا
اَدِیْنِیْ گوئے سرِ طور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش میں گراتا ہے تجلّا تیرا

پار اُترتا ہے کوئی، غرق کوئی ہوتا ہے
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا
باغ میں پھول ہوا، شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ در آغوش ہے جلوہ تیرا
نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا
شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اُس نے
آہ اے دیدہٴ مشتاق یہ لکھا تیرا
سات پردوں میں نظر اور نظر میں عالم
کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معما تیرا
طُور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا
چار اضداد کی کس طرح گرہ باندھی ہے
ناحنِ عقل سے کھلتا نہیں عقدہ تیرا
دھبِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا
ہر سحرِ نغمہٴ مرغانِ نواسخ کا شور
گوں جتا ہے ترے اوصاف سے صحرا تیرا
وہشیِ عشق سے کھلتا ہے تو اے پردہٴ یار
کچھ نہ کچھ چاکِ گریباں سے ہے رشتہ تیرا
سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذکرِ ترا، دشت میں چرچا تیرا
برقی دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا
آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردے میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا
سارے عالم کو تو مشتاقِ تجلی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانا تیرا
طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا
کام دیتی ہیں یہاں دیکھے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاقِ زمانہ تیرا
مے کدہ میں ہے ترانہ تو اڈاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا
چاک ہو جائیں گے دل جیب و گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا
بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم، وصف ہے کس کا تیرا
آفریں اہلِ محبت کے دلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں دریا تیرا
اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اُنگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا
اب جھاتا ہے حسنِ اُس کی گلی میں بستر
خوب رویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

(۱) خالق کائنات نے قرآن پاک میں جہاں تخلیقِ ارض و سما کا ذکر فرمایا وہیں یہ بھی ارشاد فرمایا: ثم استوی علی العرش یعنی پھر عرش پر استواء فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔ قرآن پاک میں یہ الفاظ چھ مقام پر آئے ہیں (سورہ الاعراف: ۵۴، یونس: ۳، الرعد: ۲، الفرقان: ۵۹، السجدہ: ۴، الحدید: ۴) مزید ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: الرحمن علی العرش استوی یعنی وہ بڑی مہر والا، اُس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے۔ (طہ: ۵)

چونکہ استوی کا لغوی معنی قرار پکڑنا، بیٹھنا کے ہیں جو کہ کسی طرح بھی شانِ اُلُوہیت کے لائق نہیں۔ اسی لیے سیدی اعلیٰ حضرت نے ان آیات کا ترجمہ میں لفظ استوی کا ترجمہ نہ کیا۔ یہ لفظ متشابہات میں سے ہے۔ مولانا حسن رضائے اس شعر میں اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ علی العرش کے معنی سمجھنا عقلِ انسانی کے بس کی بات نہیں۔



جن و انسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا

جن و انسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا
سرورِ مرجعِ کل ہے درِ والا تیرا
واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوب رو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا
دہر میں آٹھ پہر بٹتا ہے باڑا تیرا
وقف ہے مانگنے والوں پہ خزانہ تیرا
لا مکاں میں نظر آتا ہے اُجالا تیرا
دُور پہنچایا ترے حسن نے شہرہ تیرا
جلوہ یارِ ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر نکتی ہیں رستہ تیرا
یہ نہیں ہے کہ فقط ہے یہ مدینہ تیرا
تو ہے مختار، دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا
کیا کہے وصف کوئی دشتِ مدینہ تیرا
پھول کی جانِ نزاکت میں ہے کانٹا تیرا
کس کے دامن میں چھپے کس کے قدم پہ لوٹے
تیرا سگ جائے کہاں چھوڑ کے گلڑا تیرا

خسرو کون و مکاں اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا، خاک پکھونا تیرا
خوب رویاں جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں
وہ ہے اے ماہِ عرب حُسنِ دل آرا تیرا
دھتِ پُر ہول میں گھیرا ہے درندوں نے مجھے
اے مرے خضرِ ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
بادشاہانِ جہاں بہر گدائی آئیں
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا
دُشمن و دوست کے منہ پر ہے کشادہ یکساں
روئے آئینہ ہے مولیٰ درِ والا تیرا
پاؤں مجروح ہیں منزل ہے کڑی بوجھ بہت
آہ اگر ایسے میں پایا نہ سہارا تیرا
نیک اچھے ہیں کہ اعمال ہیں اُن کے اچھے
ہم بدوں کے لیے کافی ہے بھروسا تیرا
آفتوں میں ہے گرفتار غلامِ عجمی
اے عرب والے ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
اُونچے اُونچوں کو ترے سامنے ساجد پایا
کس طرح سمجھے کوئی رُتبہ اعلیٰ تیرا
خارِ صحرا سے کیا کام تجھے
آمری جان مرے دل میں ہے رستہ تیرا
کیوں نہ ہونا ز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہوں
سگ ترا، بندہ ترا، مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہیں ترے در کی گدائی کرتے
اُونچے اُونچوں میں بٹا کرتا ہے صدقہ تیرا
بھیک بے مانگے فقیروں کو جہاں ملتی ہو
دونوں عالم میں وہ دروازہ ہے کس کا تیرا
کیوں تمنا مری مایوس ہو اے ابِ کرم
سُوکھے دھانوں کا مددگار ہے چھینٹا تیرا
ہائے پھر خندۂ بے جا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا
حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہ گاروں کو
تشنہ کاموں کا خریدار ہے دریا تیرا
سوزِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا
صدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے
کہہ نہیں سکتے اُلش کو بھی تو جھوٹا تیرا
خاص بندوں کے تصدّق میں رہائی پائے
آخر اس کام کا تو ہے یہ نکما تیرا
بندِ غم کاٹ دیا کرتے ہیں تیرے اُبرو
پھیر دیتا ہے بلاؤں کو اشارہ تیرا
حشر کے روز ہنسائے گا خطا کاروں کو
میرے غمخوارِ دل شب میں یہ رونا تیرا
عملِ نیک کہاں نامہ بدکاراں میں
ہے غلاموں کو بھروسا مرے آقا تیرا

بہر دیدار جھک آئے ہیں زمیں پر تارے
واہ اے جلوۂ دل دار چمکنا تیرا
اُونچی ہو کر نظر آتی ہے ہر اک شے چھوٹی
جا کے خورشید بنا چرخ پہ ذرہ تیرا
اے مدینے کی ہوا دل مرا افسردہ ہے
سُکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا
میرے آقا **تو** ہیں وہ ابرِ کرم، سوزِ اَلَم
ایک چھیننے کا بھی ہو گا نہ یہ دُہرا تیرا
اب حسنِ منقبتِ خواجہِ اجمیر سنا
طبع پر جوش ہے رکتا نہیں خامہ تیرا



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



منقبت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا
مئے سر جوش در آغوش ہے شیشہ تیرا
بے خودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا
خفگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا
ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارہ تیرا
جوِ پامالی عالم سے اُسے کیا مطلب
خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرہ تیرا
کس قدر جوشِ تحیر کے عیاں ہیں آثار
نظر آیا مگر آئینے کو تلو تیرا
گلشنِ ہند ہے شاداب کیلجے ٹھنڈے
واہ اے ابِ کرم زورِ برسا تیرا
کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغِ عالم
تختِ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا

تیرے ذرّہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا
تجھ میں ہیں تربیتِ خضر کے پیدا آثار
بحرِ دہ میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا
پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا
ظِلّ حقِ غوث پہ، ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گسترِ سرِ خدام پہ سایہ تیرا
تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رُتبہ تیرا
کیوں نہ بغداد میں جاری ہو ترا چشمہ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا
کرسی ڈالی تری تختِ شہِ جیلاں کے حضور
کتنا اُونچا کیا اللہ نے پایا تیرا
رشتک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے
کیوں کہوں رشتک دہ بدر ہے تلوا تیرا
بشرِ افضل ہیں ملک سے تری یوں مدح کروں
نہ ملک خاص بشر کرتے ہیں مجرا تیرا
جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیا سر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا
مُحی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا



آسمان گرتے تلوؤں کا نظارہ کرتا

- | | |
|---|--|
| روز اک چاند تصدق میں اُتارا کرتا | ● آسمان گرتے تلوؤں کا نظارہ کرتا |
| میں تو آپے میں نہ تھا اور جو سجدہ کرتا | ● طوفِ روضہ ہی پہ چکرائے تھے کچھ ناواقف |
| کیوں میں افسردگیِ بخت کی پرواہ کرتا | ● صرصرِ دشتِ مدینہ جو کرم فرماتی |
| اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا | ● چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دیدار کی تاب |
| اُلٹی باتوں پہ کہو کون نہ سیدھا کرتا | ● یہ وہی ہیں کہ گردِ آپ اور ان پر مچلو |
| مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا | ● ہم سے ذروں کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا |
| جس طرف سے ہے گزر چاند ہمارا کرتا | ● دھومِ ذروں میں انا الشمس کی پڑ جاتی ہے |
| اُن کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا | ● آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں |
| عشقِ گم کردہ تواں عقل سے اُلجھا کرتا | ● شوق و آداب بہم گرم کشاکش رہتے |
| دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا | ● آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا |
| جانبِ قبلہ کبھی چونک کے پلٹا کرتا | ● بے خودانہ کبھی سجدہ میں سوے در گرتا |
| خاک پر گر کے کبھی ہائےِ خدایا کرتا | ● بام تک دل کو کبھی بالِ کبوتر دیتا |
| گاہ نشترِ زنی خونِ تمنا کرتا | ● گاہ مرہم نہی زخمِ جگر میں رہتا |
| سایہ کے ساتھ کبھی خاک پہ لوٹا کرتا | ● ہم رہ مہر کبھی گردِ خطیرہ پھرتا |
| اُلفتِ دست و گریباں کا تماشا کرتا | ● صحبتِ داغِ جگر سے کبھی جی بہلاتا |
| تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا | ● دل حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پہ لاتا |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

- | | | |
|--|---|--|
| کبھی خود اپنے سمجھنے کو نہ سمجھا کرتا | ❁ | کبھی خود اپنے تحیّر پہ میں حیراں رہتا |
| کبھی اندازِ تجاہل سے میں توبہ کرتا | ❁ | کبھی کہتا کہ یہ کیا بزم ہے کیسی ہے بہار |
| کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنا کرتا | ❁ | کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم |
| اپنی آنکھوں میں خود اُس بزم میں کھٹکا کرتا | ❁ | ستھری ستھری وہ فضا دیکھ کے میں غرقِ گناہ |
| پاسِ آداب کبھی ہونٹوں کو بخیہ کرتا | ❁ | کبھی رحمت کے تصور میں ہنسی آجاتی |
| عفو کا ذکر سنا کر میں سنبھالا کرتا | ❁ | دل اگر رنجِ معاصی سے بگڑنے لگتا |
| سخت دیوانہ تھا گر غلد کی پروا کرتا | ❁ | یہ مزے خوبیِ قسمت سے جو پائے ہوتے |
| خاک اُس سر پہ جو اُس در سے کنار کرتا | ❁ | موت اُس دن کو جو پھر نام وطن کا لیتا |

اے حسنِ قصدِ مدینہ نہیں رونا ہے یہی

اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

- عاصیوں کو در تمہارا مل گیا ❁ بے ٹھکانوں کو ٹھکانا مل گیا
فصلِ رب سے پھر کمی کس بات کی ❁ مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
کشفِ رازِ مَنْ رَآئِی (۱) یوں ہوا ❁ تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا
بے خودی ہے باعثِ کشفِ حجاب ❁ مل گیا ملنے کا رستہ مل گیا
اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا ❁ بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا
ناخدائی کے لیے آئے حضور ❁ ڈوبتو نکلو سہارا مل گیا
دونوں عالم سے مجھے کیوں کھو دیا ❁ نفسِ خود مطلب تجھے کیا مل گیا
خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن ❁ مجھ کو صحراے مدینہ مل گیا
آنکھیں پر نہم ہو گئیں سر جھک گیا ❁ جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا
ہے محبت کس قدر نامِ خدا ❁ نامِ حق سے نامِ والا مل گیا
اُن کے طالب نے جو چاہا پالیا ❁ اُن کے سائل نے جو مانگا مل گیا
تیرے در کے کلڑے ہیں اور میں غریب ❁ مجھ کو روزی کا ٹھکانا مل گیا
اے حسنِ فردوس میں جائیں جناب ❁ ہم کو صحراے مدینہ مل گیا

(۱) اس شعر میں حدیث مبارکہ کا عند الصوفیہ مشہور مضمون پیش کیا گیا ہے: مَنْ رَآئِی فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ یعنی جس نے میری زیارت کی تحقیق اس نے حق تعالیٰ کی زیارت کی۔



دل مرادِ نیا پہ شیدا ہو گیا

- دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا ❁ اے مرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صورت کیجیے ❁ اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا
عیب پوشِ خلقِ دامن سے ترے ❁ سب گنہ گاروں کا پردہ ہو گیا
رکھ دیا جب اُس نے پتھر پر قدم ❁ صاف اک آئینہ پیدا ہو گیا
دُور ہو مجھ سے جو اُن سے دُور ہے ❁ اُس پہ میں صدقے جو اُن کا ہو گیا
گرمی بازارِ مولیٰ بڑھ چلی ❁ نرخِ رحمتِ خوب سستا ہو گیا
دیکھ کر اُن کا فروغِ حسنِ پا ❁ مہرِ ذرّہ ، چاند تارا ہو گیا
رَبِّ سَلِّمْ وہ ادھر کہنے لگے ❁ اُس طرف پار اپنا بیڑا ہو گیا
اُن کے جلوؤں میں ہیں یہ دلچسپیاں ❁ جو وہاں پہنچا وہیں کا ہو گیا
تیرے ٹکڑوں سے پلے دونوں جہاں ❁ سب کا اُس دَر سے گزارا ہو گیا
السلام اے ساکنانِ کوئے دوست ❁ ہم بھی آتے ہیں جو ایما ہو گیا
اُن کے صدقے میں عذابوں سے چھٹے ❁ کام اپنا نام اُن کا ہو گیا
سروہی جو اُن کے قدموں سے لگا ❁ دل وہی جو اُن پہ شیدا ہو گیا
حسنِ یوسف پر زلیخا مٹ گئیں ❁ آپ پر اللہ پیارا ہو گیا
اُس کو شیروں پر شرفِ حاصل ہوا ❁ آپ کے دَر کا جو کتا ہو گیا
زاہدوں کی غلد پر کیا دھوم تھی ❁ کوئی جانے گھر یہ اُن کا ہو گیا
غول اُن کے عاصیوں کے آئے جب ❁ چھنٹ گئی سب بھیڑ رستہ ہو گیا
جا پڑا جو دھڑِ طیبہ میں حسن ❁ گلشنِ جنت گھر اُس کا ہو گیا



کہوں کیا حال زاہد گلشن طیبہ کی نزہت کا

کہوں کیا حال زاہد، گلشن طیبہ کی نزہت کا

کہ ہے خلد بریں چھوٹا سا کلڑا میری جنت کا

تعالیٰ اللہ شوکت تیرے نامِ پاک کی آقا

کہ اب تک عرشِ اعلیٰ کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

وکیل اپنا کیا ہے احمد مختار کو میں نے

نہ کیوں کر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلا تے ہیں اُسی کو جس کی بگڑی وہ بناتے ہیں

کمر بندھنا دیا طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلیں اسلام کی آنکھیں ہو اسارا جہاں روشن

عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نہ کر رُسوائے محشر، واسطہ محبوب کا یا رب

یہ مجرم دُور سے آیا ہے سن کر نامِ رحمت کا

مرادیں مانگنے سے پہلے ملتی ہیں مدینہ میں

ہجومِ جود نے روکا ہے بڑھنا دستِ حاجت کا

شبِ اسریٰ ترے جلوؤں نے کچھ ایسا سماں باندھا

کہ اب تک عرشِ اعظم منتظر ہے تیری رخصت کا

یہاں کے ڈوبتے دم میں اُدھر جا کر اُبھرتے ہیں
کنارا ایک ہے بحرِ ندامت بحرِ رحمت کا
غنی ہے دل، بھرا ہے نعمت کو نین سے دامن
گدا ہوں میں فقیرِ آستانِ خود بدولت کا
طوافِ روضہ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہیں
عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادبِ دانِ محبت کا
خزانِ غم سے رکھنا دور مجھ کو اُس کے صدقے میں
جو گل اے باغباں ہے عطر تیرے باغِ صنعت کا
الہی بعدِ مردن پردہ ہائے حائل اٹھ جائیں
اُجالا میرے مرقد میں ہو اُن کی شمعِ ثرُبت کا
سنا ہے روزِ محشر آپ ہی کا منہ تکیں گے سب
یہاں پورا ہوا مطلبِ دلِ مشتاقِ رؤیت کا
وجودِ پاک باعثِ خلقتِ مخلوق کا ٹھہرا
تمہاری شانِ وحدت سے ہوا اظہارِ کثرت کا
ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنانِ کوچہِ جاناں
سلامِ شوق پہنچے بے کسانِ دہشتِ غربت کا
حسنِ سرکارِ طیبہ کا عجب دربارِ عالی ہے
درِ دولت پہ اک میلہ لگا ہے اہلِ حاجت کا



تصور لطف دیتا ہے دہانِ پاکِ سرور کا

تصور لطف دیتا ہے دہانِ پاکِ سرور کا
بھرا آتا ہے پانی میرے منہ میں حوضِ کوثر کا
جو کچھ بھی وصف ہو اُن کے جمالِ ذرّہ پرور کا
مرے دیوان کا مطلع ہو مطلعِ مہرِ محشر کا
مجھے بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا
لیے جاؤں گا چھوٹا سا کوئی ذرّہ ترے در کا
جواک گوشہ چمک جائے تمہارے ذرّہ در کا
ابھی منہ دیکھتا رہ جائے آئینہ سکندر کا
اگر جلوہ نظر آئے کفِ پائے منور کا
ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشیدِ محشر کا
اگر دم بھر تصور کیجیے شانِ پیمر کا
زباں پہ شور ہو بے ساختہ اللہ اکبر کا
اُجالا طور کا دیکھیں جمالِ جاں فزا دیکھیں
کلیم آکر اٹھا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا
دو عالم **میں** ہاں، تو میزباں، خوانِ کرم جاری
ادھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی کتا ہوں ترے در کا
نہ گھر بیٹھے ملے جو ہر صفا و خاکساری کے
مریدِ ذرّہ طیبہ ہے آئینہ سکندر کا

اگر اُس خندہ دندانِ نما کا وصف موزوں ہو
ابھی لہرا چلے بحرِ سخن سے چشمہ گوہر کا
ترے دامن کا سایہ اور دامن کتنے پیارے ہیں
وہ سایہ دشتِ محشر کا یہ حامی دیدہ تر کا
تمہارے کوچہ و مرقد کے زائر کو میسر ہے
نظارہ باغِ جنت کا ، تماشا عرشِ اکبر کا
گنہ گارانِ اُمت اُن کے دامن پر مچلتے ہوں
الہی چاک ہو جس دم گریباں صبحِ محشر کا
ملائک جن و انساں سب اسی در کے سلامی ہیں
دو عالم میں ہے اک شہرہ مرے محتاج پرور کا
الہی تشنہ کامِ ہجر دیکھے دشتِ محشر میں
برسنا ابرِ رحمت کا ، چھلکنا حوضِ کوثر کا
زیارت میں کروں اور وہ شفاعت میری فرمائیں
مجھے ہنگامہ عیدین یا رب دن ہو محشر کا
نصیب دوستاں اُن کی گلی میں گر سکونت ہو
مجھے ہو مغفرت کا سلسلہ ہر تار بستر کا
وہ گریہ اُسْتُثْنِ حَنَّانہ کا آنکھوں میں پھرتا ہے
حضور نے بڑھایا تھا جو پایہ اُوج منبر کا
ہمیشہ رہروانِ طیبہ کے زیرِ قدم آئے
الہی کچھ تو ہو اعزاز میرے کا سہ سر کا
سہارا کچھ نہ کچھ رکھتا ہے ہر فردِ بشر اپنا
کسی کو نیک کاموں کا حسن کو اپنے یاور کا



محرمِ ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا

محرمِ ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا
لطفِ شہِ تسکین دیتا پیش یزداں لے چلا
دل کے آئینہ میں جو تصویرِ جاناں لے چلا
محفلِ جنت کی آرائش کا ساماں لے چلا
رہروِ جنت کو طیبہ کا بیاباں لے چلا
دامنِ دل کھینچتا خارِ مغیلاں لے چلا
گل نہ ہو جائے چراغِ زینتِ گلشن کہیں
اپنے سر میں مئیں ہواے دشتِ جاناں لے چلا
رُوے عالمِ تاب نے بانٹا جو باڑا نور کا
ماہِ نوکشتی میں پیالا مہرِ تاباں لے چلا
گو نہیں رکھتے زمانے کی وہ دولت اپنے پاس
پرِ زمانہ نعمتوں سے بھر کے داماں لے چلا
تیری ہیبت سے ملا تاجِ سلاطین خاک میں
تیری رحمت سے گدا تختِ سلیمان لے چلا
ایسی شوکت پر کہ اڑتا ہے پھر پرا عرش پر
جس گدا نے آرزو کی اُن کو مہماں لے چلا

دبدبہ کس سے بیاں ہو اُن کے نامِ پاک کا
شیر کے منہ سے سلامت جانِ سلماں لے چلا
صدقے اُس رحمت کے اُن کو روزِ محشر ہر طرف
ناٹھکیبا شورِ فریادِ اَسیراں لے چلا
ساز و سامانِ گدائے کوئے سرور کیا کہوں
اُس کا منگتا سروری کے ساز و ساماں لے چلا
دو قدم بھی چل نہ سکتے ہم سرِ شمشیر تیز
ہاتھ پکڑے رَبِّ سَلَام کا نگہاں لے چلا
دستگیرِ خستہ حالاں دست گیری کیجیے
پاؤں میں رعشہ ہے سر پر بارِ عصیاں لے چلا
وقتِ آخرِ نا اُمیدی میں وہ صورت دیکھ کر
دل شکستہ دل کے ہر پارہ میں قرآن لے چلا
قیدیوں کی جنبشِ اُبرو سے بیڑی کاٹ دو
ورنہ جُرموں کا تسلسل سوئے زنداں لے چلا
روزِ محشر شاد ہوں عاصی کہ پیشِ کبریا
رَحْم اُن کو اُمّیتی گویاں و گریاں لے چلا
شکلِ شبِ نیمِ راتوں کا رونا ترا ابرِ کرم
صبحِ محشر صورتِ گلِ ہم کو خنداں لے چلا
کشتگانِ ناز کی قسمت کے صدقے جائیے
اُن کو مقتل میں تماشاے شہیداں لے چلا
اخترِ اسلام چمکا ، کفر کی ظلمت چھنی
بدر میں جب وہ ہلالِ تیغِ بُراں لے چلا

بزمِ خواباں کو خدا نے پہلے دی آرائشیں
پھر مرے دُلہا کو سوے بزمِ خواباں لے چلا
اللہ صرصرِ طیبہ کی رنگ آمیزیاں
ہر بگولا نزہتِ سروِ گلستاں لے چلا
قطرہ قطرہ اُن کے گھر سے بحرِ عرفاں ہو گیا
ذرّہ ذرّہ اُن کے در سے مہرِ تاباں لے چلا
صبحِ محشر ہر ادائے عارضِ روشن ہیں وہ
شمعِ نور افشاں پئے شامِ غریباں لے چلا
شانِ نبویؐ کی قیامت کا ہوں ادنیٰ امتی
پھر حسن کیا غم اگر میں بارِ عصیاں لے چلا



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



قبلہ کا بھی کعبہ رُخ نیکو نظر آیا

قبلہ کا بھی کعبہ رُخ نیکو نظر آیا
کعبہ کا بھی قبلہ خم اُبرو نظر آیا
محشر میں کسی نے بھی مری بات نہ پوچھی
حامی نظر آیا تو بس اک تو نظر آیا
پھر بند کشاکش میں گرفتار نہ دیکھے
جب معجزہ جنبش اُبرو نظر آیا
اُس دل کے فدا جو ہے تری دید کا طالب
اُن آنکھوں کے قربان جنہیں تو نظر آیا
سلطان و گداسب ہیں ترے در کے بھکاری
ہر ہاتھ میں دروازے کا بازو نظر آیا
سجدہ کو جھکا جائے براہیم میں کعبہ
جب قبلہ کونین کا اُبرو نظر آیا
بازارِ قیامت میں جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا خریدار ہمیں تو نظر آیا

محشر میں گنہ گار کا پلّہ ہوا بھاری
پلّہ پہ جو وہ قربِ ترازو نظر آیا
یا دیکھنے والا تھا ترا یا ترا جو یا
جو ہم کو خدا بین و خدا بُو نظر آیا
شل ہاتھ سلاطین کے اُٹھے بہر گدائی
دروازہ ترا قوتِ بازو نظر آیا
یوسف سے حسیں اور تمنائے نظارہ
عالم میں نہ تم سا کوئی خوش رُو نظر آیا
فریادِ غربیاں سے ہے محشر میں وہ بے چین
کوثر پہ تھا یا قربِ ترازو نظر آیا
تکلیف اُٹھا کر بھی دعا مانگی عدو کی
خوش خُلق نہ ایسا کوئی خوش خو نظر آیا
ظاہر ہیں حسنِ احمد مختار کے معنی
کونین پہ سرکار کا قابو نظر آیا



ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

طلعت سے زمانے کو پُر انوار بنایا

نکبت سے گلی کو چوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے

آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا

وہ جنس کیا جس نے جسے کوئی نہ پوچھے

اُس نے ہی مرا تجھ کو خریدار بنایا

اے نظم رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع

تو نے ہی اُسے مطلعِ انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر

کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدانے

محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت

عاصی کا تمہیں حامی و غم خوار بنایا

آئینہ ذاتِ احدیٰ آپ ہی ٹھہرے
وہ حسن دیا ایسا طرح دار بنایا

انوارِ تجلی سے وہ کچھ حیرتیں چھائیں
سب آئینوں کو پشت بدیوار بنایا

عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

گلزار کو آئینہ کیا منہ کی چمک نے
آئینہ کو زُخسار نے گل زار بنایا

یہ لذتِ پاؤں کہ پتھر نے جگر میں
نقشِ قدمِ سید ابرار بنایا

خدا م تو بندے ہیں ترے حسنِ خلق نے
پیارے تجھے بدخواہ کا غم خوار بنایا

بے پردہ وہ جب خاک نشینوں میں نکل آئے
ہر ذرہ کو خورشیدِ پُر انوار بنایا

اے ماہِ عرب مہرِ عجم میں ترے صدقے
ظلمت نے مرے دن کو شبِ تار بنایا

لہ کرم میرے بھی ویرانہ دل پر
صحرا کو ترے حسن نے گلزار بنایا

اللہ تعالیٰ بھی ہوا اُس کا طرف دار
سرکارِ تمہیں جس نے طرفدار بنایا

گلزارِ جناتِ تیرے لیے حق نے بنائے
اپنے لیے تیرا گل زُخسار بنایا

بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا

ہر بات بد اعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا

ان کے دُرِ دندان کا وہ صدقہ تھا کہ جس نے
ہر قطرہ نیساں دُرِ شہوار بنایا

اُس جلوہ رنگیں کا تصدق تھا کہ جس نے
فردوس کے ہر تختہ کو گلزار بنایا

اُس رُوحِ مجسم کے تبرک نے مسیحا
جاں بخش تمحیص یوں دمِ گفتار بنایا

اُس چہرہ پُر نور کی وہ بھیک تھی جس نے
مہر و مہ و انجم کو پُر انوار بنایا

اُن ہاتھوں کا جلوہ تھا یہ اے حضرتِ موسیٰ
جس نے پُر بیضا کو ضیا بار بنایا

اُن کے لبِ رنگیں کے نچھاور تھی وہ جس نے
پتھر میں حسنِ لعلِ پُر انوار بنایا



تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا

- | | | |
|---------------------------------------|---|--|
| تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا | ✽ | ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا |
| گناہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا | ✽ | کیا بغیر کیا ، بے کیا کیا ہوگا |
| خدا کا لطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور | ✽ | جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہوگا |
| دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | ✽ | کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا |
| خداے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی | ✽ | خداے پاک خوشی اُن کی چاہتا ہوگا |
| کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے | ✽ | کوئی اسیرِ غم اُن کو پکارتا ہوگا |
| کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ | ✽ | نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا |
| کسی کے پلہ پہ یہ ہوں گے وقتِ وزنِ عمل | ✽ | کوئی اُمید سے منہ اُن کا تک رہا ہوگا |
| کوئی کہے گا دہائی ہے یَا رَسُولَ اللہ | ✽ | تو کوئی تھام کے دامنِ مچل گیا ہوگا |
| کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم | ✽ | وہ اُن کا راستہ بھر بھر کے دیکھتا ہوگا |
| شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کردو | ✽ | کوئی کسی سے یہ رورو کے کہہ رہا ہوگا |
| خدا کے واسطے جلد اُن سے عرضِ حال کرو | ✽ | کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہو گیا |
| پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا | ✽ | تورو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا |
| زبان سُکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر | ✽ | جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا |
| نشانِ خسرو دیں دور کے غلاموں کو | ✽ | لو اے حمد کا پرچم بتا رہا ہوگا |

- کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر ❁ کوئی صراط پر اُن کو پکارتا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی ❁ مقدس آنکھوں سے تارِ اشک کا بندھا ہو گا
وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ ❁ ہجومِ فکر و تردد میں گھر گیا ہو گا
ہزار جانِ فدا نرم نرم پاؤں سے ❁ پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے ❁ خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
خدائی بھر انھیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی ❁ زمانہ بھر انھیں قدموں پہ لوٹتا ہو گا
بنی ہے دم پہ دُہائی ہے تاج والے کی ❁ یہ غل، یہ شور، یہ ہنگامہ، جا بجا ہو گا
مقامِ فاصلوں ہر کام مختلف اتنے ❁ وہ دن ظہورِ کمالِ حضور کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غٰیْرِ ❁ مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا
دُعائے اُمّت بدکار و ردِ لب ہو گی ❁ خدا کے سامنے سجدہ میں سر جھکا ہو گا
غلام اُن کی عنایت سے چین میں ہونگے ❁ عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے ❁ حسنِ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا



یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا

- | | | |
|-------------------------------------|---|---------------------------------|
| یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا | • | کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا |
| یہ بیٹھا ہے سکے تمہاری عطا کا | • | کبھی ہاتھ اٹھنے نہ پایا گدا کا |
| چمکتا ہوا چاند ثور و حرا کا | • | اُجالا ہوا بُرجِ عرشِ خدا کا |
| لحد میں عمل ہو نہ دیو بلا کا | • | جو تعویذ میں نقش ہو نقشِ پا کا |
| جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا | • | جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا |
| مرے گیسوؤں والے میں تیرے صدقے | • | کہ سر پر ہجومِ بلا ہے بلا کا |
| ترے زیرِ پامسندِ ملکِ یزداں | • | ترے فرق پر تاجِ ملکِ خدا کا |
| سہارا دیا جب مرے ناخدا نے | • | ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رخِ ہوا کا |
| کیا ایسا قادر قضا و قدر نے | • | کہ قدرت میں ہے پھیر دینا قضا کا |
| اگر زیرِ دیوارِ سرکارِ بیٹھوں | • | مرے سر پہ سایہ ہو فضلِ خدا کا |
| ادب سے لیا تاجِ شاہی نے سر پر | • | یہ پایا ہے سرکار کے نقشِ پا کا |
| خدا کرنا ہوتا جو تحتِ مشیت | • | خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا |
| اُذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو | • | پس ذکرِ حق ذکر ہے مصطفیٰ کا |
| کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے | • | تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا |
| یہ ہے تیرے ایمائے ابرو کا صدقہ | • | ہدف ہے اثر اپنے تیر دُعا کا |
| ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے | • | ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا |
| نہ کیوں کر ہو اُس ہاتھ میں سب خدائی | • | کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا |
| جو صحراے طیبہ کا صدقہ نہ ملتا | • | کھلاتا ہی تو پھول جھونکا صبا کا |

- عجب کیا نہیں گر سراپا کا سایہ ❁ سراپا سراپا ہے سایہ خدا کا
خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے ❁ مرے مصطفےٰ کا مرے مصطفےٰ کا
خدا کا وہ طالب خدا اُس کا طالب ❁ خدا اُس کا پیارا وہ پیارا خدا کا
جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری ❁ وہی در ہے داتا کی دولت سرا کا
ترے رُتبہ میں جس نے چون و چرا کی ❁ نہ سمجھا وہ بد بخت رُتبہ خدا کا
ترے پاؤں نے سر بلندی وہ پائی ❁ بنا تاج سر عرش رُتبہ خدا کا
کسی کے جگر میں تو سر پر کسی کے ❁ عجب مرتبہ ہے ترے نقشِ پا کا
ترا دردِ الفت جو دل کی دوا ہو ❁ وہ بے درد ہے نام لے جو دوا کا
ترے بابِ عالی کے قربان جاؤں ❁ یہ ہے دوسرا نام عرشِ خدا کا
چلے آؤ مجھ جاں بلب کے سرھانے ❁ کہ سب دیکھ لیں پھر کے جانا قضا کا
بھلا ہے حسن کا جنابِ رضا سے ❁ بھلا ہو الہی جنابِ رضا کا

Sponsoring The True Teachings Of Quran & Sunnah



سرِ صبحِ سعادت نے گریباں سے نکالا

سرِ صبحِ سعادت نے گریباں سے نکالا
ظلمت کو ملا عالمِ امکاں سے نکالا
پیدائشِ محبوب کی شادی میں خدا نے
مدت کے گرفتاروں کو زنداں سے نکالا
رحمت کا خزانہ پئے تقسیم گدایاں
اللہ نے تہِ خانہ پنہاں سے نکالا
خوشبو نے عنادل سے چھڑائے چمن و گل
جلوے نے پتنگوں کو شبتاں سے نکالا
ہے حسنِ گلوے مہِ بطحا سے یہ روشن
اب مہر نے سران کے گریباں سے نکالا
پردہ جو ترے جلوۂ رنگیں نے اُٹھایا
صرصر کا عملِ صحنِ گلستاں سے نکالا
اُس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی
تاریکیوں کو شامِ غریباں سے نکالا
اے مہرِ کرم تیری تجلی کی ادا نے
ذروں کو بلائے شہِ ہجران سے نکالا

صدقے ترے اے مردِ مکِ دیدہ یعقوب
یوسف کو تری چاہ نے کنعاں سے نکالا
ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے
گرداب سے کھینچا ہمیں طوفاں سے نکالا
اُمت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی
ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جاں سے نکالا
اِن ہاتھوں کے قربان کہ اِن ہاتھوں سے تم نے
خارِ رہِ غم پائے غریباں سے نکالا
اُرمان زدوں کی ہیں تمنائیں بھی پیاری
اُرمان نکالا تو کس ارماں سے نکالا
یہ گردِ پُر نور کا پھیلا ہے اُجالا
یا صبح نے سر اُن کے گریباں سے نکالا
گلزارِ براہیم کیا نار کو جس نے
اُس نے ہی ہمیں آتشِ سوزاں سے نکالا
دینی تھی جو عالم کے حسینوں کو ملاحت
تھوڑا سا نمک اُن کے نمکداں سے نکالا
قرآن کے حواشی یہ جَلالِیٰؑ ————— لکھی ہے
مضمون یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا
قربان ہوا بندگی پہ لطفِ رہائی
یوں بندہ بنا کر ہمیں زنداں سے نکالا
اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بھرتی
کیوں تو نے دُھواں سینہ سوزاں سے نکالا

مدن نہیں پھینک آئیں گے احباب گڑھے میں
تابوت اگر کوچہ جاناں سے نکالا
کیوں شور ہے ، کیا حشر کا ہنگامہ بپا ہے
یا تم نے قدم گورِ غریباں سے نکالا
لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دمِ محشر
زنداں سے نکالا ہمیں زنداں سے نکالا
جو بات لبِ حضرتِ عیسیٰ نے دکھائی
وہ کام یہاں جنبشِ داماں سے نکالا
منہ مانگی مرادوں سے بھری جیبِ دو عالم
جب دستِ کرم آپ نے داماں سے نکالا
کانٹا غمِ عقبی کا حسن اپنے جگر سے
اُمت نے خیالِ سرِ مرثاں سے نکالا



اگر قسمت سے میں اُن کی گلی میں خاک ہو جاتا

اگر قسمت سے میں اُن کی گلی میں خاک ہو جاتا
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا
جو اے گلِ جامہ ہستی تری پوشاک ہو جاتا
تو خارِ نیستی سے کیوں الجھ کر چاک ہو جاتا
جو وہ ابرِ کرم پھر آبروے خاک ہو جاتا
تو اُس کے دو ہی چھینٹوں میں زمانہ پاک ہو جاتا
ہو اے دامنِ رنگیں جو ویرانے میں آ جاتی
لباسِ گل میں ظاہرِ ہر خس و خاشاک ہو جاتا
لبِ جاں بخش کی قربتِ حیاتِ جاوداں دیتی
اگر ڈورا نفس کا ریشہ مسواک ہو جاتا
ہو ادا دلِ سوختوں کو چاہیے تھی اُن کے دامن کی
الہی صبحِ محشر کا گریباں چاک ہو جاتا
اگر دو بوندِ پانی چشمہِ رحمت سے مل جاتا
مری ناپاکیوں کے میل دھلتے پاک ہو جاتا
اگر پیوندِ ملبوسِ پیمبر کے نظر آتے
ترا اے خُلّہ شاہی کلیجہ چاک ہو جاتا
جو وہ گلِ سونگھ لیتا پھول مرجھایا ہوا بلبل
بہارِ تازگی میں سب چمن کی ناک ہو جاتا

چمک جاتا مقدر جب دُرِ دندان کی طلعت سے
نہ کیوں رشتہ گہر کا ریشہٴ مسواک ہو جاتا
عدو کی آنکھ بھی محشر میں حسرت سے نہ منہ نکلتی
اگر تیرا کرم کچھ اے نگاہِ پاک ہو جاتا
بہارِ تازہ رہتیں کیوں خزاں میں دھجیاں اڑتیں
لباسِ گل جو اُن کی ملکجی پوشاک ہو جاتا
کماندارِ نبوت قادرِ اندازی میں کیتا ہیں
دو عالم کیوں نہ اُن کا بستہٴ فتراک ہو جاتا
نہ ہوتی شاق گردِ کی جدائی تیرے ذرّہ کو
قمرِ اک اور بھی روشن سرِ افلاک ہو جاتا
تری رحمت کے قبضہ میں ہے پیارے قلبِ ماہیت
مرے حق میں نہ کیوں زہر گنہ تریاک ہو جاتا
خدا تارِ رگِ جاں کی اگر عزت بڑھا دیتا
شراکِ نعلِ پاک سپہِ لولاک ہو جاتا
تجلی گاہِ جاناں تک اُجالے سے پہنچ جاتے
جو تو اے تُو سنِ عمر رواں چالاک ہو جاتا
اگر تیری بھرن اے ابرِ رحمت کچھ کرم کرتی
ہمارا چشمہٴ ہستی اُبل کر پاک ہو جاتا
حسنِ اہلِ نظر عزت سے آنکھوں میں جگہ دیتے
اگر یہ مُشتِ خاک اُن کی گلی کی خاک ہو جاتا



دشمن ہے گلے کا ہار آقا

- دشمن ہے گلے کا ہار آقا ❁ لٹتی ہے مری بہار آقا
تم دل کے لیے قرار آقا ❁ تم راحتِ جانِ زار آقا
تم عرش کے تاجدار مولیٰ ❁ تم فرش کے با وقار آقا
دامن دامن ہوئے دامن ❁ گلشن گلشن بہار آقا
بندے ہیں گنہگار بندے ❁ آقا ہیں کرم شعار آقا
اس شان کے ہم نے کیا کسی نے ❁ دیکھے نہیں زینہار آقا
بندوں کا الم نے دل دکھایا ❁ اور ہو گئے بے قرار آقا
آرام سے سوئیں ہم کینے ❁ جاگا کریں با وقار آقا
ایسا تو کہیں سنا نہ دیکھا ❁ بندوں کا اٹھائیں بار آقا
جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے ❁ اُن پر تمہیں آئے پیار آقا
پاکیزہ دلوں کی زینت ایمان ❁ ایمان کے تم سنگار آقا
صدقہ جو بٹے کہیں سلاطین ❁ ہم بھی ہیں اُمیدوار آقا
چکرا گئی ناؤ بے کسوں کی! ❁ آنا مرے غمگسار آقا
اللہ نے تم کو دے دیا ہے ❁ ہر چیز کا اختیار آقا
ہے خاک پہ نقشِ پا تمہارا ❁ آئینہ بے غبار آقا
عالم میں ہیں سب بنی کے ساتھی ❁ گبڑی کے تمہیں ہو یار آقا
سرکار کے تاجدار بندے ❁ سرکار ہیں تاجدار آقا
دے بھیک اگر جمالِ رنگیں ❁ جنت ہو مرا مزار آقا
آنکھوں کے کھنڈر بھی اب بسادو ❁ دل کا تو ہوا وقار آقا

- ایماں کی تاک میں ہے دشمن ❁ آؤ دمِ احتضار آقا
ہو شمعِ شبِ سیاہ بختاں ❁ تیرا رُخِ نور بار آقا
تُو رحمتِ بے حساب کو دیکھ ❁ جُرموں کا نہ لے شمار آقا
دیدار کی بھیک کب بٹے گی ❁ منگتا ہے اُمیدار آقا
بندوں کی ہنسی خوشی میں گزرے ❁ اس غم میں ہوں اشکبار آقا
آتی ہے مددِ بلا سے پہلے ❁ کرتے نہیں انتظار آقا
سایہ میں تمہارے دونوں عالم ❁ تم سایہِ کردگار آقا
جب فوجِ اَلَم کرے چڑھائی ❁ ہو اوجِ کرم حصار آقا
ہر ملکِ خدا کے سچے مالک ❁ ہر ملک کے شہر یار آقا
مانا کہ میں ہوں ذلیل بندہ ❁ آقا تُو ہے با وقار آقا
ٹوٹے ہوئے دل کو دو سہارا ❁ اَب غم کی نہیں سہارا آقا
ملتی ہے تمہیں سے دادِ دل کی ❁ سنتے ہو تمہیں پکار آقا
تیری عظمت وہ ہے کہ تیرا ❁ اللہ کرے وقار آقا
اللہ کے لاکھوں کارخانے ❁ سب کا تمہیں اختیار آقا
کیا بات تمہارے نقشِ پا کی ❁ ہے تاجِ سرِ وقار آقا
خود بھیک دو خود کہو بھلا ہو ❁ اِس دین کے میں نثار آقا
وہ شکل ہے واہ وا تمہاری ❁ اللہ کو آئے پیار آقا
جو مجھ سے مجھے چھپائے رکھے ❁ وہ جلوہ کر آشکار آقا
جو کہتے ہیں بے زباں تمہارے ❁ گوگنوں کی سنو پکار آقا
وہ دیکھ لے کر بلا میں جس نے ❁ دیکھے نہ ہو جاں نثار آقا
آرام سے شش جہت میں گزرے ❁ غم دل سے نہ ہو دو چار آقا
ہو جانِ حسنِ نثار تجھ پر ❁ ہو جاؤں ترے نثار آقا



واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا ❁ تو خدا کا خدا ہوا تیرا
تاج والے ہوں اس میں یا محتاج ❁ سب نے پایا دیا ہوا تیرا
ہاتھ خالی کوئی پھر نہ پھرے ❁ ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا
آج سنتے ہیں سننے والے کل ❁ دیکھ لیں گے کہا ہوا تیر
اسے تو جانے یا خدا جانے ❁ پیش حق رتبہ کیا ہوا تیرا
گھر ہیں سب بند در ہیں سب تنگ ❁ ایک در ہے کھلا ہوا تیرا
کام تو ہیں سے ہے نجدی کو ❁ تو ہوا یا خدا ہوا تیرا
تاجداروں کا تاجدار بنا ❁ بن گیا جو گدا ہوا تیرا
اور میں کیا لکھوں خدا کی حمد ❁ حمد اُسے وہ خدا ہوا تیرا
جو ترا ہو گیا خدا کا ہوا ❁ جو خدا کا ہوا ہوا تیرا
حوصلے کیوں گھٹیں غریبوں کے ❁ ہے ارادہ بڑھا ہوا تیرا
ذات بھی تیری انتخاب ہوئی ❁ نام بھی مصطفیٰ ہوا تیرا
جسے تو نے دیا خدا نے دیا ❁ دین رب کا دیا ہوا تیرا
ایک عالم خدا کا طالب ہے ❁ اور طالب خدا ہوا تیرا
بزمِ امکان ترے نصیب کھلے ❁ کہ وہ دُلہا بنا ہوا تیرا
میری طاعت سے میرے جرم فزوں ❁ لطف سب سے بڑھا ہوا تیرا

- خوفِ وزنِ عمل کسے ہو کہ ہے ❁ دل مدد پر ٹٹا ہوا تیرا
کام بگڑے ہوئے بنا دینا ❁ کام کس کا ہوا ہوا تیرا
ہر ادا دل نشیں بنی تیری ❁ ہر سخن جاں فزا ہوا تیرا
آشکارا کمالِ شانِ حضور ❁ پھر بھی جلوہ چھپا ہوا تیرا
پردہ دارِ ادا ہزارِ حجاب ❁ پھر بھی پردہ اٹھا ہوا تیرا
بزمِ دنیا میں بزمِ محشر میں ❁ نام کس کا ہوا ہوا تیرا
مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ❁ حُسن یہ حق نما ہوا تیرا
بارِ عصیاں سروں سے پھینکے گا ❁ پیش حق سر جھکا ہوا تیرا
یمِ جوہِ حضور پیاسا ہوں ❁ یمِ گھٹا سے بڑھا ہوا تیرا
وصلِ وحدت پھر اُس پہ یہ خلوت ❁ تجھ سے سایہ جدا ہوا تیرا
صبحِ خالق کے جتنے خاکے ہیں ❁ رنگ سب میں بھرا ہوا تیرا
ارضِ طیبہ قدوم والا سے ❁ ذرہ ذرہ سا ہوا تیرا
اے جنان میرے گل کے صدقے میں ❁ تختہ تختہ بسا ہوا تیرا
اے فلک مہر حق کے باڑے سے ❁ کاسہ کاسہ بھرا ہوا تیرا
اے چن بھیک ہے تبسم کی ❁ غنچہ غنچہ کھلا ہوا تیرا
ایسی شوکت کے تاجدار کہاں ❁ تخت تختِ خدا ہوا تیرا
اسِ جلالت کے شہر یار کہاں ❁ ملک ملکِ خدا ہوا تیرا
اسِ وجاہت کے بادشاہ کہاں ❁ حکم حکمِ خدا ہوا تیرا
خلق کہتی ہے لامکاں جس کو ❁ شہ نشیں ہے سجا ہوا تیرا
زیست وہ ہے کہ حُسنِ یار رہے ❁ دل میں عالم بسا ہوا تیرا
موت وہ ہے کہ ذکرِ دوست رہے ❁ لب پہ نقشہ جما ہوا تیرا
ہوں زمیں والے یا فلک والے ❁ سب کو صدقہ عطا ہوا تیرا

ہر گھڑی گھر سے بھیک کی تقسیم ❁ رات دن دَر کھلا ہوا تیرا
نہ کوئی دوسرا میں تجھ سا ہے ❁ نہ کوئی دوسرا ہوا تیرا
سوکھے گھاٹوں مرا اُتار ہو کیوں ❁ کہ ہے دریا چڑھا ہوا تیرا
سوکھے دھانوں کی بھی خبر لے لے ❁ کہ ہے بادل گھرا ہوا تیرا
مجھ سے کیا لے سکے عدوایماں ❁ اور وہ بھی دیا ہوا تیرا
لے خبر ہم تباہ کاروں کی ❁ قافلہ ہے لٹا ہوا تیرا
مجھے وہ درد دے خدا کہ رہے ❁ ہاتھ دل پہ دھرا ہوا تیرا
تیرے سر کو ترا خدا جانے ❁ تاجِ سر نقشِ پا ہوا تیرا
بگڑی باتوں کی فکر کر نہ حسن
کام سب ہے بنا ہوا تیرا



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



معطی مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا

معطی مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا
جب اشارہ ہو گیا مطلب ہمارا ہو گیا
ڈوبتوں کا یا نبی کہتے ہی بیڑا پار تھا
غم کنارے ہو گئے پیدا کنارہ ہو گیا
تیری طلعت سے زمیں کے ڈرے مہ پارے بنے
تیری ہیبت سے فلک کا مہ دوپارا ہو گیا
اللہ اللہ محوِ حسنِ روے جاناں کے نصیب
بند کر لیں جس گھڑی آنکھیں نظارا ہو گیا
یوں تو سب پیدا ہوئے ہیں آپ ہی کے واسطے
قسمت اُس کی ہے جسے کہہ دو ہمارا ہو گیا
تیرگی باطل کی چھائی تھی جہاں تاریک تھا
اُٹھ گیا پردہ ترا حق آشکارا ہو گیا
کیوں نہ دم دیں مرنے والے مرگِ عشقِ پاک پر
جان دی اور زندگانی کا سہارا ہو گیا
نام تیرا، ذکر تیرا، تو، ترا پیارا خیال
ناتوانوں بے سہاروں کا سہارا ہو گیا

ذُرّہ کوے حبیبُ اللہ رے تیرے نصیب
پاؤں پڑ کر عرش کی آنکھوں کا تارا ہو گیا
تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال
خود بنایا اور بنا کر خود ہی پیارا ہو گیا
ہم کمینوں کا اُنھیں آرام تھا اتنا پسند
غم خوشی سے دُکھ سے دل سے گوارا ہو گیا
کیوں نہ ہو تم مالکِ ملکِ خدا ملکِ خدا
سب تمہارا ہے خدا ہی جب تمہارا ہو گیا
روزِ محشر کے اَلَم کا دشمنوں کو خوف ہو
دُکھ ہمارا آپ کو کس دن گوارا ہو گیا
جو ازل میں تھی وہی طلعت وہی تنویر ہے
آئینہ سے یہ ہوا جلوہ دوبارا ہو گیا
تو نے ہی تو مصر میں یوسف کو یوسف کر دیا
تو ہی تو یعقوب کی آنکھوں کا تارا ہو گیا
ہم بھکاری کیا ہماری بھیک کس گنتی میں ہے
تیرے دَر سے بادشاہوں کا گزارا ہو گیا
اے حسنِ قربان جاؤں اُس جمالِ پاک پر
سینکڑوں پردوں میں رہ کر عالم آرا ہو گیا



منقبتِ خلیفہٗ اولِ رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا
الہی رحم فرما خادمِ صدیق اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا
رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا
گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا
نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا
ضیا میں مہر عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہ ضیا صدیق اکبر کا
ضعفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر کا
خدا اکرام فرماتا ہے اتّقی کہہ کے قرآن میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتّقی صدیق اکبر کا

صفّا وہ کچھ ملی خاک سر کوے پیمبر سے
مصطفیٰ آئینہ ہے نقشِ پا صدیق اکبر کا
ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا
مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا
علی ہیں اُس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا
لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



منقبتِ خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ

نہیں خوش بخت محتاجانِ عالم میں کوئی ہم سا
ملا تقدیر سے حاجت روا فاروقِ اعظم سا
ترا رشتہ بنا شیرازہٗ جمعیتِ خاطر
پڑا تھا دفترِ دینِ کتابِ اللہ برہم سا
مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالم سا
ترے جود و کرم کا کوئی اندازہ کرے کیوں کر
ترا اک اک گدا فیض و سخاوت میں ہے حاتم سا
خدارا مہر کر اے ذرّہ پرور مہرِ نورانی
سیہ بختی سے ہے روزِ سیہ میرا شبِ غم سا
تمہارے در سے جھولی بھر مرادیں لے کے اُنھیں گے
نہ کوئی بادشاہ تم سا نہ کوئی بے نوا ہم سا
فدا اے اُمّ کلثوم آپ کی تقدیر یا در کے
علی بابا ہوا ، دُلہا ہوا فاروقِ اکرم سا
غضب میں دشمنوں کی جان ہے تیغِ سرافکن سے
خروج و رخص کے گھر میں نہ کیوں برپا ہوا تم سا

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

شیاطیں مضحل ہیں تیرے نامِ پاک کے ڈر سے
نکل جائے نہ کیوں رقا ض بد اطوار کا دم سا
منائیں عید جو ذی الحجہ میں تیری شہادت کی
الہی روز و ماہ و سن اُنھیں گزرے محرم سا
حسن در عالمِ پستی سرِ رفعت اگر داری
بیا فرقِ ارادت بر درِ فاروقِ اعظم سا



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



منقبت خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
رنگین وہ رخسار ہے عثمانِ غنی کا
بلبل گل گلزار ہے عثمانِ غنی کا
گرمی پہ یہ بازار ہے عثمانِ غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمانِ غنی کا
کیا لعل شکر بار ہے عثمانِ غنی کا
قد ایک نمک خوار ہے عثمانِ غنی کا
سرکار عطا پاش ہے عثمانِ غنی کا
دربارِ دُور بار ہے عثمانِ غنی کا
دل سوختہ ہمت جگر اب ہوتے ہیں ٹھنڈے
وہ سایہ دیوار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیا دے جو مقدر کو جلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الہی نظر آئے
وہ آئینہ رخسار ہے عثمانِ غنی کا

سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں
دربار یہ دُر بار ہے عثمانِ غنی کا
آزاد، گرفتارِ بلاے دو جہاں ہے
آزاد، گرفتار ہے عثمانِ غنی کا
بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمانِ غنی کا
اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
رُک جائیں مرے کام حسن ہو نہیں سکتا
فیضانِ مددگار ہے عثمانِ غنی کا



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



منقبتِ خلیفہ چہارم کرم اللہ وجہہ

اے حبّ وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا
ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا
چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل!
اُٹھ سوئے نجف سوئے نجف سوئے نجف جا
پھنستا ہے دبا لوں میں عبث اختر طالع
سرکار سے پائے گا شرف بہر شرف جا
آنکھوں کو بھی محروم نہ رکھ حسینِ ضیا سے
کی دل میں اگر اے مہِ بے داغ و کلف جا
اے کُلفتِ غم بندہ مولیٰ سے نہ رکھ کام
بے فائدہ ہوتی ہے تری عمر تلف جا
اے طلعتِ شہ آ تجھے مولیٰ کی قسم آ
اے ظلمتِ دل جا تجھے اُس رخ کا خلف جا
ہو جلوہ فرا صاحبِ قوسین کا نائب
ہاں تیر دعا بہر خدا سوئے ہدف جا
کیوں غرقِ اَلَم ہے دُرِ مقصود سے منہ بھر
نیسانِ کرم کی طرف اے تشنہ صدف جا

جیلاں کے شرفِ حضرتِ مولیٰ کے خلف ہیں
اے نا خلف اُٹھ جانپِ تعظیمِ خلف جا
تفضیل کا جو یا نہ ہو مولیٰ کی ولا میں
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہرِ خذف جا
مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو غافل
اُربابِ جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا
کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسن کو
اے شیرِ خدا بہرِ مدد تیغِ بکف جا



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



{ردیفِ بائے تازی}

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب

دے مرے درد کی دوا یا رب	●	دردِ دل کر مجھے عطا یا رب
نامِ رحمن ہے ترا یا رب	●	لاج رکھ لے گناہ گاروں کی
نامِ ستار ہے ترا یا رب	●	عیب میرے نہ کھول محشر میں
نامِ غفار ہے ترا یا رب	●	بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
مرے دل کو بھی کر عطا یا رب	●	زخمِ گہرا سا تیغِ اُلفت کا
یوں گما اس طرح ملا یا رب	●	یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں
میرے دل سے مجھے بھلا یا رب	●	بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی
یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب	●	خاک کر اپنے آستانے کی
مجھ سے ایسا مجھے چھپا یا رب	●	میری آنکھیں مرے لیے ترسیں
دل تڑپتا رہے مرا یا رب	●	نہیں کم ہو نہ دردِ اُلفت کی
رہے گلشنِ ہرا بھرا یا رب	●	نہ بھریں زخمِ دل ہرے ہو کر
بھجج ایسی کوئی ہوا یا رب	●	تیری جانب یہ مُشتِ خاک اڑے
تو نے جب سے سنا دیا یا رب	●	سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي
اور مضبوط ہو گیا یا رب	●	آسرا ہم گناہ گاروں کا
میرے ہر درد کی دوا یا رب	●	ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي
دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب	●	تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
پھر جماعت میں لے لیا یا رب	●	تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام

- کر دیا تو نے قادری مجھ کو ❁ تیری قدرت کے میں فدا یا رب
دو تیں ایسی نعمتیں اتنی ❁ بے غرض تو نے کیں عطا یا رب
دے کہ لیتے نہیں کریم کبھی ❁ جو دیا جس کو دے دیا یا رب
تو کریم اور کریم بھی ایسا ❁ کہ نہیں جس کو دوسرا یا رب
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے ❁ وہ بھی تیرا دیا ہوا یا رب
ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں ❁ مجھ سے اچھا معاملہ یا رب
اِس کتے سے کام لے ایسے ❁ یہ نکما ہو کام کا یا رب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق ❁ کہ ہو راضی تری رضا یا رب
جس نے اپنے لیے بُرائی کی ❁ ہے یہ نادان وہ بُرا یا رب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ ❁ اِس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات ❁ بات بگڑی ہوئی بنا یا رب
میں نے سُبْحَنَ رَبِّیْ الْاَعْلٰی ❁ خاک پر رکھ کے سر کہا یا رب
صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا ❁ پستیوں سے مجھے بچا یا رب
بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں ❁ یہ ہوا تو میں مر مٹا یا رب
آہ جو بو چکا ہوں وقتِ درو ❁ ہو گا حسرت کا سامنا یا رب
صدقہ ماہِ ربیع الاول کا ❁ گیہوں اس کھیت سے اُگایا رب
پاک ہے دُرود و دَرْد سے جوئے ❁ جام اُس کا مجھے پلا یا رب
کر کے گستروہ خوانِ اذْعُوْنِی ❁ تو نے بندوں کو دی صلا یا رب
آستان پر ترے ترا منگتا ❁ سن کر آیا ہے یہ صدا یا رب
نعمتِ اَسْتَجِبْ سے پائے بھیک ❁ ہاتھ پھیلا ہوا مرا یا رب
تجھ سے وہ مانگوں میں جو بہتر ہو ❁ مدعی ہو نہ مدعا یا رب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا ❁ شاد رکھ شاد دائِما یا رب

- مجھ پر اور میرے دونوں بھائیوں پر ❁ سایہ ہو تیرے فضل کا یا رب
عیش تینوں گھروں کے تینوں کو ❁ اپنی رحمت سے کر عطا یا رب
میرے فاروق و حامد و حسنین (۱) ❁ درد و غم سے رہیں جدا یا رب
لُحّتِ دل مصطفیٰ، حسین، رضا (۲) ❁ ہر جگہ پائیں مرتبہ یا رب
سایہٴ نچتن ہوں پانچوں پر ❁ دائماً ہو تری عطا یا رب
علم و عمر و عمل فراخ معاش ❁ محبتی (۳) کو بھی کر عطا یا رب
دونوں عالم کی نعمتیں پائے ❁ مرتضیٰ بہرِ مصطفیٰ یا رب
کر دے فضل و نعم سے مالا مال ❁ غمِ اَلْم سے انھیں بچا یا رب
اِن کے دشمن ذلیل و خوار رہیں ❁ ردِ رہے اِن کی ہر بلا یا رب
بالِ بیکا کبھی نہ ہو اِن کا ❁ بول بالا ہو دائماً یا رب
میری ماں میری بہنیں بھانجے سب ❁ پائیں آرامِ دو سرا یا رب
اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں ❁ حاجتیں سب کی ہوں روا یا رب
میرے احباب پر بھی فضل رہے ❁ تیرا تیرے حبیب کا یا رب
اہلِ سُنّت کی ہر جماعت پر ❁ ہر جگہ ہو تری عطا یا رب
دشمنوں کے لیے ہدایت کی ❁ تجھ سے کرتا ہوں اِلْتِجاء یا رب
تُو حَسَن کو اُٹھا حسن کر کے

ہو مع الخیر خاتمہ یا رب



سر سے پاتک ہر ادا ہے لا جواب

سر سے پاتک ہر ادا ہے لا جواب
خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب

حسن ہے بے مثل صورت لا جواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

پوچھے جاتے ہیں عمل میں کیا کہوں
تم سکھا جاؤ مرے مولیٰ جواب

میری حامی ہے تری شانِ کریم
پُرسشِ روزِ قیامت کا جواب

ہے دعائیں سنگِ دشمن کا عوض
اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب

پلتے ہیں ہم سے کتے بے شمار
ہیں کہیں اُس آستانہ کا جواب

روزِ محشر ایک تیرا آسرا
سب سوالوں کا جواب لا جواب

میں پدِ بیضا کے صدقے اے کلیم
پر کہاں اُن کی کفِ پا کا جواب

کیا عمل تو نے کیے اِس کا سوال
تیری رحمت چاہیے میرا جواب

مہر و مہ ذرّے ہیں اُن کی راہ کے
کون دے نقشِ کفِ پا کا جواب

تم سے اُس بیمار کو صحت ملے
جس کو دے دیں حضرت عیسیٰ جواب

دیکھِ رِضواں دھتِ طیبہ کی بہار
میری جنت کا نہ پائے گا جواب

شور ہے لطف و عطا کا شور ہے
مانگنے والا نہیں سنتا جواب

جرم کی پاداش پاتے اہلِ جرم
اُلٹی باتوں کا نہ ہو سیدھا جواب

پر تمہارے لطف آڑے آ گئے
دے دیا محشر میں پُرسش کا جواب

ہے حسنِ محوِ جمالی روئے دوست
اے نکیرین اِس سے پھر لینا جواب



جانب مغرب وہ چمکا آفتاب

جانب مغرب وہ چمکا آفتاب
بھیک کو مشرق سے نکلا آفتاب

جلوہ فرما ہو جو میرا آفتاب
ذرہ ذرہ سے ہو پیدا آفتاب

عارضِ پُر نور کا صاف آئینہ
جلوہ حق کا چمکتا آفتاب

یہ تجلی گاہِ ذاتِ بخت ہے
زلفِ انور ہے شبِ آسا آفتاب

دیکھنے والوں کے دل ٹھنڈے کیے
عارضِ انور ہے ٹھنڈا آفتاب

ہے شبِ دیبجور طیبہ نور سے
ہم سیہ کاروں کا کالا آفتاب

بخت چمکا دے اگر شانِ جمال
ہو مری آنکھوں کا تارا آفتاب

نور کے سانچے میں ڈھالا ہے تجھے
کیوں ترے جلووں کا ڈھلتا آفتاب

ناخدائی سے نکالا آپ نے
چشمہ مغرب سے ڈوبا آفتاب

ذّرہ کی تابش ہے اُن کی راہ میں
یا ہوا ہے گر کے ٹھنڈا آفتاب

گرمیوں پر ہے وہ حُسنِ بے زوال
ڈھونڈتا پھرتا ہے سایہ آفتاب

اُن کے دَر کے ذّرہ سے کہتا ہے مہر
ہے تمہارے دَر کا ذّرہ آفتاب

شامِ طیبہ کی تجلی دیکھ کر
ہو تری تابش کا تڑکا آفتاب

روے مولیٰ سے اگر اُلٹتا نقاب
چرخ کھا کر غش میں گرتا آفتاب

کہہ رہی ہے صبحِ مولد کی ضیا
آج اندھیرے سے ہے نکلا آفتاب

وہ اگر دیں نکلت وطلعت کی بھیک
ذّرہ ذّرہ ہو مہکتا آفتاب

تلوے اور تلوے کے جلوے پر نثار
پیارا پیارا نور پیارا آفتاب

اے خدا ہم ذّرّوں کے بھی دن پھریں
جلوہ فرما ہو ہمارا آفتاب

اُن کے ذّرہ کے نہ سرچڑھ حشر میں
دیکھ اب بھی ہے سویرا آفتاب

جس سے گزرے اے حُسن وہ مہرِ حسن
اُس گلی کا ہو اندھیرا آفتاب



{ردیفِ تائے منقوطہ}

پُر نور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

پُر نور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شبِ ولادت
جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شبِ ولادت
فصلِ بہار آئی شکلِ نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
پھولوں سے باغِ مہکے شاخوں پہ مرغِ چہکے
عہدِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت
پڑ مُردہ حسرتوں کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبحِ شبِ ولادت
گل ہے چراغِ صرصر گل سے چمنِ معطر
آیا کچھ ایسا جھونکا صبحِ شبِ ولادت
قطرہ میں لاکھ دریا گل میں ہزار گلشن
نشوونما ہے کیا کیا صبحِ شبِ ولادت
جنت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبحِ شبِ ولادت

دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اُٹھی ہے
پھیلا نیا اُجالا صبحِ شبِ ولادت
چٹکے ہوئے دلوں کے مدت کے میل چھوٹے
اُبَرِ کرم وہ برسا صبحِ شبِ ولادت
بلبل کا آشیانہ چھایا گیا گلوں سے
قسمت نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت
ارض و سما سے منگتا دوڑے ہیں بھیک لینے
بانٹے گا کون باڑا صبحِ شبِ ولادت
انوار کی ضیائیں پھیلی ہیں شام ہی سے
رکھتی ہے مہر کیسا صبحِ شبِ ولادت
مکہ میں شام کے گھر روشن ہیں ہر نگہ پر
چمکا ہے وہ اُجالا صبحِ شبِ ولادت
شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت
خطبہ ہوا زمیں پر سکے پڑا فلک پر
پایا جہاں نے آقا صبحِ شبِ ولادت
آئی نئی حکومت سکے نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت
روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت
دونوں جہاں کی شاہی ناکتھرا دُولہن تھی
پایا دُولہن نے دُولہا صبحِ شبِ ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبحِ شپِ ولادت
چاندی ہے مفلسوں کی باندی ہے خوش نصیبی
آیا کرم کا داتا صبحِ شپِ ولادت
عالم کے دفاتروں میں ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگِ دنیا صبحِ شپِ ولادت
ظلمت کے سب رجسٹرِ حرفِ غلط ہوئے ہیں
کاٹا گیا سیاہا صبحِ شپِ ولادت
ملکِ ازل کا سرور سب سروروں کا افسر
تختِ ابد پہ بیٹھا صبحِ شپِ ولادت
سُکھا پڑا ہے ساوا دریا ہوا ساوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبحِ شپِ ولادت
نوابیاں سدھاریں جاری ہیں شاہی آئیں
کچا ہوا علاقہ صبحِ شپِ ولادت
دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبحِ شپِ ولادت
قربان اے دوشنبے تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبحِ شپِ ولادت
پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیب صبحِ شپِ ولادت
وہ مہر مہر فرما وہ ماہِ عالم آرا
تاروں کی چھاؤں آیا صبحِ شپِ ولادت

نوشہ بناؤ اُن کو دولہا بناؤ اُن کو
ہے عرش تک یہ ٹھہرہ صبحِ شبِ ولادت
شادی رچی ہوئی ہے بختِ ہیں شادیانے
دولہا بنا وہ دولہا صبحِ شبِ ولادت
محروم رہ نہ جائیں دن رات برکتوں سے
اس واسطے وہ آیا صبحِ شبِ ولادت
عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین پڑے
آتا ہے عرش والا صبحِ شبِ ولادت
ہشیار ہوں بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈٹکا صبحِ شبِ ولادت
بندوں کو عیشِ شادی اُعدا کو نامرادی
کڑکیت کا ہے کڑکا صبحِ شبِ ولادت
تارے ڈھلک کر آئے کاسے کٹورے لائے
یعنی بٹے گا صدقہ صبحِ شبِ ولادت
آمد کا شور سن کر گھر آئے ہیں بھکاری
گھیرے کھڑے ہیں رستہ صبحِ شبِ ولادت
ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے
غوغا ہے مرجا کا صبحِ شبِ ولادت
جبریل سر جھکائے قدسی پڑے جمائے
ہیں سرو قد ستادہ صبحِ شبِ ولادت
کس داب کس ادب سے کس جوش کس طرب سے
پڑھتے ہے اُن کا کلمہ صبحِ شبِ ولادت

ہاں دین والو اُٹھو تعظیم والوں اُٹھو
آیا تمہارا مولیٰ صبحِ شبِ ولادت
اُٹھو حضور آئے شاہِ غیور آئے
سلطانِ دین و دنیا صبحِ شبِ ولادت
اُٹھو ملک اُٹھے ہیں عرش و فلک اُٹھے ہیں
کرتے ہیں اُن کو سجدہ صبحِ شبِ ولادت
آؤ فقیرو آؤ منہ مانگی آس پاؤ
بابِ کریم ہے وا صبحِ شبِ ولادت
سُوکھی زبانوں آؤ اے جلتی جانوں آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبحِ شبِ ولادت
مُر جھائی کلیوں آؤ کھلائے پھولوں آؤ
برسا کرم کا جھالا صبحِ شبِ ولادت
تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبحِ شبِ ولادت
تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی
صدقہ تجلیوں کا صبحِ شبِ ولادت
لایا ہے شیر تیرا نورِ خدا کا جلوہ
دل کر دے دودھ دھویا صبحِ شبِ ولادت
بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑا
دے دے حسن کا حصہ صبحِ شبِ ولادت



ذکر شہادت

باغِ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہل بیت
کس زباں سے ہو بیانِ عز و شانِ اہل بیت
مدح گوے مصطفیٰ ہے مدح خوانِ اہل بیت
اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیہِ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت
مصطفیٰ عزت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دُودمانِ اہل بیت
اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہل بیت
مصطفیٰ بالِ نَحْ خریدار اُس کا اللہ اشتہری
خوب چاندی کر رہا ہے کاروانِ اہل بیت
رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہل بیت
پھول زخموں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے گلستانِ اہل بیت
حوریں کرتی ہے عروسانِ شہادت کا سنگار
خوبرو دُولہا بنا ہے ہر جوانِ اہل بیت

ہو گئی تحقیق عید دید آپ تنگ سے
اپنے روزے کھولتے ہیں صائمِ اہل بیت
جمعہ کا دن ہے کتابیں زیست کی طے کر کے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہل بیت
اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہل بیت
کس شفی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہل بیت
خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مل جافرات
خاک تجھ پر دیکھ تو سُکھی زبانِ اہل بیت
خاک پر عباس و عثمانِ علم بردار ہیں
بے کسی اب کون اٹھائے گا نشانِ اہل بیت
تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدت میں تڑپے بے زبانِ اہل بیت
قافلہ سالار منزل کو چلے ہیں سوئپ کر
وارث بے وارثاں کو کاروانِ اہل بیت
فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہل بیت
وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ
لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اہل بیت
ابرفوج دشمنان میں اے فلک یوں ڈوب جائے
فاطمہ کا چاند مہر آسمانِ اہل بیت

کس مزے کی لذتیں ہیں آپ تیغِ یار میں
حاکِ دغوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اہلِ بیت
بارِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشنگانِ اہلِ بیت
حوریں بے پردہ نکل آئی ہیں سرکھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میانِ اہلِ بیت
کوئی کیوں پوچھے کسی کو کیا غرض اے بے کسی
آج کیسا ہے مریضِ نیم جانِ اہلِ بیت
گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت
سرشہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلِ بیت
دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بچ کر
کر بلا میں خوب ہی چمکی دوکانِ اہلِ بیت
زخمِ کھانے کو تو آپ تیغِ پینے کو دیا
خوب دعوت کی بلا کر دشمنانِ اہلِ بیت
اپنا سودا بچ کر بازار سونا کر گئے
کون سی بستی بسائی تاجرانِ اہلِ بیت
اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ دشمنانِ اہلِ بیت
بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستانِ اہلِ بیت



{ردیفِ ثائے مثلثہ}

جاں بلب ہوں آمری جاں الغیاث

جاں بلب ہوں آمری جاں الغیاث ❁ ہوتے ہیں کچھ اور سماں الغیاث
درد مندوں کو دوا ملتی نہیں ❁ اے دوائے درد منداں الغیاث
جاں سے جاتے ہیں بے چارے غریب ❁ چارہ فرمائے غریباں الغیاث
حد سے گزریں درد کی بے دردیاں ❁ درد سے بے حد ہوں نالاں الغیاث
بے قراری چین لیتی ہی نہیں ❁ اے قرارِ بے قراراں الغیاث
حسرتیں دل میں بہت بے چین ہیں ❁ گھر ہوا جاتا ہے زنداں الغیاث
خاک ہے پامال میری کُو بہ کُو ❁ اے ہوائے کوئے جاناں الغیاث
المدد اے زُلفِ سرور المدد ❁ ہوں بلاؤں میں پریشاں الغیاث
دل کی اُلجھن دُور کر گیسوے پاک ❁ اے کرم کے سنبھلتاں الغیاث
اے سر پر نور اے سر خدا ❁ ہوں سراسیمہ پریشاں الغیاث
غمزدوں کی شام ہے تاریک رات ❁ اے جبین اے ماہِ تاباں الغیاث
اُبروے شہ کاٹ دے زنجیرِ غم ❁ تیرے صدقے تیرے قرباں الغیاث
دل کے ہر پہلو میں غم کی پھانس ہے ❁ میں فدا مژگانِ جاناں الغیاث
چشمِ رحمت آ گیا آنکھوں میں دم ❁ دیکھ حالِ خستہ حالاں الغیاث

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مردمک اے مہرِ نورِ ذاتِ محبت ❁ ہیں سیہ بختی کے سماں الغیث
تیرِ غم کے دل میں چھد کر رہ گئے ❁ اے نگاہِ مہرِ جاناں الغیث
اے کرم کی کان اے گوشِ حضور ❁ سُن لے فریادِ غریباں الغیث
عارضِ رنگیں خزاں کو دُور کر ❁ اے جٹاں آرا گلستاں الغیث
بنی پُر نورِ حالِ ما بہ ہیں ❁ ناک میں دم ہے مری جاں الغیث
جاں بلب ہوں جاں بلب پر رحم کر ❁ اے لبِ اے عیساۓ دوراں الغیث
اے تبسمِ غنچہ ہاے دل کی جاں ❁ کھل چلیں مَرُجھائی کلیاں الغیث
اے دہن اے چشمہٴ آبِ حیات ❁ مر مٹے دے آبِ حیواں الغیث
دُورِ مقصد کے لیے ہوں غرقِ غم ❁ گوہرِ شادابِ دنداں الغیث
اے زبانِ پاک کچھ کہہ دے کہ ہو ❁ ردِ بلاے بے زباناں الغیث
اے کلام اے راحتِ جانِ کلیم ❁ کلمہ گو ہے غم سے نالاں الغیث
کامِ شہ اے کامِ بخشِ کامِ دل ❁ ہوں میں ناکامی سے گریاں الغیث
چاہِ غم میں ہوں گرفتارِ اَلَم ❁ چاہِ یوسف اے زرخداں الغیث
ریشِ اطہرِ سنبلِ گلزارِ خلد ❁ ریشِ غم سے ہوں پریشاں الغیث
اے گلو اے صبحِ جنتِ شمعِ نور ❁ تیرہ ہے شامِ غریباں الغیث
غم سے ہوں ہمدوش اے دوشِ المدد ❁ دوش پر ہے بارِ عصیاں الغیث
اے بغل اے صبحِ کافورِ بہشت ❁ مہرِ بر شامِ غریباں الغیث
غنچہٴ گلِ عطرِ دانِ عطرِ خلد ❁ بوے غم سے ہوں پریشاں الغیث
بازوے شہ دستِ گیری کر مری ❁ اے توانِ ناتواناں الغیث
دستِ اقدس اے مرے نیسانِ جود ❁ غم کے ہاتھوں سے ہوں گریاں الغیث
اے کفِ دست اے پدِ بیضا کی جاں ❁ تیرہ دل ہوں نورِ افشاں الغیث
ہم سیہ ناموں کو اے تحریرِ دست ❁ تو ہو دستاویزِ غفراں الغیث

پھر بہائیں اُگلایاں اُنہارِ فیض ❁ پیاس سے ہونٹوں پہ ہے جاں الغیث
بہر حق اے ناخن اے عقدہ کشا ❁ مشکلیں ہو جائیں آساں الغیث
سینہ پُر نور صدقہ نور کا ❁ بے ضیا سینہ ہے ویراں الغیث
قلبِ انور تجھ کو سب کی فکر ہے ❁ کردے بے فکری کے سماں الغیث
اے جگر تجھ کو غلاموں کا ہے درد ❁ میرے دکھ کا بھی ہو درماں الغیث
اے شکم بھر پیٹ صدقہ نور کا ❁ پیٹ بھر اے کانِ احساں الغیث
پشتِ والا میری پشتی پر ہو تو ❁ روبرو ہیں غم کے سماں الغیث
تیرے صدقے اے کمر بستہ کمر ❁ ٹوٹی کمروں کا ہو درماں الغیث
مُہرِ پشتِ پاک میں تجھ پر فدا ❁ دے دے آزادی کا فرماں الغیث
پاے انور اے سرفرازی کی جاں ❁ میں شکستہ پا ہوں جاناں الغیث
نقشِ پا اے نوگل گلزارِ خلد ❁ ہو یہ اُبڑا بنِ گلستاں الغیث
اے سراپا اے سراپا لطفِ حق ❁ ہوں سراپا جرم و عصیاں الغیث
اے عمامہ دورِ گردشِ دور کر ❁ گردِ پھر پھر کر ہوں قرباں الغیث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا ❁ خوار ہے خاکِ غریباں الغیث
پڑ گئی شامِ اَلَم میرے گلے ❁ جلوۂ صبحِ گریباں الغیث
کھول مشکل کی گرہ بندِ قبا ❁ بندِ غم میں ہوں پریشاں الغیث
آستینِ نقدِ عطا در آستیں ❁ بے نوا ہیں اُٹک ریزاں الغیث
چاک اے چاکِ جگر کے بخیہ کر ❁ دل ہے غم سے چاک جاناں الغیث
عیب کھلتے ہیں گدا کے روزِ حشر ❁ دامنِ سلطانِ خواباں الغیث
دور دامن دور دورہ ہے تیرا ❁ دور کر دوری کا دوراں الغیث
ہوں فردہ خاطر اے گلگوں قبا ❁ دل کھلا دیں تیری کلیاں الغیث
دل ہے کلڑے کلڑے پیوندِ لباس ❁ اے پناہِ خستہ حالاں الغیث

ہے پھٹے حالوں مرا رنحِ عمل ❁ اے لباسِ پاک جانناں الغیث
نعلِ شہِ عزت ہے میری تیرے ہاتھ ❁ اے وقارِ تاجِ شاہاں الغیث
اے شراکِ نعلِ پاکِ مصطفیٰ ❁ زیرِ نشتر ہے رگِ جاں الغیث
شادہِ دل ہے غم سے چاک چاک ❁ اے ائیسِ سینہ چاکاں الغیث
سُرمہ اے چشمِ و چراغِ کوہِ طور ❁ ہے سیہِ شامِ غریباں الغیث
ٹوٹا ہے دم میں ڈورا سانس کا ❁ ریضہٗ مسواکِ جانناں الغیث
آئینہ اے منزلِ انوارِ قدس ❁ تیرہِ بختی سے ہوں حیراں الغیث
سختِ دشمن ہے حسن کی تاک میں
المدد محبوبِ یزداں الغیث



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



استغاثہِ جنابِ غوثیت

پڑے مجھ پر نہ کچھ اُفتاد یا غوث ❁ مدد پر ہو تیری امداد یا غوث
اُڑے تیری طرف بعد فنا خاک ❁ نہ ہو مٹی مری برباد یا غوث
مرے دل میں بسیں جلوے تمہارے ❁ یہ ویرانہ بنے بغداد یا غوث
نہ بھولوں بھول کر بھی یاد تیری ❁ نہ یاد آئے کسی کی یاد یا غوث
مُرِیْدِی لَا تَخَفُ فرماتے آؤ ❁ بلاؤں میں ہے یہ ناشاد یا غوث
گلے تک آ گیا سیلاب غم کا ❁ چلا میں آئیے فریاد یا غوث
نشین سے اُڑا کر بھی نہ چھوڑا ❁ ابھی ہے گھات میں صیاد یا غوث
خمیدہ سر گرفتارِ قضا ہے ❁ کشیدہ خنجرِ جلاَد یا غوث
اندھیری رات جنگل میں اکیلا ❁ مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث
کھلا دو غنچہٴ خاطر کہ تم ہو ❁ بہارِ گلشنِ ایجاد یا غوث
مرے غم کی کہانی آپ سن لیں ❁ کہوں میں کس سے یہ رُوداد یا غوث
رہوں آزادِ قیدِ عشق کب تک ❁ کرو اِس قید سے آزاد یا غوث
کرو گے کب تک اچھا مجھ برے کو ❁ مرے حق میں ہے کیا ارشاد یا غوث
غمِ دنیا غمِ قبر و غمِ حشر ❁ خدا را کر دو مجھ کو شاد یا غوث
حسن منگتا ہے دے دے بھیک داتا
رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوث



{ردیفِ جیم تازی}

کیا مژدہ جاں بخش سنائے گا قلم آج

کیا مژدہ جاں بخش سنائے گا قلم آج
کاغذ پہ جو سوناز سے رکھتا ہے قدم آج
آمد ہے یہ کس بادشہ عرشِ مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسینانِ اِرم آج
کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں
آتا ہے نظرِ نقّہ گلزارِ اِرم آج
نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اُس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج
بادل سے جو رحمت کے سرِ شام گھرے ہیں
برسے گا مگر صبح کو بارانِ کرم آج
کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے
ہر بام پہ ہے جلوہ نما نورِ قدم آج
کھلتا نہیں کس جانِ مسیحا کی ہے آمد
بت بولتے ہیں قالبِ بے جاں میں ہے دم آج
بُت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
مِل مِل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج

کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوٹ سے میں پاک
بُت نکلے کہ آئے مرے مالک کے قدم آج
تسلیم میں سرِ وجد میں دل منتظر آنکھیں
کس پھول کے مشتاق ہیں مُرغانِ حرم آج
اے کفر جھکا سر وہ شہ بُت شکن آیا
گردن ہے تری دم میں تیرے تیغِ دو دم آج
کچھ رُعبِ شہنشاہ ہے کچھ ولولہ شوق
ہے طرفہ کشاں میں دلِ بیت و حرم آج
پُر نور جو ظلمتِ کدہ دہر ہوا ہے
روشن ہے کہ آتا ہے وہ مہتابِ کرم آج
ظاہر ہے کہ سلطانِ دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو یہ سبز علم آج
گر عالمِ ہستی میں وہ مہ جلوہ فگن ہے
تو سایہ کے جلوہ پہ فدا اہلِ عدم آج
ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامنِ دولت
تر دامنو مژدہ وہ اٹھا ابیرِ کرم آج
تعظیم کو اٹھے ہیں ملک تم بھی کھڑے ہو
پیدا ہوئے سلطانِ عرب شاہِ عجم آج
کل نارِ جہنم سے حسنِ امن و اماں ہو
اُس مالکِ فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج



{ردیفِ حائِطِلی}

دشتِ مدینہ کی ہے عجب پُر بہار صبح

دشتِ مدینہ کی ہے عجب پُر بہار صبح
ہر ذرّہ کی چمک سے عیاں ہیں ہزار صبح

منہ دھو کے جوئے شیر میں آئے ہزار صبح
شامِ حرم کی پائے نہ ہر گز بہار صبح

لُہ اپنے جلوۂ عارض کی بھیک دے
کر دے سیاہ بخت کی شب ہائے تار صبح

روشن ہے اُن کے جلوۂ رنگیں کی تابشیں
بلبل ہیں جمع ایک چمن میں ہزار صبح

رکھتی ہے شامِ طیبہ کچھ ایسی تجلیاں
سو جان سے ہو جس کی ادا پر نثار صبح

نسبت نہیں سحر کو گریبانِ پاک سے
جوشِ فروغ سے ہے یہاں تار تار صبح

آتے ہیں پاسِ بانِ درِ شہِ فلک سے روز
ستر ہزار شام تو ستر ہزار صبح

اے ذرّہ مدینہ خدارا نگاہِ مہر
تڑکے سے دیکھتی ہے ترا انتظارِ صبح

زُلفِ حضور و عارضِ پُر نور پر ثار
کیا نورِ بارِ شام ہے کیا جلوہ بارِ صبح

نورِ ولادتِ مہِ بطحا کا فیض ہے
رہتی ہے جنتوں میں جو لیل و نہارِ صبح

ہر ذرّہ حرم سے نمایاں ہزارِ مہر
ہر مہر سے طلوعِ کناں بے شمارِ صبح

گیسو کے بعد یاد ہو رُخسارِ پاک کی
ہو مُشکِ بارِ شام کی کافورِ بارِ صبح

کیا نورِ دل کو نجدی تیرہ دروں سے کام
تا حشرِ شام سے نہ طے زینہارِ صبح

حُسنِ شبابِ ذرّہ طیبہ کچھ اور ہے
کیا کورِ باطن آئینہ کیا شیرِ خوارِ صبح

بس چل سکے تو شام سے پہلے سفر کرے
طیبہ کی حاضری کے لیے بے قرارِ صبح

ماپوس کیوں ہو خاکِ نشیں حُسنِ یار سے
آخر ضیاءِ ذرّہ کی ہے ذمّہ دارِ صبح

کیا دھشتِ پاکِ طیبہ سے آئی ہے لے حسن
لائی جو اپنی جیب میں نقدِ بہارِ صبح



جونور بار ہوا آفتابِ حسنِ ملیح

جو نور بار ہوا آفتابِ حسنِ ملیح
ہوئے زمین و زماں کا میاںِ حسنِ ملیح

زوالِ مہر کو ہو ماہ کا جمال گھٹے
مگر ہے آج ابد پر شبابِ حسنِ ملیح

زمین کے پھول گریباںِ دریدہ غمِ عشق
فلک پہ بدر دل افکارِ تابِ حسنِ ملیح

دلوں کی جان ہے لطفِ صباحِ یوسف
مگر ہوا ہے نہ ہو گا جوابِ حسنِ ملیح

الہی موت سے یوں آئے مجھ کو میٹھی نیند
رہے خیال کی راحت ہو خوابِ حسنِ ملیح

جمالِ والوں میں ہے شورِ عشق اور ابھی
ہزار پردوں میں ہے آب و تابِ حسنِ ملیح

زمینِ شور بنے تختہ گل و سنبل
عرقِ نشاں ہوا گر آب و تابِ حسنِ ملیح

نثارِ دولتِ بیدار و طالعِ ازواج
نہ دیکھی چشمِ زلیخا نے خوابِ حُسنِ ملیح

تجلیوں نے نمک بھر دیا ہے آنکھوں میں
ملاحظتِ آپ ہوئی ہے حجابِ حُسنِ ملیح

نمک کا خاصہ ہے اپنے کیف پر لانا
ہر ایک شے نہ ہو کیوں بہرہ یابِ حُسنِ ملیح

عسل ہو آبِ بنیں کو زہائے قندِ حباب
جو بحرِ شور میں ہو عکسِ آبِ حُسنِ ملیح

دلِ صباحتِ یوسف میں سوئے عشقِ حضور
نباتِ وقتِ ہوئے ہیں کبابِ حُسنِ ملیح

صبحِ ہوں کہ صباحتِ جمیل ہوں کہ جمال
غرض سبھی ہیں نمک خوارِ بابِ حُسنِ ملیح

کھلے جب آنکھِ نظر آئے وہ ملاحظتِ پاک
بیاضِ صبح ہو یا رب کتابِ حُسنِ ملیح

حیاتِ بے مزہ ہو بختِ تیرہ میدارم
بتابِ اے مہِ گردوں جنابِ حُسنِ ملیح

حسن کی پیاس بجھا کر نصیب چمکا دے
ترے نثار میں اے آبِ و تابِ حُسنِ ملیح



{ردیفِ خائے معجمہ}

سحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ

سحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ

کرم کا چشمہ جاری ہے بارھویں تاریخ

ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ

عدو کے دل کو کٹاری ہے بارھویں تاریخ

اسی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل

بہارِ فصلِ بہاری ہے بارھویں تاریخ

بنی ہے سرمہ چشمِ بصیرت و ایمان

اٹھی جو گردِ سواری ہے بارھویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک ایک لمحہ پر قربان

خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارھویں تاریخ

فلک پہ عرش بریں کا گمان ہوتا ہے

زمینِ خلد کی کیاری ہے بارھویں تاریخ

تمام ہو گئی میلادِ انبیا کی خوشی

ہمیشہ اب تری باری ہے بارھویں تاریخ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دلوں کے میل دُھلے گل کھلے سرور ملے
عجیب چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ
چڑھی ہے اُوج پہ تقدیر خاکساروں کی
خدا نے جب سے اُتاری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی رُوح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے ہماری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
خوشی ہے اہلِ سنن میں مگر عدو کے یہاں
فغان و شیون و زاری ہے بارہویں تاریخ
جدھر گیا ، سنی آوازِ یَا رَسُوْلَ اللہ
ہر اک جگہ اُسے خواری ہے بارہویں تاریخ
عدو ولادتِ شیطان کے دن منائے خوشی
کہ عید عید ہماری ہے بارہویں تاریخ
حسن ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ



{ردیفِ دالِ مہملہ}

ذاتِ والا پہ بار بار درود

- | | | |
|-------------------------------|---|------------------------------|
| ذاتِ والا پہ بار بار درود | ✽ | بار بار اور بے شمار درود |
| رُوئے انور پہ نور بار سلام | ✽ | زُلفِ اطہر پہ مشکبار درود |
| اُس مہک پر شمیم بیز سلام | ✽ | اُس چمک پہ فروغ بار درود |
| اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام | ✽ | اُن کے ہر لمحہ پر ہزار درود |
| اُن کی طلعت پر جلوہ ریز سلام | ✽ | اُن کی نکبت پہ عطر بار درود |
| جس کی خوشبو بہارِ خلد بسائے | ✽ | ہے وہ محبوبِ گلخِزار درود |
| سر سے پاک کرور بار سلام | ✽ | اور سراپا پہ بے شمار درود |
| دل کے ہمراہ ہوں سلامِ فدا | ✽ | جان کے ساتھ ہو نثار درود |
| چارۂ جان درد مند سلام | ✽ | مرہمِ سینۂ فگار درود |
| بے عدد اور بے عدد تسلیم | ✽ | بے شمار اور بے شمار درود |
| بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے | ✽ | ہو الٰہی مرا شعار درود |
| شہرِ یارِ رُسل کی نذر کروں | ✽ | سب درودوں کی تاجدار درود |
| گورِ بیکس کو شمع سے کیا کام | ✽ | ہو چراغِ سرِ مزار درود |
| قبر میں خوب کام آتی ہے | ✽ | بیکسوں کی ہے یارِ غار درود |
| اُنہیں کس کے دُرود کی پروا | ✽ | بھیجے جب اُن کا کردگار درود |
| ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں | ✽ | آپ خوش ہو کے بار بار درود |
| جان نکلے تو اِس طرح نکلے | ✽ | تجھ پہ اے غمزدوں کے یار درود |
| دل میں جلوے بے ہوئے تیرے | ✽ | لب سے جاری ہو بار بار درود |
| اے حسنِ خارِ غم کو دل سے نکال | ✽ | غمزدوں کی ہے غمگسار درود |



رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند
صحرائے طیبہ ہے دلِ بلبل کو تو پسند
اپنا عزیز وہ ہے جسے تُو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تُو پسند
مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
اے جان کر لے لے ہوئے دل کو تو پسند
ہیں خانہ زاد بندہ احساں تو کیا عجب
تیری وہ خُو ہے کرتے ہیں جس کو عدو پسند
کیوں کر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مٹ کے خاک
دنیا میں آج کس کو نہیں آبرو پسند
ہے خاکسار پر کرمِ خاص کی نظر
عاجز نواز ہے تیری خُو اے خو برو پسند
قُل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند
خُورو فرشتہ جن و بشر سب ثار ہیں
ہے دو جہاں میں قبضہ کیے چار سُو پسند

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

اُن کے گناہگار کی اُمیدِ عفو کو
پہلے کرے گی آیت لَا تَقْنَطُوا پسند
طیبہ میں سر جھکاتے ہیں خاکِ نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند
ہے خواہشِ وصالِ درِ یار اے حسن
آئے نہ کیوں اثر کو مری آرزو پسند



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



{ردیف ذالِ معجمہ}

ہوا اگر مدحِ کفِ پا سے منور کاغذ

ہو اگر مدحِ کفِ پا سے منور کاغذ
عارضِ حور کی زینت ہو سراسر کاغذ
صفتِ خارِ مدینہ میں کروں گل کاری
دفتِ گل کا عنادِ سے منگا کر کاغذ
عارضِ پاک کی تعریف ہو جس پرچے میں
سو سیہ نامہ اُجالے وہ منور کاغذ
شامِ طیبہ کی تجلّی کا کچھ احوال لکھوں
دے بیاضِ سحر اک ایسا منور کاغذ
یادِ محبوب میں کاغذ سے تو دل کم نہ رہے
کہ جدا نقش سے ہوتا نہیں دم بھر کاغذ
ورقِ مہر اُسے خطِ غلامی لکھ دے
ہو جو وصفِ رُبخ پُر نور سے انور کاغذ
تیرے بندے ہیں طلبگار تری رحمت کے
سن گناہوں کے نہ اے داوِ محشر کاغذ
لپ جاں بخش کی تعریف اگر ہو تجھ میں
ہو مجھے تارِ نفس ہر خطِ مسطر کاغذ
مدحِ رُخسار کے پھولوں میں بسالوں جو حسن
حشر میں ہو مرے نامہ کا معطر کاغذ



{ردیفِ رائے مہملہ}

اگر چکا مقدر خاکِ پائے رہرواں ہو کر

اگر چکا مقدر خاکِ پائے رہرواں ہو کر

چلیں گے بیٹھتے اُٹھتے غبارِ کارواں ہو کر

شبِ معراج وہ دم بھر میں پلٹے لامکاں ہو کر

بہارِ ہشتِ جنت دیکھ کر ہفت آسماں ہو کر

چمن کی سیر سے جلتا ہے جی طیبہ کی فرقت میں

مجھے گلزار کا سبزہ رُلاتا ہے دُھواں ہو کر

تصور اُس لبِ جاں بخش کا کس شان سے آیا

دلوں کا چین ہو کر جان کا آرامِ جاں ہو کر

کریں تعظیمِ میری سنگِ اسود کی طرح مومن

تمہارے در پہ رہ جاؤں جو سنگِ آستاں ہو کر

دکھا دے یا خدا گلزارِ طیبہ کا سماں مجھ کو

پھروں کب تک پریشاں بلبلِ بے آشیاں ہو کر

ہوئے یمنِ قدم سے فرشِ وعرش و لامکاں زندہ

خلاصہ یہ کہ سرکار آئے ہیں جانِ جہاں ہو کر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترے دستِ عطانے دو تئیں دیں دل کیے ٹھنڈے
کہیں گو ہر فشاں ہو کر کہیں آپ رواں ہو کر
فدا ہو جائے اُمتِ اس حمایتِ اس محبت پر
ہزاروں غم لیے ہیں ایک دل پُر شادماں ہو کر
جو رکھتے ہیں سلاطینِ شاہی جاوید کی خواہش
نشاں قائم کریں اُن کی گلی میں بے نشاں ہو کر
وہ جس رَہ سے گزرتے ہیں بسی رہتی ہے مدت تک
نصیب اُس گھر کے جس گھر میں وہ ٹھہریں یہاں ہو کر
حسن کیوں پاؤں توڑے بیٹھے ہو طیبہ کا رستہ لو
زمینِ ہند سرگرداں رکھے گی آسماں ہو کر



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



مرحبا عزت و کمالِ حضور

- مرحبا عزت و کمالِ حضور ❁ ہے جلالِ خدا جلالِ حضور
اُن کے قدموں کی یاد میں مریے ❁ کیجیے دل کو پائمالِ حضور
دشتِ ایمن ہے سینہ مؤمن ❁ دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور
آفرینش کو ناز ہے جس پر ❁ ہے وہ انداز بے مثالِ حضور
ماہ کی جان مہر کا ایماں ❁ جلوۂ حُسنِ بے زوالِ حضور
حُسنِ یوسف کرے زلیخائی ❁ خواب میں دیکھ کر جمالِ حضور
وقفِ انجاء مقصدِ خدام ❁ ہر شب و روز و ماہ و سالِ حضور
سکہ رائج ہے حکم جاری ہے ❁ دونوں عالم ہیں ملک و مالِ حضور
تابِ دیدار ہو کسے جو نہ ہو ❁ پردۂ غیب میں جمالِ حضور
جو نہ آئی نظر نہ آئے نظر ❁ ہر نظر میں ہے وہ مثالِ حضور
اُنھیں نقصان دے نہیں سکتا ❁ دشمن اپنا ہے بد سگالِ حضور
دُرّۃ التاج فرقِ شاہی ہے ❁ ذرّۂ شوکتِ نعالِ حضور
حال سے کشفِ رازِ قال نہ ہو ❁ قال سے کیا عیاں ہو حالِ حضور
منزلِ رُشد کے نجومِ اصحاب ❁ کشتیِ خیر و امنِ آلِ حضور

ہے مسِ قلب کے لیے اکسیر

اے حسنِ خاکِ پائمالِ حضور



سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
بے لقاے یار اُن کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر
کون کہتا ہے دلی بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں اُن کی تمنا چھوڑ کر
مرہی جاؤں میں اگر اُس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر
کس تمنا پر جنیں یا رب اُسیرانِ قفس
آ چکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر
بخشنا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

غلہ کیسا نفسِ سرکش جاؤں گا طیبہ کو میں
بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر
ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر
حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے اُن کا سہارا چھوڑ کر
مر کے جیتے ہیں جو اُن کے دَر پہ جاتے ہیں حسن
جی کہ مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



{ردیفِ زائے معجزہ}

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز

- | | |
|---------------------------------------|--|
| کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز | ● جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز |
| وہ مردہ دل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز | ● خاکِ مدینہ پر مجھے اللہ موت دے |
| اب تو یہ گھر پسند، یہ در، یہ گلی عزیز | ● کیوں جائیں ہم کہیں کہ غنی تم نے کر دیا |
| جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز | ● جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی |
| قربان پھر بھی رکھتی ہے رحمت تری عزیز | ● گو ہم نمک حرام کتے غلام ہیں |
| اُس کو سبھی پسند ہیں اُس کو سبھی عزیز | ● شانِ کرم کو اچھے بُرے سے غرض نہیں |
| تیرا ہی در پسند، تری ہی گلی عزیز | ● منگتا کا ہاتھ اٹھا تو مدینہ ہی کی طرف |
| تختِ شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز | ● اُس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے |
| اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز | ● کونین دے دیے ہیں ترے اختیار میں |
| میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز | ● محشر میں دو جہاں کو خدا کی خوشی کی چاہ |
| ہم کون ہیں خدا کو ہے تیری گلی عزیز | ● قرآن کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم |
| اے جاں بلب تجھے ہے اگر زندگی عزیز | ● طیبہ کی خاک ہو کہ حیاتِ ابد ملے |
| بندے تو بندے ہیں تمہیں ہیں مدعی عزیز | ● سنگِ ستم کے بعد دُعاے فلاح کی |
| ہر دشمنِ خدا ہو خدا کو ابھی عزیز | ● دل سے ذرا یہ کہہ دے کہ اُن کا غلام ہوں |

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کیا کروں حسن

مجھ کو یہی پسند ہے، مجھ کو یہی عزیز



{ردیف سین مہملہ}

ہوں جو یادِ رُخ پر نور میں مرغانِ قفس

ہوں جو یادِ رُخ پر نور میں مرغانِ قفس
چمک اُٹھے چہ یوسف کی طرح شانِ قفس
کس بلا میں ہیں گرفتارِ اسیرانِ قفس
کل تھے مہمانِ چمن آج ہیں مہمانِ قفس
حیف در چشمِ زدن صحبتِ یارِ آخر شد
اب کہاں طیبہ وہی ہم وہی زندانِ قفس
روے گل سیر ندیدیم و بہارِ آخر شد
ہائے کیا قہر کیا اُلفتِ یارانِ قفس
نوحہ گر کیوں نہ رہے مرغِ خوشِ الحانِ چمن
باغ سے دام ملا دام سے زندانِ قفس
پائیں صحراے مدینہ تو گلستاں مل جائے
ہند ہے ہم کو قفس ہم ہیں اسیرانِ قفس
زخمِ دل پھول بنے آہ کی چلتی ہے نسیم
روز افزوں ہے بہارِ چمنستانِ قفس

قافلہ دیکھتے ہیں جب سوے طیبہ جاتے
کیسی حسرت سے تڑپتے ہیں اسیرانِ قفس
تھا چن ہی ہمیں زنداں کہ نہ تھا وہ گل تر
قید پر قید ہوا اور یہ زندانِ قفس
دشتِ طیبہ میں ہمیں شکلِ وطن یاد آئی
بد نصیبی سے ہوا باغ میں ارمانِ قفس
اب نہ آئیں گے اگر کھل گئی قسمت کی گرہ
اب گرہ باندھ لیا ہم نے یہ پیمانِ قفس
ہند کو کون مدینہ سے پلٹنا چاہے
عیشِ گلزار بھلا دے جو نہ دورانِ قفس
چہچہے کس گل خوبی کی ثنا میں ہیں حسن
ناکھٹِ خلد سے مہکا ہے جو زندانِ قفس



{ردیفِ شینِ معجمہ}

جنابِ مصطفیٰ ہوں جس سے ناخوش

- | | | |
|-------------------------------|---|----------------------------------|
| جنابِ مصطفیٰ ہوں جس سے ناخوش | ● | نہیں ممکن ہو کہ اُس سے خدا خوش |
| شہِ کونین نے جب صدقہ بانٹا | ● | زمانے بھر کو دم میں کر دیا خوش |
| سلاطین مانگتے ہیں بھیک اُس سے | ● | یہ اپنے گھر سے ہے اُن کا گدا خوش |
| پسندِ حقِ تعالیٰ تیری ہر بات | ● | ترے اندازِ خوش تیری ادا خوش |
| میں سب ظاہر و باطن کے امراض | ● | مدینہ کی ہے یہ آب و ہوا خوش |
| فَتْوٰی کی محبت کے تقاضے | ● | کہ جس سے آپ خوش اُس سے خدا خوش |
| ہزاروں جرم کرتا ہوں شب و روز | ● | خوش قسمت نہیں وہ پھر بھی ناخوش |
| الہی دے مرے دل کو غمِ عشق | ● | نشاطِ دہر سے ہو جاؤں ناخوش |
| نہیں جاتیں کبھی دشتِ نبی سے | ● | کچھ ایسی ہے بہاروں کو فضا خوش |
| مدینہ کی اگر سرحد نظر آئے | ● | دلِ ناشاد ہو بے انتہا خوش |
| نہ لے آرام دم بھر بے غمِ عشق | ● | دلِ مضطر میں خوش میرا خدا خوش |
| نہ تھا ممکن کہ ایسی معصیت پر | ● | گنہگاروں سے ہو جاتا خدا خوش |
| تمہاری روتی آنکھوں نے ہنسایا | ● | تمہارے غمزدہ دل نے کیا خوش |
| الہی دھوپ ہو اُن کی گلی کی | ● | مرے سر کو نہیں ظنِ ہما خوش |

حسنِ نعت و چنیں شیریں بیانی

تو خوش باشی کہ کردی وقتِ ما خوش

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



{ردیفِ صادقہ}

خدا کی خلق میں سب انبیا خاص

- خدا کی خلق میں سب انبیا خاص ❁ گروہِ انبیا میں مصطفیٰ خاص
نرالا حُسنِ انداز و ادا خاص ❁ تجھے خاصوں میں حق نے کر لیا خاص
تری نعمت کے سائل خاص تا عام ❁ تری رحمت کے طالب عام تا خاص
شریک اُس میں نہیں کوئی پیہر ❁ خدا سے ہے تجھ کو واسطہ خاص
گنہگارو! نہ ہو مایوسِ رحمت ❁ نہیں ہوتی کریموں کی عطا خاص
گدا ہوں خاص رحمت سے ملے بھیک ❁ نہ میں خاص اور نہ میری التجا خاص
ملا جو کچھ جسے وہ تم سے پایا ❁ تمہیں ہو مالکِ ملکِ خدا خاص
غریبوں بے نواؤں بے کسوں کو ❁ خدا نے در تمہارا کر دیا خاص
جو کچھ پیدا ہوا دونوں جہاں میں ❁ تصدق ہے تمہاری ذات کا خاص
تمہاری انجمنِ آرائیوں کو ❁ ہوا ہنگامہٗ قائلوا بلیٰ خاص
نبی ہم پایہ ہوں کیا تو نے پایا ❁ نبوت کی طرح ہر معجزہ خاص
جو رکھتا ہے جمالِ مَنْ رَآنی ❁ اُسی منہ کی صفت ہے وَالصُّلْحٰی خاص

نہ بھیجو اور دروازوں پر اس کو
حسن ہے آپ کے در کا گدا خاص



{ردیف ضادِ مجہ}

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض

یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض

اُن کے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض

جیسے ہو بادشاہ کے در پہ گدا کی عرض

عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تلا ہوا

وہ دل لگا کے سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض

قربان اُن کے نام کے بے اُن کے نام کے

مقبول ہو نہ خاص جنابِ خدا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں مجھ تیرہ بخت پر

اے مہر سنے ذرّہ بے دست و پا کی عرض

اے بے کسوں کے حامی و یاور سوا ترے

کس کو غرض ہے کون سنے بتلا کی عرض

اے کیماے دل میں ترے در کی خاک ہوں

خاکِ در حضور سے ہے کیما کی عرض

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اُلجھن سے دُور نور سے معمور کر مجھے
اے دُلفِ پاک ہے یہ اُسیرِ بلا کی عرض
دُکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں اُنہیں
مقبول کیوں نہ ہو دلِ درد آشنا کی عرض
کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ مرے مدعا کی عرض
دامن بھریں گے دولتِ فضلِ خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسنِ مصطفیٰ کی عرض



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



{ردیف طائے مہملہ}

چشمِ دل چاہے جو آنوار سے ربط

- چشمِ دل چاہے جو آنوار سے ربط ❁ رکھے خاکِ درِ دلدار سے ربط
اُن کی نعمت کا طلبگار سے میل ❁ اُن کی رحمت کا گنہگار سے ربط
دشتِ طیبہ کی جو دیکھ آئیں بہار ❁ ہو عنادِ دل کو نہ گلزار سے ربط
یا خدا دل نہ ملے دُنیا سے ❁ نہ ہو آئینہ کو زنگار سے ربط
نفس سے میل نہ کرنا اے دل ❁ قہر ہے ایسے ستم گار سے ربط
دلِ نجدی میں ہو کیوں حُبِّ حضور ❁ ظلمتوں کو نہیں آنوار سے ربط
تلخیِ نزع سے اُس کو کیا کام ❁ ہو جسے لعلِ شکر بار سے ربط
خاکِ طیبہ کی اگر مل جائے ❁ آپ صحت کرے بیمار سے ربط
اُن کے دامانِ گہر بار کو ہے ❁ کاسہ دوست طلبگار سے ربط
کل ہے اجلاس کا دن اور ہمیں ❁ میلِ عملہ سے نہ دربار سے ربط
عمر یوں اُن کی گلی میں گزرے ❁ ذرہ ذرہ سے بڑھے پیار سے ربط
سرِ شوریدہ کو ہے در سے میل ❁ کمرِ خستہ کو دیوار سے ربط

اے حسنِ خیر ہے کیا کرتے ہو

یار کو چھوڑ کر اغیار سے ربط



{ردیفِ غادِ مجہ}

خاکِ طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ

خاکِ طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ
عیبِ کوری سے رہے چشمِ بصیرت محفوظ
دل میں روشن ہو اگر شمعِ ولایے مولیٰ
دُز و شیطان سے رہے دین کی دولت محفوظ
یا خدا محوِ نظارہ ہوں یہاں تک آنکھیں
شکلِ قرآں ہو مرے دل میں وہ صورت محفوظ
سلسلہ زلفِ مبارک سے ہے جس کے دل کو
ہر بلا سے رکھے اللہ کی رحمت محفوظ
تھی جو اُس ذات سے تکمیلِ فرا میں منظور
رکھی خاتم کے لیے مہرِ نبوت محفوظ
اے نگہبانِ مرے تجھ پہ صلوٰۃ اور سلام
دو جہاں میں ترے بندے ہیں سلامت محفوظ
واسطہ حفظِ الہی کا بچا رہزن سے
رہے ایمانِ غریباں دمِ رحلت محفوظ

شاهی کون و مکاں آپ کو دی خالق نے
کنزِ قدرت میں ازل سے تھی یہ دولت محفوظ
تیرے قانون میں گنجائش تبدیل نہیں
نسخ و ترمیم سے ہے تری شریعت محفوظ
جسے آزاد کرے قامتِ شہ کا صدقہ
رہے فتنوں سے وہ تا روزِ قیامت محفوظ
اُس کو اعدا کی عداوت سے ضرر کیا پہنچے
جس کے دل میں ہو حسن اُن کی محبت محفوظ



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



{ردیف عینِ مہملہ}

مدینہ میں ہے وہ سامانِ بارگاہِ رفیع

مدینہ میں ہے وہ سامانِ بارگاہِ رفیع
عروج و اوج ہیں قربانِ بارگاہِ رفیع

نہیں گدا ہی سرِ خوانِ بارگاہِ رفیع
خلیل بھی تو ہیں مہمانِ بارگاہِ رفیع

بنائے دونوں جہاں بحرئی اُسی در کے
کیا خدا نے جو سامانِ بارگاہِ رفیع

زمینِ عجز پہ سجدہ کرائیں شاہوں سے
فلکِ جنابِ غلامانِ بارگاہِ رفیع

ہے انتہائے علا ابتداء اوج یہاں
ورا خیال سے ہے شانِ بارگاہِ رفیع

کمند رہئے عمرِ خضر پہنچ نہ سکے
بلند اتنا ہے ایوانِ بارگاہِ رفیع

وہ کون ہے جو نہیں فیضیابِ اس در سے
سبھی ہیں بندۂ احسانِ بارگاہِ رفیع

نوازے جاتے ہیں ہم سے نمکِ حرام غلام
ہماری جان ہو قربانِ بارگاہِ رفیع

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

مطیعِ نفس ہیں وہ سرکشانِ جن و بشر
نہیں جو تابعِ فرمانِ بارگاہِ رفیع

صلائے عام ہیں مہماں نواز ہیں سرکار
کبھی اٹھا ہی نہیں خوانِ بارگاہِ رفیع

جمالِ شمس و قمر کا سنگار ہے شب و روز
فروغِ ہمسہ ایوانِ بارگاہِ رفیع

ملائکہ ہیں فقط دابِ سلطنت کے لیے
خدا ہے آپ نگہبانِ بارگاہِ رفیع

حسنِ جلالتِ شاہی سے کیوں جھجکتا ہے
گدا نواز ہے سلطانِ بارگاہِ رفیع



Narselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



{ردیفِ غینِ معجمہ}

خوشبوئے دشتِ طیبہ سے بس جائے گردِ ماغ

خوشبوئے دشتِ طیبہ سے بس جائے گردِ ماغ
مہکائے بوئے غلہ مرا سر بسرِ ماغ
پایا ہے پائے صاحبِ معراج سے شرف
ذراتِ کوئے طیبہ کا ہے عرش پر دماغ
مومنِ فداے نور و شمیم حضور ہیں
ہر دل چمک رہا ہے معطر ہے ہر دماغ
ایسا بے کہ بوئے گلِ غلہ سے بے
ہو یادِ نقشِ پائے نبی کا جو گھر دماغ
آباد کر خدا کے لیے اپنے نور سے
ویران دل ہے دل سے زیادہ کھنڈر دماغ
ہر خارِ طیبہ زینتِ گلشن ہے عندلیب
نادان ایک پھول پر اتنا نہ کر دماغ
زاہد ہے مستحقِ کرامت گناہ گار
اللہ اکبر اتنا مزاج اس قدر دماغ

اے عندلیبِ خارِ حرم سے مثالِ گل
بک بک کے ہرزہ گوئی سے خالی نہ کر دماغ
بے نور دل کے واسطے کچھ بھیک مانگتے
ذراتِ خاکِ طیبہ کا ملتا اگر دماغ
ہر دم خیالِ پاک اقامت گزریں رہے
بن جائے گر دماغ نہ ہو رہ گزر دماغ
شاید کہ وصفِ پائے نبی کچھ بیاں کرے
پوری ترقیوں پہ رسا ہو اگر دماغ
اُس بد لگام کو خر دجال جانے
منہ آئے ذکرِ پاک کو سن کر جو خر دماغ
اُن کے خیال سے وہ ملی امن اے حسن
سر پر نہ آئے کوئی بلا ہو سپر دماغ



{ ردیفِ فا }

کچھ غم نہیں اگرچہ زمانہ ہو برخلاف

کچھ غم نہیں اگرچہ زمانہ ہو برخلاف
اُن کی مدد رہے تو کرے کیا اثر خلاف
اُن کا عدو اسیرِ بکلاے نفاق ہے
اُس کی زبان و دل میں رہے عمر بھر خلاف
کرتا ہے ذکرِ پاک سے نجدی مخالفت
کم بخت بد نصیب کی قسمت ہے برخلاف
اُن کی وجاہتوں میں کمی ہو محال ہے
بالفرض اک زمانہ ہو اُن سے اگر خلاف
اُٹھوں جو خوابِ مرگ سے آئے شمیم یار
یا رب نہ صبحِ حشر ہو بادِ سحر خلاف
قربان جاؤں رحمتِ عاجز نواز پر
ہوتی نہیں غریب سے اُن کی نظر خلاف
شانِ کرم کسی سے عوض چاہتی نہیں
لاکھ اِقتالِ امر میں دل ہو ادھر خلاف
کیا رحمتیں ہیں لطف میں پھر بھی کمی نہیں
کرتے رہے ہیں حکم سے ہم عمر بھر خلاف
تعمیلِ حکمِ حق کا حسن ہے اگر خیال
ارشادِ پاک سرورِ دیں کا نہ کر خلاف



رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف
رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

جانِ جنّاں ہے دھڑ مدینہ تری بہار
بلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف
انکار کا وقوع تو کیا ہو کریم سے
مائل ہوا نہ دل کبھی انکار کی طرف

جنت بھی لینے آئے تو چھوڑیں نہ یہ گلی
منہ پھیر بیٹھیں ہم تری دیوار کی طرف
منہ اُس کا دیکھتی ہیں بہاریں بہشت کی
جس کی نگاہ ہے ترے رُخسار کی طرف

جاں بخشیاں مسیح کو حیرت میں ڈالتیں
چُپ بیٹھے دیکھتے تری رفتار کی طرف
محشر میں آفتاب اُدھر گرم اور اُدھر
آنکھیں لگی ہیں دامنِ دلدار کی طرف

پھیلا ہوا ہے ہاتھ ترے در کے سامنے
گردن جھکی ہوئی تری دیوار کی طرف

گو بے شمار جرم ہوں گو بے عدد گناہ
کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہگار کی طرف
یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف
کعبے کے صدقے دل کی تمنا مگر یہ ہے
مرنے کے وقت منہ ہو درِ یار کی طرف
دے جاتے ہیں مراد جہاں مانگیے وہاں
منہ ہونا چاہیے درِ سرکار کی طرف
روکے گی حشر میں جو مجھے پاشستگی
دوڑیں گے ہاتھ دامنِ دلدار کی طرف
آہیں دلِ اسیر سے لب تک نہ آئی تھیں
اور آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف
دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا
گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف
بُتی ہے بھیک دوڑتے پھرتے ہیں بے نوا
درِ کی طرف کبھی کبھی دیوار کی طرف
عالم کے دل تو بھر گئے دولت سے کیا عجب
گھر دوڑنے لگیں درِ سرکار کی طرف
آنکھیں جو بند ہوں تو مقدر کھلے حسن
جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف



{ردیف قاف}

ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق

- ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق ❁ ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق
رہے نہ غموں میں پھر ایک ذرہ شک باقی ❁ جو اُن کی خاکِ قدم ہو قبور کی رونق
نہ فرش کا یہ تجل نہ عرش کا یہ جمال ❁ فقط ہے نور و ظہورِ حضور کی رونق
تمہارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک ❁ یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق
زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا اُن کے ❁ ہمیں ہیں چہرہ غلامِ و حور کی رونق
ترے نثار ترا ایک جلوہ رنگیں ❁ بہارِ جنت و حور و قصور کی رونق
ضیا زمین و فلک کی ہے جس تجلی سے ❁ الہی ہو وہ دلِ ناصبور کی رونق
یہی فروغ تو زینبِ صفا و زینت ہے ❁ یہی ہے حسنِ تجلی و نور کی رونق
حضور تیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دل ❁ تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق
سچی ہے جن سے شبستانِ عالمِ امکاں ❁ وہی ہیں مجلسِ روزِ نشور کی رونق
کریں دلوں کو منور سراجِ (۱) کے جلوے ❁ فردغِ بزمِ عوارف ہو نور (۲) کی رونق

دعا خدا سے غمِ عشقِ مصطفیٰ کی ہے
حسنِ یہ غم ہے نشاط و سرور کی رونق

(۱) سراج العوارف مصنفہ حضرت پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲

(۲) متخلص حضرت سیدنا شاہ ابوالحسن احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲



{ردیفِ کاف}

جو ہو سر کو رسائی اُن کے در تک

- | | | |
|------------------------------------|---|--------------------------------|
| تو پہنچے تاجِ عزت اپنے سر تک | • | جو ہو سر کو رسائی اُن کے در تک |
| بھکاری کا بھرا ہے در سے گھر تک | • | وہ جب تشریف لائے گھر سے در تک |
| کہ سیلابِ الم پہنچا کمر تک | • | دُہائی ناخداے بے کساں کی |
| پُھنکے سینہ جلن پہنچے جگر تک | • | الہی دل کو دے وہ سوزِ اُلفت |
| دعائیں جا نہیں سکتیں اُثر تک | • | نہ ہو جب تک تمہارا نام شامل |
| ابھی پہنچے نہ تھے ہم اُن کے در تک | • | گزر کی راہ نکلی رہ گزر میں |
| نہ پاؤں پھر کبھی اپنی خبر تک | • | خدا یوں اُن کی اُلفت میں گمادے |
| جمالِ یار سے تیری نظر تک | • | بجائے چشمِ خود اُٹھتا نہ ہو آڑ |
| تری رحمت کا پیاسا ابر تک | • | تری نعمت کے بھوکے اہلِ دولت |
| الہ آباد سے احمد نگر تک | • | نہ ہو گا دو قدم کا فاصلہ بھی |
| نمکِ خوارِ ملاحت ہے قمر تک | • | تمہارے حسن کے باڑے کے صدقے |
| شبستانِ دنیٰ سے اُن کے گھر تک | • | شبِ معراج تھے جلوے پہ جلوے |
| چلے آؤ کبھی اس اُجڑے گھر تک | • | بلائے جان ہے اب ویرانیِ دل |
| بہت پردے ہیں حسنِ جلوہ گر تک | • | نہ کھول آکھیں نگاہِ شوقِ ناقص |
| حسنِ جھوٹوں کو یوں پہنچائیں گھر تک | • | جنہم میں دھکیلیں نجدیوں کو |



{ردیفِ لام}

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شانِ جمال

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شانِ جمال
اس طرف بھی اک نظر اے برقی تابانِ جمال
اک نظر بے پردہ ہو جائے جوئے جانِ جمال
مردم دیدہ کی آنکھوں پر جو احسانِ جمال
چل گیا جس راہ میں سروِ خرامانِ جمال
نقشِ پاسے کھل گئے لاکھوں گلستانِ جمال
ہے شبِ غم اور گرفتارانِ ہجرانِ جمال
مہر کر ذروں پہ اے خورشیدِ تابانِ جمال
کر گیا آخر لباسِ لالہ و گل میں ظہور
خاک میں ملتا نہیں خونِ شہیدانِ جمال
ذرہ ذرہ خاک کا ہو جائے گا خورشیدِ حشر
قبر میں لے جائیں گے عاشقِ جوارمانِ جمال
ہو گیا شاداب عالم آگئی فصلِ بہار
اُٹھ گیا پردہ کھلا بابِ گلستانِ جمال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جلوے موئے محاسن چہرہ انور کے گرد
آبنوی رحل پر رکھا ہے قرآنِ جمال
اُس کے جلوے سے نہ کیوں کافروں ظلماتِ کفر
پیش گاہِ نور سے آیا ہے فرمانِ جمال
کیا کہوں کتنا ہے اُن کی رہ گزر میں جوشِ حسن
آشکارا ذرہ ذرہ سے ہے میدانِ جمال
ذرہ در سے ترے ہم سفر ہوں کیا مہر و قمر
یہ ہے سلطانِ جمال اور وہ گدایانِ جمال
کیا مزے کی زندگی ہے زندگی عشاق کی
آنکھیں اُن کی جستجو میں دل میں ارمانِ جمال
رُوسیاہی نے شپِ دیبجور کو شرما دیا
منہ اُجالا کر دے اے خورشیدِ تابانِ جمال
ابروئے پُر خم سے پیدا ہے ہلالِ ماہِ عید
مطلعِ عارض سے روشن بدرِ تابانِ جمال
دل کشیِ حسنِ جاناں کا ہو کیا عالم بیاں
دل فدائے آئینہ آئینہ قربانِ جمال
پیش یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے
تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فدایانِ جمال
تیرے ذرہ پر شپِ غم کی جھانکیں تاکے
نور کا تڑکا دکھا اے مہرِ تابانِ جمال
اتنی مدّت تک ہو دیدِ مصحفِ عارضِ نصیب
حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

یا خدا دل کی گلی سے کون گزرا ہے کہ آج
ذڑہ ذڑہ سے ہے طالع مہر تابانِ جمال
اُن کے در پر اِس قدر بٹتا ہے باڑہ نور کا
جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں گدایانِ جمال

نور کی بارشِ حسن پر ہو ترے دیدار سے
دل سے دھل جائے الٰہی داغِ حرمانِ جمال



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بزمِ محشر منعقد کر مہرِ سامانِ جمال

بزمِ محشر منعقد کر مہرِ سامانِ جمال
دل کے آئینوں کو مدت سے ہے ارمانِ جمال
اپنا صدقہ بانٹتا آتا ہے سلطانِ جمال
جھولیاں پھیلانے دوڑیں بے نوا بیانِ جمال
جس طرح سے عاشقوں کا دل ہے قربانِ جمال
ہے یونہی قربان تیری شکل پر جانِ جمال
بے حجابانہ دکھا دو اک نظر آں جمال
صدقے ہونے کے لیے حاضر ہیں خواہانِ جمال
تیرے ہی قامت نے چمکایا مقدرِ حسن کا
بس اسی اگے سے روشن ہے شبتانِ جمال
روح لے گی حشر تک خوشبوئے جنت کے مزے
گر بسا دے گا کفنِ عطر گریبانِ جمال
مر گئے عشاق لیکن وا ہے چشمِ منتظر
حشر تک آنکھیں تجھے ڈھونڈیں گی اے جانِ جمال
پیٹنگی ہی نقد جاں دیتے چلے ہیں مشتری
حشر میں کھولے گا یا رب کون دکانِ جمال
عاشقوں کا ذکر کیا معشوق عاشق ہو گئے
انجمن کی انجمن صدقہ ہے اے جانِ جمال

تیری دُرّیت کا ہر ذرّہ نہ کیوں ہو آفتاب
سرزمینِ حُسن سے نکلی ہے یہ کانِ جمال
بزمِ محشر میں حسینانِ جہاں سب جمع ہیں
پر نظر تیری طرف اُٹھتی ہے اے جانِ جمال
آ رہی ہے ظلمتِ شب ہائے غم پیچھا کیے
نورِ یزداں ہم کو لے لے زیرِ دامانِ جمال
وُسعتِ بازارِ محشر تنگ ہے اُس کے حضور
کس جگہ کھولے کسی کا حُسن دکانِ جمال
خوبرویانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سنا
تم ہو شانِ حُسن جانِ حُسن ایمانِ جمال
تیرہ و تاریک رہتی بزمِ خوبانِ جہاں
گر ترا جلوہ نہ ہوتا شمعِ ایوانِ جمال
میں صدقِ جاؤں اے شمسُ الضحیٰ بَدْرُ الدجی
اِس دلِ تاریک پر بھی کوئی لمعانِ جمال
سب سے پہلے حضرتِ یوسف کا نامِ پاک لوں
میں گناؤں گر ترے اُمیدوارانِ جمال
بے بھر پر بھی یہ اُن کے حسن نے ڈالا اثر
دل میں ہے پھوٹی ہوئی آنکھوں پر ارمانِ جمال
عاشقوں نے رزمِ گاہوں میں گلے کٹوا دیئے
واہ کس کس لطف سے کی عیدِ قربانِ جمال
یا خدا دیکھوں بہارِ خندہٗ دنداں نما
بر سے رکشتِ آرزو پر ابرِ نیسانِ جمال
ظلمتِ مرقد سے اندیشہٗ حسن کو کچھ نہیں
ہے وہ مداحِ حسیناں منقبتِ خوانِ جمال



{ردیفِ میم}

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم
اِس بے کس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے
ظاہر ہے سب وہ تم پر، تم پر سلام ہر دم
دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم
دِلِ تفتگانِ فرقت پیاسے ہیں مدتوں سے
ہم کو بھی جامِ کوثر تم پر سلام ہر دم
بندہ تمہارے دَر کا آفت میں مبتلا ہے
رحم اے حبیبِ دَاور تم پر سلام ہر دم
بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی
تسکینِ جانِ مضطرب تم پر سلام ہر دم
لہٰذا اب ہماری فریاد کو پہنچئے
بے حد ہے حالِ اُتر تم پر سلام ہر دم

جلادِ نفسِ بد سے دیجے مجھے رہائی
اب ہے گلے پہ خنجر تم پر سلام ہر دم
درِ یوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اُس گلی کا
لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم
کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم
غم کی گھٹائیں گھر کر آئی ہیں ہر طرف سے
اے مہرِ ذرّہ پرور تم پر سلام ہر دم
بلوا کے اپنے در پر اب مجھ کو دیجے عزت
پھرتا ہوں خوار در در تم پر سلام ہر دم
محتاج سے تمہارے سب کرتے ہیں کنارا
بس اک تمہیں ہو یاور تم پر سلام ہر دم
بہرِ خدا بچاؤ اِن خار ہاے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم
کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جانیں
اے بے کسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم
کیا خوف مجھ کو پیارے نادرِ جیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم
اپنے گداے در کی لیجے خبرِ خدا را
کچھ کرمِ حسن پر تم پر سلام ہر دم



اے مدینہ کے تاجدار سلام

اے مدینہ کے تاجدار سلام ❁ اے غریبوں کے غمگسار سلام
تری اک اک ادا پر اے پیارے ❁ سو دُرودیں فدا ہزار سلام
رَبِّ سَلَام کے کہنے والے پر ❁ جان کے ساتھ ہو نثار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر ❁ میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر ❁ بھیج اے میرے کردگار سلام
اُس پناہ گناہ گاراں پر ❁ یہ سلام اور کروڑ بار سلام
اُس جواب سلام کے صدقے ❁ تا قیامت ہوں بے شمار سلام
اُن کی محفل میں ساتھ لے جائیں ❁ حسرتِ جانِ بے قرار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو ❁ اے مرے حق کے رازدار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں ❁ پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پہ اے خُلد کی بہار سلام



تیرے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم

- | | | |
|----------------------------------|---|-------------------------------------|
| تو سلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم | ✽ | ترے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم |
| فدا جانِ عالم ہو اے جانِ عالم | ✽ | یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں |
| گدا کس کے در کے ہیں شاہانِ عالم | ✽ | کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے |
| اُٹھائے بلا میری احسانِ عالم | ✽ | میں در در پھروں چھوڑ کر کیوں ترا در |
| بھکاری ہیں اُس در کے شاہانِ عالم | ✽ | میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں |
| ترے در کے گتے ہیں شاہانِ عالم | ✽ | مرے دبدبہ والے میں تیرے صدقے |
| تمہیں پورے کرتے ہوا رمانِ عالم | ✽ | تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے |
| مرے جانِ عالم مرے جانِ عالم | ✽ | مجھے زندہ کر دے مجھے زندہ کر دے |
| مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم | ✽ | مسلمان مسلمان ہیں تیرے سب سے |
| گدا ئی ترے در کی ہے شانِ عالم | ✽ | مرے آن والے مرے شان والے |
| ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم | ✽ | تُو بحرِ حقیقت تو دریاے عرفاں |
| خدا کے قمر مہر تابانِ عالم | ✽ | کوئی جلوہ میرے بھی روزِ سیہ پر |
| انہیں سکتے رہنا فقیرانِ عالم | ✽ | بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ |
| انہیں کے لیے ہے یہ سامانِ عالم | ✽ | وہ دُلہا ہیں ساری خدائی براتی |
| بہت چھان ڈالے گلستانِ عالم | ✽ | نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سانہ دیکھا |
| مری جاں علاجِ مریضانِ عالم | ✽ | ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے |
| مرے جاتے ہیں درد مند انِ عالم | ✽ | کوئی جانِ عیسیٰ کو جا کر خبر دے |
| اگر کب ہلا دے وہ درمانِ عالم | ✽ | ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے |
| بلا میں ہے یہ لوٹ دامانِ عالم | ✽ | سب سے خدا رحمن کی بھی سن لے |



جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم

جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم ❁ باز آئے ہند بد اختر سے ہم
مار ڈالے بے قراری شوق کی ❁ خوش تو جب ہوں اس دلِ مضطر سے ہم
بے ٹھکانوں کا ٹھکانا ہے یہی ❁ اب کہاں جائیں تمہارے دَر سے ہم
تنہکی حشر سے کچھ غم نہیں ❁ ہیں غلامانِ شرِ کوثر سے ہم
اپنے ہاتھوں میں ہے دامنِ شفیع ❁ دُر چکے بس فتنہ محشر سے ہم
نقشِ پا سے جو ہوا ہے سرفراز ❁ دل بدل ڈالیں گے اُس پتھر سے ہم
گردن تسلیم خم کرنے کے ساتھ ❁ پھینکتے ہیں بارِ عصیاں سر سے ہم
گور کی شب تار ہے پر خوف کیا ❁ لو لگائے ہیں رُبِ انور سے ہم
دیکھ لینا سب مرادیں مل گئیں ❁ جب لپٹ کر روئے اُن کے دَر سے ہم
کیا بندھا ہم کو خدا جانے خیال ❁ آنکھیں ملتے ہیں جو ہر پتھر سے ہم

جانے والے چل دیئے کب کے حسن

پھر رہے ہیں ایک بس مضطر سے ہم



منقبت حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ برائے غوثِ اعظم	✽	دے مجھ کو ولّائے غوثِ اعظم
دیدارِ خدا تجھے مبارک	✽	اے محوِ لقاے غوثِ اعظم
وہ کون کریم صاحبِ جود	✽	میں کون گداے غوثِ اعظم
سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر	✽	اے ابرِ سخاے غوثِ اعظم
اُمیدیں نصیب مشکلیں حل	✽	قربان عطاے غوثِ اعظم
کیا تیزی مہرِ حشر سے خوف	✽	ہیں زیرِ لواے غوثِ اعظم
وہ اور ہیں جن کو کہیے محتاج	✽	ہم تو ہیں گداے غوثِ اعظم
ہیں جانبِ نالہ غریباں	✽	گوشِ شنوائے غوثِ اعظم
کیوں ہم کو ستائے نارِ دوزخ	✽	کیوں رد ہو دعاے غوثِ اعظم
بیگانے بھی ہو گئے یگانے	✽	دل کش ہے اداے غوثِ اعظم
آنکھوں میں ہے نور کی تجلی	✽	پھیلی ہے ضیاءے غوثِ اعظم
جو دم میں غنی کرے گدا کو	✽	وہ کیا ہے عطاے غوثِ اعظم
کیوں حشر کے دن ہو فاش پردہ	✽	ہیں زیرِ قباے غوثِ اعظم
آئینہٴ رُوے خوب رویاں	✽	نقشِ کفِ پاے غوثِ اعظم
اے دل نہ ڈر بلاؤں سے اب	✽	وہ آئی صداے غوثِ اعظم
اے غم جو ستائے اب تو جانوں	✽	لے دیکھ وہ آئے غوثِ اعظم
تارِ نفسِ ملائکہ ہے	✽	ہر تارِ قباے غوثِ اعظم
سب کھول دے عقدِ ہائے مشکل	✽	اے ناخنِ پاے غوثِ اعظم
کیا اُن کی ثنا لکھوں حسن میں	✽	جاں بادِ فداے غوثِ اعظم



اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم

- | | | |
|-------------------------------------|---|---------------------------------|
| اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم | ❁ | فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم |
| گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا | ❁ | مدد کے لیے آؤ یا غوثِ اعظم |
| ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے | ❁ | ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم |
| مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے | ❁ | کہ بیڑے کے ہیں نا خدا غوثِ اعظم |
| تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا | ❁ | تمہیں درد کی دو داغوثِ اعظم |
| بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ | ❁ | بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم |
| جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں | ❁ | کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم |
| زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی | ❁ | ترے ہاتھ میں ہے دو داغوثِ اعظم |
| اگر سلطنت کی ہوں ہو فقیر و | ❁ | کہو شیئاً للہ یا غوثِ اعظم |
| نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو | ❁ | اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم |
| جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا | ❁ | اُسی کا ہے تو لاڈلا غوثِ اعظم |
| کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں | ❁ | معمہ یہ ہم پر کھلا غوثِ اعظم |
| تمہیں وصلِ بے فصل ہے شاہِ دیں سے | ❁ | دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم |
| پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا | ❁ | سہارا لگا دو ذرا غوثِ اعظم |
| مشائخ جہاں آئیں بھر گدائی | ❁ | وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم |
| مری مشکلوں کو بھی آسان کچھ | ❁ | کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم |

- وہاں سر جھکاتے ہیں سب اُونچے اُونچے ❁ جہاں ہے ترا نقشِ پا غوثِ اعظم
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا ❁ کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم
مجھے پھیر میں نفسِ کافر نے ڈالا ❁ بتا جائیے راستہ غوثِ اعظم
کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی ❁ چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم
مجھے اپنی اُلفت میں ایسا گما دے ❁ نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم
بچالے غلاموں کو مجبور یوں سے ❁ کہ تو عبدِ قادر ہے یا غوثِ اعظم
دکھا دے ذرا مہرِ رُخ کی تجلی ❁ کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوثِ اعظم
گرانے لگی ہے مجھے لغزشِ پا ❁ سنبھالو ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم
لپٹ جائیں دامن سے اُس کے ہزاروں ❁ پکڑ لے جو دامن ترا غوثِ اعظم
سروں پہ جسے لیتے ہیں تاج والے ❁ تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم
دوائے نگاہے عطائے سخائے ❁ کہ شد دردِ مالا دوا یا غوثِ اعظم
ز ہر رو و ہر راہ رویم بگرداں ❁ سوے خویش را ہم نما غوثِ اعظم
اَسیرِ کند ہوا یمِ کریم ❁ بہ بخشائے بر حالِ ما غوثِ اعظم
فقیر تو چشمِ کرم از تو دارد ❁ نگاہے بحالِ گدا غوثِ اعظم
گدا یمِ مگر از گدایانِ شاہے ❁ کہ گویندش اہل صفا غوثِ اعظم
کمر بست بر خونِ من نفسِ قاتل ❁ اِشتی برائے خدا غوثِ اعظم
ادھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا ❁ کہوں کا سے اپنی پا غوثِ اعظم
بہت میں کئی موری سگری عمریا ❁ کرو مو پہ اپنی دیا غوثِ اعظم
بھیو دو جو بیکٹھ بگداد تو سے ❁ کہو موری مگری بھی آ غوثِ اعظم

کہے کس سے جا کر حسنِ اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم



{ردیفِ نون}

کون کہتا ہے کہ زینتِ خلد کی اچھی نہیں

کون کہتا ہے کہ زینتِ خلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دلِ فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں

رحم کی سرکار میں پُرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دل اچھا ہے اگر حالتِ مری اچھی نہیں

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

کچھ خبر ہے میں بُرا ہوں کیسے اچھے کا بُرا
مجھ بُرے پر زاہدو طعنہ زنی اچھی نہیں

اُس گلی سے دُور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں

اُن کے دَر کی بھیک چھوڑیں سروری کے واسطے
اُن کے دَر کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

خاک اُن کے آستانے کی منگا دے چارہ گر
فکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہیں

سایہِ دیوارِ جاناں میں ہو بسترِ خاک پر
آرزوے تاج و تختِ خسروی اچھی نہیں
درِ عصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بلب
مجھ کو اچھا کیجیے حالت مری اچھی نہیں
ذرّہ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
گھٹتی بڑھتی چار دن کی چاندنی اچھی نہیں
موسمِ گل کیوں دکھائے جاتے ہیں یہ سبز باغ
دھتِ طیبہ جائیں گے ہم رہزنی اچھی نہیں
بے کسوں پر مہرباں ہے رحمتِ بیکس نواز
کون کہتا ہے ہماری بے کسی اچھی نہیں
بندہ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں
زُوسیہ ہوں منہ اُجالا کر دے اے طیبہ کے چاند
اِس اندھیرے پاکھ کی یہ تیرگی اچھی نہیں
خار ہاے دھتِ طیبہ چُھ گئے دل میں مرے
عارضِ گل کی بہارِ عارضی اچھی نہیں
صبحِ محشر چوک اے دل جلوہ محبوب دیکھ
نور کا تزکا ہے پیارے کاہلی اچھی نہیں
اُن کے دَر پر موت آجائے توجی جاؤں حسن
اُن کے دَر سے دُور رہ کر زندگی اچھی نہیں



نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دلی بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہرِ یار ہم بھی ہیں
ادھر بھی توسلِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مُشتِ غبار ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچہٴ دل صدقہٴ بادِ دامن کا
اُمیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گزار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
یہ کس شہنشاہِ والا کا صدقہٴ بٹنا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں
ہماری بگڑی بنی اُن کے اختیار میں ہے
سپردِ انھیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
حسن ہے جن کی سخاوت کی دھومِ عالم میں
انھیں کے تم بھی ہواکِ ریزہٴ خوار، ہم بھی ہیں



کیا کریں محفلِ دلدار کو کیوں کر دیکھیں

کیا کریں محفلِ دلدار کو کیوں کر دیکھیں
اپنے سرکار کے دربار کو کیوں کر دیکھیں
تابِ نظارہ تو ہو، یار کو کیوں کر دیکھیں
آنکھیں ملتی نہیں دیدار کو کیوں کر دیکھیں
دلِ مردہ کو ترے کوچہ میں کیوں کر لے جائیں
اثرِ جلوہٗ رفتار کو کیوں کر دیکھیں
جن کی نظروں میں ہے صحراۓ مدینہ بلبَل
آنکھ اٹھا کر ترے گلزار کو کیوں کر دیکھیں
عوضِ غفو گنہ جکتے ہیں اکِ مجمع ہے
ہائے ہم اپنے خریدار کو کیوں کر دیکھیں
ہم گنہگار کہاں اور کہاں رویتِ عرش
سر اٹھا کر تری دیوار کو کیوں کر دیکھیں
اور سرکار بنے ہیں تو انھیں کے در سے
ہم گدا اور کی سرکار کو کیوں کر دیکھیں

دستِ صیاد سے آہو کو چھڑائیں جو کریم
دامِ غم میں وہ گرفتار کو کیوں کر دیکھیں
تابِ دیدار کا دعویٰ ہے جنہیں سامنے آئیں
دیکھتے ہیں ترے رُخسار کو کیوں کر دیکھیں
دیکھیے کوچہٴ محبوب میں کیوں کر پہنچیں
دیکھیے جلوۂ دیدار کو کیوں کر دیکھیں
اہلِ کاراں سقر اور ارادہ سے حسن
ناز پروردۂ سرکار کو کیوں کر دیکھیں



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



نہ کیوں آرائش کرتا خدا دنیا کے سماں میں

نہ کیوں آرائش کرتا خدا دُنیا کے سماں میں
تمہیں دُلہا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں
یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں
خزاں کا کس طرح ہو دخلِ جنت کے گلستاں میں
بہاریں بس چکی ہیں جلوہٴ رنگینِ جاناں میں
تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئی آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھارہا تھا بزمِ امکاں میں
تھکا ماندہ وہ ہے جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا
وہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کوئے جاناں میں
تمہارا کلمہ پڑھتا اُٹھے تم پر صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسمِ بے جاں میں
عجب انداز سے محبوبِ حق نے جلوہ فرمایا
سُرد آنکھوں میں آیا جانِ دل میں نورایماں میں
فداے خار ہاے دشتِ طیبہ پھولِ جنت کے
یہ وہ کانٹے ہیں جن کو خود جگہ دیں گلِ رگِ جاں میں
ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عیدِ قرباں میں

ظہورِ پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزمِ خواباں میں
کلیم آسانہ کیونکر غش ہو اُن کے دیکھنے والے
نظر آتے ہیں جلوے طور کے رُخسارِ تاباں میں
ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چبکیں
تم آئے یا بہارِ جاں فزا آئی گلستاں میں
کسی کو زندگی اپنی نہ ہوتی اس قدر میٹھی
مگر دھوون تمہارے پاؤں کا ہے شیرہ جاں میں
اُسے قسمت نے اُس کے جیتے جی جنت میں پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایہ دیوارِ جاناں میں
کیا پروانوں کو بلبل نرالی شمع لائے تم
گرے پڑتے تھے جو آتش پہ وہ پہنچے گلستاں میں
نسیم طیبہ سے بھی شمع گل ہو جائے لیکن یوں
کہ گلشن پھولیں جنت لہلہا اُٹھے چراغاں میں
اگر دودِ چراغِ بزمِ شہ چھو جائے کاجل سے
شہِ قدرِ تجلی کا ہو سرمہ چشمِ خواباں میں
کرم فرمائے گر باغِ مدینہ کی ہوا کچھ بھی
گل جنت نکل آئیں ابھی سروِ چراغاں میں
چمن کیونکر نہ مہکیں بلبلیں کیونکر نہ عاشق ہوں
تمہارا جلوہ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں
اگر دودِ چراغِ بزمِ والا مس کرے کچھ بھی
شہمِ مشک بس جائے گل شمعِ شبستاں میں
یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت
یہ اُن کی راہ گزر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں



عجب کرم شہ والا تبار کرتے ہیں

عجب کرم شہ والا تبار کرتے ہیں
کہ نا اُمیدوں کو اُمیدوار کرتے ہیں

جما کے دل میں صفیں حسرت و تمنا کی
نگاہِ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں

مجھے فردگئی بخت کا اَلَم کیا ہو
وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں

خدا سگانِ نبی سے یہ مجھ کو سنوا دے
ہم اپنے کتوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

ملائکہ کو بھی ہیں کچھ فضیلتیں ہم پر
کہ پاس رہتے ہیں طوفِ مزار کرتے ہیں

جو خوش نصیب یہاں خاکِ در پہ بیٹھتے ہیں
جلوسِ مسندِ شاہی سے عار کرتے ہیں

ہمارے دل کی لگی بھی وہی بُجھا دیں گے
جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں

اشارہ کر دو تو بادِ خلاف کے جھونکے
ابھی ہمارے سفینے کو پار کرتے ہیں

تمہارے دَر کے گداؤں کی شان عالی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں

گدا گدا ہے گدا وہ تو کیا ہی چاہے ادب
بڑے بڑے ترے دَر کا وقار کرتے ہیں

تمام خلق کو منظور ہے رضا جن کی
رضا حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں

سنا کے وصفِ رُخِ پاک عندلیب کو ہم
رہیں آمدِ فصلِ بہار کرتے ہیں

ہوا خلاف ہو چکرائے ناؤ کیا غم ہے
وہ ایک آن میں بیڑے کو پار کرتے ہیں

اَنَا لَهَا سے وہ بازارِ کسمپرساں میں
تسلی دلی بے اختیار کرتے ہیں

بنائی پشت نہ کعبہ کی اُن کے گھر کی طرف
جنہیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں

کبھی وہ تاجورانِ زمانہ کر نہ سکیں
جو کام آپ کے خدمت گزار کرتے ہیں

ہو اے دامنِ جاناں کے جاں فزا جھونکے
خزاں رسیدوں کو باغِ دہار کرتے ہیں

سگانِ کوئے نبی کے نصیب پر قرباں
پڑے ہوئے سرِ راہ افتخار کرتے ہیں

کوئی یہ پوچھے مرے دل سے میری حسرت سے
کہ ٹوٹے حال میں کیا نغمہ ساز کرتے ہیں

وہ اُن کے دَر کے فقیروں سے کیوں نہیں کہتے
جو شکوہ ستم روزگار کرتے ہیں

تمہارے ہجر کے صدموں کی تاب کس کو ہے
یہ چوبِ خشک کو بھی بے قرار کرتے ہیں

کسی بلا سے انھیں پہنچے کس طرح آسیب
جو تیرے نام سے اپنا حصار کرتے ہیں

یہ نرم دل ہیں وہ پیارے کہ سختیوں پر بھی
عدو کے حق میں دعا بار بار کرتے ہیں

کشورِ عقدہ مشکل کی کیوں میں فکر کروں
یہ کام تو مرے طیبہ کے خار کرتے ہیں

زمین کوئے نبی کے جو لیتے ہیں بو سے
فرشتگانِ فلک اُن کو پیار کرتے ہیں

تمہارے دَر پہ گدا بھی ہیں ہاتھ پھیلائے
تمہیں سے عرضِ دُعا شہر یار کرتے ہیں

کسے ہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں

ہمارے نخلِ تمنا کو بھی وہ پھل دیں گے
درختِ خشک کو جو باردار کرتے ہیں

پڑے ہیں خوابِ تغافل میں ہم مگر موٹی
طرح طرح سے ہمیں ہوشیار کرتے ہیں

سانہ مرتے ہوئے آج تک کسی نے انھیں
جو اپنے جان و دل اُن پر نثار کرتے ہیں

انھیں کا جلوہ سرِ بزم دیکھتے ہیں پتنگ
انھیں کی یادِ چمن میں ہزار کرتے ہیں

مرے کریم نہ آہو کو قید دیکھ سکے
عبث اسیرِ اَلْم انتشار کرتے ہیں

جو ذرّے آتے ہیں پائے حضور کے نیچے
چمک کے مہر کو وہ شرمسار کرتے ہیں

جو موے پاک کو رکھتے ہیں اپنی ٹوپی میں
شجاعتیں وہ دم کارزار کرتے ہیں

جدھر وہ لگتے ہیں اب اُس میں دل ہول یار ہیں
مہک سے گیسوؤں کی مشکبار کرتے ہیں

حسن کی جان ہو اُس وسعتِ کرم پہ نثار
کہ اک جہان کو اُمیدوار کرتے ہیں



منقبت حضورِ اچھے میاں رضی اللہ عنہ

- | | | |
|--------------------------------|---|--------------------------------|
| سن لو میری التجا اچھے میاں | ✽ | میں تصدق میں فدا اچھے میاں |
| اب کی کیا ہے خدادے بندہ لے | ✽ | میں گدا تم بادشا اچھے میاں |
| دین و دنیا میں بہت اچھا رہا | ✽ | جو تمہارا ہو گیا اچھے میاں |
| اس بُرے کو آپ اچھا کیجیے | ✽ | آپ اچھے میں بُرا اچھے میاں |
| ایسے اچھے کا بُرا ہوں میں بُرا | ✽ | جن کو اچھوں نے کہا اچھے میاں |
| میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے | ✽ | اپنا سب اچھا بُرا اچھے میاں |
| آپ جانیں مجھ کو اس کی فکر کیا | ✽ | میں بُرا ہوں یا بھلا اچھے میاں |
| مجھ بُرے کے کیسے اچھے ہیں نصیب | ✽ | میں بُرا ہوں آپ کا اچھے میاں |
| اپنے منگتا کو بُلا کر بھیک دی | ✽ | اے میں قربانِ عطا اچھے میاں |
| مشکلیں آسان فرما دیجیے | ✽ | اے مرے مشکل کشا اچھے میاں |
| میری جھولی بھر دو دستِ فیض سے | ✽ | حاضرِ در ہے گدا اچھے میاں |
| دمِ قدم کی خیر منگتا ہوں ترا | ✽ | دمِ قدم کی خیر لا اچھے میاں |
| جاں بلب ہوں درِ عصیاں سے حضور | ✽ | جاں بلب کو دو شفا اچھے میاں |
| دشمنوں کی ہے چڑھائی الغیاث | ✽ | ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں |
| نفسِ سرکشِ در پئے آزار ہے | ✽ | ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں |
| شام ہے نزدیک صحرا ہولناک | ✽ | ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں |

- نزع کی تکلیفِ اغوائے عدو ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
وہ سوالِ قبر وہ شکنیں مہیب ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پرسشِ اعمال اور مجھ سا اثم ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بارِ عصیاں سر پہ رعشہ پاؤں میں ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خالی ہاتھ آیا بھرے بازار میں ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
مجرمِ ناکارہ و دیوانِ عدل ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پوچھتے ہیں کیا کہا تھا کیا کیا ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پا شکستہ اور عبورِ پل صراط ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خانِ و خاظمی سے لیتے ہیں حساب ❁ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بھول جاؤں میں نہ سیدھی راہ کو ❁ میرے اچھے رہنما اچھے میاں
تم مجھے اپنا بنا لو بہرِ غوث ❁ میں تمہارا ہو چکا اچھے میاں
کون دے مجھ کو مرادیں آپ دیں ❁ میں ہوں کس کا آپ کا اچھے میاں
یہ گھٹائیں غم کی یہ روزِ سیاہ ❁ مہرِ فرما مہ لقا اچھے میاں
احمدِ نوری کا صدقہ ہر جگہ ❁ منہ اُجالا ہو مرا اچھے میاں
آنکھ نیچی دونوں عالم میں نہ ہو ❁ بول بولا ہو مرا اچھے میاں
میرے بھائی جن کو کہتے ہیں رضا ❁ جو ہیں اس در کے گدا اچھے میاں
ان کی منہ مانگی مرادیں ہوں حصول ❁ آپ فرمائیں عطا اچھے میاں
عمر بھر میں ان کے سایہ میں رہوں ❁ ان پہ سایہ آپ کا اچھے میاں
مجھ کو میرے بھائیوں کو حشر تک ❁ ہو نہ غم کا سامنا اچھے میاں
مجھ پہ میرے بھائیوں پہ ہر گھڑی ❁ ہو کرم سرکار کا اچھے میاں
مجھ سے میرے بھائیوں سے دُور ہو ❁ دُکھ مرض ہر قسم کا اچھے میاں
میری میرے بھائیوں کی حاجتیں ❁ فضل سے کچھ روا اچھے میاں

ہم غلاموں کے جو ہیں لختِ جگر ❁ خوش رہیں سب دائما اچھے میاں
بچپن کا سایہ پانچوں پر رہے ❁ اور ہو فضلِ خدا اچھے میاں
سب عزیزوں سب قریبوں پر رہے ❁ سایہِ فضل و عطا اچھے میاں
غوثِ اعظم قطبِ عالم کے لیے ❁ رد نہ ہو میری دعا اچھے میاں
ہو حسنِ سرکارِ والا کا حسن
کیجیے ایسی عطا اچھے میاں



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



{ردیفِ داؤ}

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو
خاک پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے
جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو
اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو
تاج والوں کی یہ خواہش ہے کہ اُن کے در پر
ہم کو حاصل شرفِ ناصیہ فرسائی ہو
اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو
خلعتِ مغفرت اُس کے لیے رحمت لائے
جس نے خاکِ درِ شہ جاے کفن پائی ہو
یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو
ذکرِ خدام نہیں مجھ کو بتا دیں دشمن
کوئی نعمت بھی کسی اور سے گر پائی ہو
جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو
دیکھیں جاں بخشی لب کو تو کہیں خضر و مسیح
کیوں مرے کوئی اگر ایسی مسیحائی ہو
کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو
بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو



اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو

اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو
کیوں خاکِ بر صورتِ نقشِ کفِ پا ہو
ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو نہ ہو نہ ہو
سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو
اللہ کا محبوب بنے جو تھیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو
دل سب سے اٹھا کر جو پڑا ہو ترے در پر
افقِ دو عالم سے تعلق اُسے کیا ہو
اُس ہاتھ سے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر
جس سے رطبِ سوختہ کی نشوونما ہو
ہر سانس سے نکلے گلِ فردوس کی خوشبو
گر عکسِ گلنِ دل میں وہ نقشِ کفِ پا ہو
اُس در کی طرف اس لیے میزاب کا منہ ہے
وہ قبلہ کونین ہے یہ قبلہ نما ہو
بے چین رکھے مجھ کو ترا دردِ محبت
مٹ جائے وہ دل پھر جسے ارمانِ دوا ہو

یہ میری سمجھ میں کبھی آ ہی نہیں سکتا
ایمان مجھے پھیرنے کو تو نے دیا ہو
اُس گھر سے عیاں نورِ الہی ہو ہمیشہ
تم جس میں گھڑی بھر کے لیے جلوہ نما ہو
مقبول ہیں اُبرو کے اشارہ سے دعائیں
کب تیر کماندارِ نبوت کا خطا ہو
ہو سلسلہ اُلفت کا جسے زُلفِ نبی سے
اُلجھے نہ کوئی کام نہ پابندِ بکلا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل اُن پہ فدا جانِ حسن اُن پہ فدا ہو



NarseeIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



-: دیگر :-

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جائے کیا ہو
یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو
جس بات میں مشہورِ جہاں ہے لبِ عیسیٰ
اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو
ٹوٹے ہوئے دمِ جوش پہ طوفانِ معاصی
دامن نہ ملے اُن کا تو کیا جائے کیا ہو
یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جس کو
اللہ نے اپنے ہی لیے خاص کیا ہو
مٹی نہ ہو برباد پس مرگِ الہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو
منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبیں پر
جو اِن کی رِضا ہو وہی خالق کی رِضا ہو
ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ ٹلا ہے
کچھ کام نہیں اِس سے بُرا ہو کہ بھلا ہو
سو جاں سے گنہگار کا ہو زحمتِ عمل چاک
پردہ نہ کھلے گر ترے دامن سے بندھا ہو
اُبرار نکوکار خدا کے ہیں خدا کے
اُن کا ہے وہ اُن کا ہے جو بد ہو جو بُرا ہو
اے نفس اُغصیں رنج دیا اپنی بدی سے
کیا قہر کیا تو نے ارے تیرا بُرا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی
سرخم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اُٹھا ہو
شاباشِ حسن اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کر آئینہ ایماں کی جلا ہو



دل درد سے بھل کی طرح لوٹ رہا ہو

دل درد سے بھل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو
کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو بھیک لیے راہِ گدا دیکھ رہا ہو
گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو
ہمسایہِ رحمت ہے ترا سایہِ دیوار
رُتبہ سے تنزل کرے تو ظلُّ ہما ہو
موقوف نہیں صبحِ قیامت ہی پہ یہ عرض
جب آنکھ کھلے سامنے تو جلوہ نما ہو
دے اُس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر
منہ پھیر لے جو تشمۂ دیدار ترا ہو
فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو
دیکھا انھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
دیراں ہوں جب آباد مکاں صبحِ قیامت
اُجڑا ہوا دل آپ کے جلوؤں سے بسا ہو
ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو
جب دینے کو بھیک آئے سر کوئے گدایاں
لب پر یہ دعا تھی مرے منگتا کا بھلا ہو
جھک کر انہیں ملنا ہے ہر اک خاک نشیں سے
کس واسطے نیچا نہ وہ دامانِ قبا ہو
تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو
دے ڈالیے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارہ دل درِ حسن کی بھی دوا ہو



{ردیفِ ہائے ہوز}

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

- | | | |
|-----------------------------------|---|-------------------------------|
| عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ | ● | کہ سب جنتیں ہے ثارِ مدینہ |
| مبارک رہے عندلیبو تسمیں گل | ● | ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ |
| بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا | ● | بیاں کیا ہو عز و وقارِ مدینہ |
| مری خاک یارب نہ برباد جائے | ● | پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ |
| کبھی تو معاصی کے خرمن میں یارب | ● | لگے آتشِ لالہ زارِ مدینہ |
| رگِ گل کی جب ناز کی دیکھتا ہوں | ● | مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ |
| ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی | ● | شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ |
| جدھر دیکھے باغِ جنت کھلا ہے | ● | نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ |
| رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے | ● | مرا دل بنے یادگارِ مدینہ |
| حرم ہے اسے ساحۂ ہر دو عالم | ● | جو دل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ |
| دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا | ● | ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ |
| بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم | ● | گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ |
| مرا دل بلبلِ بے نوا دے | ● | خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ |

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنِ افتخارِ مدینہ



{ردیف یا تہتانی}

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے
تمہارے دَر کے کلڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اِسی محتاج خانے سے
ہبِ اسرئی کے دُلہا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے
کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے
نہ کیوں اُن کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے
تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے سے
بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زمیں تھوڑی سی دے دے بہرِ مدفن اپنے کوچے میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے
پلٹتا ہے جو زائر اُس سے کہتا ہے نصیب اُس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے
بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے
نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے
گدا ئی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے
چکوروں سے کہو ماہِ دل آ رہا ہے چمکنے کو
خبر ذروں کو دو مہرِ منور آنے والا ہے
فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے
کہ سلطانِ جہاں محتاجِ پرور آنے والا ہے
کہو پروانوں سے شمعِ ہدایت اب چمکتی ہے
خبر دو بلبلوں کو وہ گل تر آنے والا ہے
کہاں ہیں ٹوٹی اُمیدیں کہاں ہیں بے سہارا دل
کہ وہ فریادِ رسِ بیکس کا یاد آور آنے والا ہے
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاد آور آنے والا ہے
برائیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختارِ کل عالم کا سرور آنے والا ہے
مبارک درد مندوں کو ہو مژدہ بیقراروں کو
قرارِ دل تھکیبِ جانِ مضطر آنے والا ہے

گنہ گاروں نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیعِ روزِ محشر آنے والا ہے
جھکا لائے نہ کیوں تاروں کو شوقِ جلوۂ عارض
کہ وہ ماہِ دل آرا اب زمیں پر آنے والا ہے
کہاں ہیں بادشاہانِ جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرمانروائے ہفت کشور آنے والا ہے
سلاطینِ زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تو نگر آنے والا ہے
یہ سماں ہو رہے تھے مدتوں سے جس کی آمد کے
وہی نوشاہِ با صد شوکت و فر آنے والا ہے
وہ آتا ہے کہ جس کا فدائی عالم بالا
وہ آتا ہے کہ دلِ عالم کا جس پر آنے والا ہے
نہ کیوں ذروں کو ہو فرحت کہ چکا اخترِ قسمت
سحر ہوتی ہے خورشیدِ منور آنے والا ہے

حسن کہہ دے اُنھیں سب امتیٰی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیغمبر آنے والا ہے



جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں اُمت اُن کی

جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں اُمت اُن کی
کب گوارا ہوئی اللہ کو رِقَّت اُن کی
ابھی پھٹتے ہیں جگر ہم سے گنہگاروں کے
ٹوٹے دل کا جو سہارا نہ ہو رحمت اُن کی
دیکھ آنکھیں نہ دکھا مہر قیامت ہم کو
جن کے سایہ میں ہیں ہم دیکھی ہے صورت اُن کی
حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف
جس نے جو پایا ہے پایا ہے بدولت اُن کی
اُن کا کہنا نہ کریں جب بھی وہ ہم کو چاہیں
سرکشی اپنی تو یہ اور وہ چاہت اُن کی
پار ہو جائے گا اک آن میں بیڑا اپنا
کام کر جائے گی محشر میں شفاعت اُن کی
حشر میں ہم سے گنہگار پریشاں خاطر
عفو رحمن و رحیم اور شفاعت اُن کی
خاکِ در تیری جو چہروں پہ ملے پھرتے ہیں
کس طرح بھائے نہ اللہ کو صورت اُن کی

عاصیو کیوں غمِ محشر میں مرے جاتے ہو
سننے ہیں بندہ نوازی تو ہے عادت اُن کی
جلوۂ شانِ الہی کی بہاریں دیکھو
قدراءِ الحق کی ہے شرحِ زیارت اُن کی
بارِغِ جنت میں چلے جائیں گے بے پوچھے ہم
وقف ہے ہم سے مساکین پہ دولت اُن کی
یاد کرتے ہیں عدو کو بھی دعا ہی سے وہ
ساری دنیا سے نرالی ہے یہ عادت اُن کی

ہم ہوں اور اُن کی گلیِ خلد میں واعظ ہی رہیں
اے حسن اُن کو مبارک رہے جنت اُن کی



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



ہم نے تقصیر کی عادت کر لی

- ہم نے تقصیر کی عادت کر لی ❁ آپ اپنے پہ قیامت کر لی
میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا ❁ مرے اللہ نے رحمت کر لی
ذکرِ شہن کے ہوئے بزم میں محو ❁ ہم نے جلوت میں بھی خلوت کر لی
نارِ دوزخ سے بچایا مجھ کو ❁ مرے پیارے بڑی رحمت کر لی
بالِ بیکا نہ ہوا پھر اُس کا ❁ آپ نے جس کی حمایت کر لی
رکھ دیا سرِ قدمِ جاناں پر ❁ اپنے بچنے کی یہ صورت کر لی
نعمتیں ہم کو کھلائیں اور آپ ❁ جو کی روٹی پہ قناعت کر لی
اُس سے فردوس کی صورت پوچھو ❁ جس نے طیبہ کی زیارت کر لی
شانِ رحمت کے تصدق جاؤں ❁ مجھ سے عاصی کی حمایت کر لی
فاقہ مستوں کو شکم سیر کیا ❁ آپ فاقہ پہ قناعت کر لی

اے حسنِ کام کا کچھ کام کیا
یا یوہیں ختم پہ رخصت کر لی



کیا خداداد آپ کی امداد ہے

- کیا خداداد آپ کی امداد ہے ❁ اک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے
مصطفیٰ تو برسرِ امداد ہے ❁ عفو تو کہہ کیا ترا ارشاد ہے
بن پڑی ہے نفس کا فرکیش کی ❁ کھیل بگڑا لو خبر فریاد ہے
اس قدر ہم اُن کو بھولے ہائے ہائے ❁ ہر گھڑی جن کو ہماری یاد ہے
نفسِ امارہ کے ہاتھوں اے حضور ❁ داد ہے بیداد ہے فریاد ہے
پھر چلی بادِ مخالف لو خبر ❁ ناؤ پھر چکرا گئی فریاد ہے
کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی میں چلا ❁ اے مرے والی بچا فریاد ہے
رات اندھیری میں اکیلا یہ گھٹا ❁ اے قمر ہو جلوہ گر فریاد ہے
عہد جو اُن سے کیا روزِ اُلت ❁ کیوں دلِ غافل تجھے کچھ یاد ہے
میں ہوں میں ہوں اپنی اُمت کے لیے ❁ کیا ہی پیارا پیارا یہ ارشاد ہے
وہ شفاعت کو چلے ہیں پیشِ حق ❁ عاصیو تم کو مبارک باد ہے
کون سے دل میں نہیں یادِ حبیب ❁ قلبِ مومن مصطفیٰ آباد ہے
جس کو اُس دَر کی غلامی مل گئی ❁ وہ غم کونین سے آزاد ہے
جن کے ہم بندے وہی ٹھہرے شفیع ❁ پھر دلِ بیتاب کیوں ناشاد ہے
اُن کے دَر پر گر کے پھراٹھانہ جائے ❁ جان و دل قربان کیا اُفتاد ہے
یہ عبادت زاہدو بے حُبِّ دوست ❁ مفت کی محنت ہے سب برباد ہے

ہم صفیروں سے ملیں کیوں کر حسن

سخت دل اور سنگدل صیاد ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



آپ کے در کی عجب توقیر ہے

- آپ کے در کی عجب توقیر ہے ❁ جو یہاں کی خاک ہے اِکسیر ہے
کام جو اُن سے ہوا پورا ہوا ❁ اُن کی جو تدبیر ہے تقدیر ہے
جس سے باتیں کیں اُنھیں کا ہو گیا ❁ واہ کیا تقریر پُر تاثیر ہے
جو لگائے آنکھ میں محبوب ہو ❁ خاکِ طیبہ سرمہٗ تسخیر ہے
صدرِ اقدس ہے خزینہٗ راز کا ❁ سینہ کی تحریر میں تحریر ہے
ذرّہ ذرّہ سے ہے طالعِ نورِ شاہ ❁ آفتابِ حُسن عالم گیر ہے
لطف کی بارش ہے سب شاداب ہیں ❁ ابرِ جوہِ شاہِ عالم گیر ہے
مجرمو اُن کے قدموں پر لوٹ جاؤ ❁ بس رہائی کی یہی تدبیر ہے
یا نبی مشکل کشائی کیجیے ❁ بندۂ در بے دل و دل گیر ہے
وہ سراپا لطف ہیں شانِ خدا ❁ وہ سراپا نور کی تصویر ہے
کان ہیں کانِ کرم جانِ کرم ❁ آنکھ ہے یا چشمہٗ تنویر ہے

جانے والے چل دیئے ہم رہ گئے
اپنی اپنی اے حسنِ تقدیر ہے



نہ ہو مایوس میرے دُکھ درد والے

نہ مایوس ہو میرے دُکھ درد والے
درِ شہ پہ آ ہر مرض کی دوا لے
جو بیمار غم لے رہا ہو سنبھالے
وہ چاہے تو دم بھر میں اس کو سنبھالے
نہ کر اس طرح اے دلِ زار نالے
وہ ہیں سب کی فریاد کے سننے والے
کوئی دم میں اب ڈوبتا ہے سفینہ
خدارا خبر میری اے ناخدا لے
سفرِ خیالِ رُخِ شہ میں اے جاں
مسافرِ نکل جا اُجالے اُجالے
تہی دست و سوداے بازارِ محشر
مری لاج رکھ لے مرے تاج والے
زہے شوکتِ آستانِ معلیٰ
یہاں سر جھکاتے ہیں سب تاج والے
سوا تیرے اے ناخداے غریباں
وہ ہے کون جو ڈوبتوں کو نکالے

یہی عرض کرتے ہیں شیرانِ عالم
کہ تو اپنے کتوں کا کتا بنا لے
جسے اپنی مشکل ہو آسان کرنی
فقیرانِ طیبہ سے آ کر دعا لے
خدا کا کرم دہگیری کو آئے
ترا نام لے لیں اگر گرنے والے
دیرِ شہ پر اے دل مرادیں ملیں گی
یہاں بیٹھ کر ہاتھ سب سے اٹھا لے
گھرا ہوں میں عصیاں کی تاریکیوں میں
خبر میری اے میرے بدرالدجی لے
فقیروں کو ملتا ہے بے مانگے سب کچھ
یہاں جانتے ہی نہیں ٹالے بالے
لگائے ہیں پیوند کپڑوں میں اپنے
اڑھائے فقیروں کو تم نے دوشالے
مٹا کفر کو ، دین چکا دے اپنا
بنیں مسجدیں ٹوٹ جائیں شوالے
جو پیش صنم سر جھکاتے تھے اپنے
بنے تیری رحمت سے اللہ والے
نگاہِ ز چشمِ کرم بر حسنِ کن
بکویت رسید ست آشفتهِ حالے



نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیالِ رحمت تھپک رہا ہے

نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیالِ رحمت تھپک رہا ہے
کہ آج رُک رُک کے خونِ دل کچھ مری مژہ سے ٹپک رہا ہے

لیا نہ ہو جس نے اُن کا صدقہ ملا نہ ہو جس کو اُن کا باڑا
نہ کوئی ایسا بشر ہے باقی نہ کوئی ایسا ملک رہا ہے

کیا ہے حق نے کریم تم کو ادھر بھی اللہ نگاہ کر لو
کہ دیر سے بیٹو! تمہارا تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

ہے کس کے گیسوے مشک بو کی شیمِ عنبر فشانوں پر
کہ جائے نغمہ صغیر بلبل سے مشکِ اُذفر ٹپک رہا ہے

یہ کس کے رُوئے نگو کے جلوے زمانے کو کر رہے ہیں روشن
یہ کس کے گیسوے مشک بو سے مشامِ عالم مہک رہا ہے

حسنِ عجب کیا جو اُن کے رنگِ لیلح کی تہ ہے پیرہن پر
کہ رنگِ پُر نور مہر گردوں کئی فلک سے چمک رہا ہے



مرادیں مل رہی ہیں شادشاد اُن کا سوالی ہے

مرادیں مل رہی ہیں شادشاد اُن کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے
بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے
وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے
منور دل نہیں فیضِ قدومِ شہ سے روضہ ہے
مشبکِ سینہ عاشق نہیں روضہ کی جالی ہے
تمہارا قامتِ کیلتا ہے اِکا بزمِ وحدت کا
تمہاری ذاتِ بے ہمتا مثالی بے مثالی ہے
فروغِ اختر بدر آفتابِ جلوۂ عارض
ضیائے طالعِ بدر اُن کا اُبروے ہلالی ہے
وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

سہارے نے ترے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے
نگہ نے تیر زحمت کے دلِ اُمت سے کھینچے ہیں
مژہ نے پھانس حسرت کی کلیجہ سے نکالی ہے
فقیر و بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکارِ عالی ہے
تجہی کو خلعتِ یکتائی عالم ملاحق سے
ترے ہی جسم پہ موزوں قبائے بے مثالی ہے
نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے
بڑھے کیونکر نہ پھر شکلِ ہلالِ اسلام کی رونق
ہلالِ آسمانِ دیں تری تیغِ ہلالی ہے
فقط اتنا سبب ہے انقراضِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے
خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
اُتر سکتی نہیں تصویر بھی حسنِ سراپا کی
کچھ اس درجہ ترقی پر تمہاری بے مثالی ہے
نہیں محشر میں جس کو دسترسِ آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے
نہ کیوں ہو اتحادِ منزلت مکہ مدینہ میں
وہ بستی ہے نبی والی تو یہ اللہ والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقے میں وہ اللہ والی ہے
وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ
میں اُن کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے
پکاراے جانِ عیسیٰ سن لو اپنے خستہ حالوں کی
مرض نے دردمندوں کی غضب میں جان ڈالی ہے
مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے
غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے
ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنا لی ہے
تمہارے در تمہارے آستیاں سے میں کہاں جاؤں
نہ کوئی مجھ سا بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے
حسن کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے



کرے چارہ سازی زیارت کسی کی

کرے چارہ سازی زیارت کسی کی
بھرے زخمِ دل کے ملاحِت کسی کی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی
کہ دیدارِ حق ہے زیارت کسی کی

نہ رہتی جو پردوں میں صورت کسی کی
نہ ہوتی کسی کو زیارت کسی کی

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی
ہمیں کیا خدا کو ہے اُلفت کسی کی

ابھی پار ہوں ڈوبنے والے بیڑے
سہارا لگا دے جو رحمت کسی کی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت کسی کی

دمِ حشرِ عاصی مزے لے رہے ہیں
شفاعت کسی کی ہے رحمت کسی کی

رہے دل کسی کی محبت میں ہر دم
رہے دل میں ہر دم محبت کسی کی

ترا قبضہ کونین و مافیہا سب پر
ہوئی ہے نہ ہو یوں حکومت کسی کی

خدا کا دیا ہے ترے پاس سب کچھ
ترے ہوتے کیا ہم کو حاجت کسی کی

زمانہ کی دولت نہیں پاس پھر بھی
زمانہ میں بٹی ہے دولت کسی کی

نہ پہنچیں کبھی عقلِ کل کے فرشتے
خدا جانتا ہے حقیقت کسی کی

ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

قمرِ اک اشارے میں دو گلے دیکھا
زمانے پہ روشن ہے طاقت کسی کی

ہمیں ہیں کسی کی شفاعت کی خاطر
ہماری ہی خاطر شفاعت کسی کی

مصیبت زد و شاد ہو تم کہ اُن سے
نہیں دیکھی جاتی مصیبت کسی کی

نہ پہنچیں گے جب تک گنہگار اُن کے
نہ جائے گی جنت میں اُمت کسی کی

ہم ایسے گنہگار ہیں زہدِ والو
ہماری مدد پر ہے رحمت کسی کی

مدینہ کا جنگل ہو اور ہم ہوں زاہد
نہیں چاہیے ہم کو جنت کسی کی

ہزاروں ہوں خورشید محشر تو کیا غم
یہاں سایہ گستر ہے رحمت کسی کی

بھرے جانیں گے غلہ میں اہل عصیاں
نہ جائے گی خالی شفاعت کسی کی

وہی سب کا مالک انہیں کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنت کسی کی

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ پر تصدق
سب اونچوں سے اونچی ہے رفعت کسی کی

اُترنے لگے مَا رَمَيْتْ يَدُ اللَّهِ
چڑھی ایسی زوروں پہ طاقت کسی کی

گدا خوش ہوں خیرِ لک کی صدا ہے
کہ دنِ دُونی بڑھتی ہے دولت کسی کی

فَتَرْضَىٰ نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی

خدا سے دعا ہے کہ ہنگامِ رخصت
زبانِ حسن پر ہو مدحت کسی کی



جان سے تنگ ہیں قیدی غم تنہائی کے

جان سے تنگ ہیں قیدی غم تنہائی کے
صدقے جاؤں میں تری انجمن آرائی کے
بزم آرا ہوں اُجالے تری زیبائی کے
کب سے مشتاق ہیں آئینے خود آرائی کے
ہو غبارِ درِ محبوب کہ گردِ رہِ دوست
جزو اعظم ہیں یہی سرمہِ بینائی کے
خاک ہو جائے اگر تیری تمناؤں میں
کیوں ملیں خاک میں ارمانِ تمنائی کے
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے چمکتے خورشید
لامکاں تک ہیں اُجالے تری زیبائی کے
دلِ مشتاق میں ارمانِ لقا آنکھیں بند
قابلِ دید ہیں اندازِ تمنائی کے
لبِ جاں بخش کی کیا بات ہے سبحان اللہ
تم نے زندہ کیے اعجازِ مسیحائی کے
اپنے دامن میں چھپائیں وہ مرے عیبوں کو
اے زہے بخت مری ذلت و رسوائی کے

دیکھنے والے خدا کے ہیں خدا شاہد ہے
دیکھنے والے ترے جلوہ زیبائی کے
جب غبارِ رہِ محبوب نے عزت بخشی
آئینے صاف ہوئے عینکِ بینائی کے
بار سر پر ہے نقاہت سے گرا جاتا ہوں
صدقے جاؤں ترے بازو کی توانائی کے
عالم الغیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا
صدقے اس شان کی بینائی و دانائی کے
دیکھنے والے تم ہو رات کی تاریکی میں
کان میں سمع کے اور آنکھ میں بینائی کے
عربی نطفے ہیں وہ بے علم جنم کے اندھے
جن کو انکار ہیں اس علم و شناسائی کے
اے حسنِ کعبہ ہی افضل سہی اس در سے مگر
ہم تو خوگر ہیں یہاں ناصیہ فرسائی کے



پردے جس وقت اٹھیں جلوۂ زیبائی کے

پردے جس وقت اٹھیں جلوۂ زیبائی کے
وہ نگہبان رہیں چشمِ تمنائی کے
دھوم ہے فرش سے تا عرش تری شوکت کی
خطبے ہوتے ہیں جہانبانی و دارائی کے
حُسنِ رنگینی و طلعت سے تمہارے جلوے
گل و آئینہ بنے محفل و زیبائی کے
ذرّہ دشتِ مدینہ کی ضیا مہر کرے
اچھی ساعت سے پھریں دنِ شبِ تنہائی کے
پیار سے لے لیے آغوش میں سرِ رحمت نے
پائے انعام ترے در کی جبیں سائی کے
لاشِ احباب اسی در پر پڑی رہنے دیں
کچھ تو ارمان نکل جائیں جبیں سائی کے
جلو گر ہو جو کبھی چشمِ تمنائی میں
پردے آنکھوں کے ہوں پردے تری زیبائی کے
خاکِ پامال ہماری بھی پڑی ہے سرِ راہ
صدقے اے رُوحِ رواں تیری مسیحتی کے

کیوں نہ وہ ٹوٹے دلوں کے کھنڈر آباد کریں
کہ دکھاتے ہیں کمال انجمنِ آرائی کے
زینتوں سے ہیں حسینانِ جہاں کی زینت
زینتیں پاتی ہیں صدقے تری زیبائی کے
نام آقا ہوا جلوب سے غلاموں کے بلند
بالا بالا گئے غمِ آفتِ بالائی کے
عرش پہ کعبہ و فردوس و دلِ مومن میں
شمع افروز ہیں اِکے تری یکتائی کے
ترے محتاج نے پایا ہے وہ شاہانہ مزاج
اُس کی گدڑی کو بھی پیوند ہوں دارائی کے
اپنے ذڑوں کے سیہ خانوں کو روشن کر دو
مہر ہو تم فلکِ انجمنِ آرائی کے
پورے سرکار سے چھوٹے بڑے ارمان ہو سب
اے حسنِ میرے مرے چھوٹے بڑے بھائی کے



دمِ اضطراب مجھ کو جو خیالِ یار آئے

دمِ اضطراب مجھ کو جو خیالِ یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے
تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انھیں سے دُور بھاگے جنھیں تجھ پہ پیار آئے
مرے دل کو دردِ اُلفت وہ سکون دے الہی
مری بے قرار یوں کو نہ کبھی قرار آئے
مجھے نزعِ چین بخشے مجھے موتِ زندگی دے
وہ اگر مرے سرھانے دمِ احتضار آئے
سببِ وفورِ رحمت میری بے زبانیاں ہیں
نہ نفاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے
کھلیں پھولِ اس پھن کے کھلیں بختِ اس چمن کے
مرے گل پہ صدقے ہو کے جو کبھی بہار آئے
نہ حبیب سے محبت کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمھیں جس پہ پیار آئے
مجھے کیا اَلَم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم اَلَم کا
کہ علاجِ غم اَلَم کا میرے غمگسار آئے
جو امیر و بادشاہیں اسی دَر کے سب گدا ہیں
تمھیں شہرِ یار آئے تمھیں تاجدار آئے

جو چمن بنائے بن کو جو چتاں کرے چمن کو
مرے باغ میں الہی کبھی وہ بہار آئے
یہ کریم ہیں وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پر
جسے لینے ہوں دو عالم وہ اُمیدوار آئے
ترے صدقے جائے شاہ یہ ترا ذلیل منگتا
ترے در پہ بھیک لینے سبھی شہر یار آئے
چمک اٹھے خاکِ تیرہ بنے مہر ذرہ ذرہ
مرے چاند کی سواری جو سر مزار آئے
نہ رُک اے ذلیل و رُسوا درِ شہر یار پر آ
کہ یہ وہ نہیں ہیں حاشا جنہیں تجھ سے عار آئے
تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے
گلِ خلد لے کے زاہد تمہیں خارِ طیبہ دے دوں
مرے پھول مجھ کو دیجے بڑے ہوشیار آئے
بنے ذرہ ذرہ گلشن تو ہو خار خار گلبن
جو ہمارے اُجڑے بن میں کبھی وہ نگار آئے
ترے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ
وہ وقار لے کے جائے جو ذلیل و خوار آئے
ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سن کے داتا ہم اُمیدوار آئے
حسن اُن کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ وہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے



تم ہو حسرت نکالنے والے

- تم ہو حسرت نکالنے والے ❁ نامرادوں کے پالنے والے
میرے دشمن کو غم ہو بگڑی کا ❁ آپ ہیں جب سنبھالنے والے
تم سے منہ مانگی آس ملتی ہے ❁ اور ہوتے ہیں ٹالنے والے
لبِ جاں بخش سے چلا دل کو ❁ جان مردے میں ڈالنے والے
دستِ اقدس بجھادے پیاس مری ❁ میرے چشمے اُبالنے والے
ہیں ترے آستاں کے خاک نشین ❁ تخت پر خاک ڈالنے والے
روزِ محشر بنا دے بات مری ❁ ڈھلی بگڑی سنبھالنے والے
بھیک دے بھیک اپنے منگتا کو ❁ اے غریبوں کے پالنے والے
ختم کر دی ہے اُن پہ موزونی ❁ واہ سانچے میں ڈھالنے والے
اُن کا بچپن بھی ہے جہاں پرور ❁ کہ وہ جب بھی تھے پالنے والے
پار کر ناؤ ہم غریبوں کی ❁ ڈوبتوں کو نکالنے والے
خاکِ طیبہ میں بے نشاں ہو جا ❁ اُرے او نام اچھالنے والے
کام کے ہوں کہ ہم کتے ہوں ❁ وہ سبھی کے ہیں پالنے والے
زنگ سے پاک صاف کر دل کو ❁ اندھے شیشے اُجالنے والے
خارِ غم کا حسن کو کھٹکا ہے ❁ دل سے کانٹا نکالنے والے



اللہ اللہ شہ کو نینِ جلالت تیری

اللہ اللہ شہ کو نینِ جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تری عادت تیری
تو ہی ہے مُلکِ خدا ملکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تری
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری
اُس نے حق دیکھ لیا جس نے ادھر دیکھ لیا
کہہ رہی ہے یہ چمکتی ہوئی طلعت تیری
بزمِ محشر کا نہ کیوں جائے بلاوا سب کو
کہ زمانے کو دکھانی ہے وجاہت تیری
عالمِ رُوح پہ ہے عالمِ اجسام کو ناز
چوکھٹے میں ہے عناصر کے جو صورت تیری

جن کے سر میں ہے ہوا دشتِ نبی کی رضواں
اُن کے قدموں سے لگی پھرتی ہے جنتِ تیری
تو وہ محبوب ہے اے راحتِ جاں دل کیسے
ہیزمِ خشک کو ترپا گئی فرقتِ تیری
مہ و خورشید سے دن رات ضیا پاتے ہیں
مہ و خورشید کو چمکاتی ہے طلعتِ تیری
گٹھریاں بندھ گئی پر ہاتھ ترا بند نہیں
بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیتِ تیری
موت آ جائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ اُلفتِ تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورتِ تیری
مجمعِ حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے لگی ہے مجرم کو شفاعتِ تیری
نہ ابھی عرصہٴ محشر نہ حسابِ اُمت
آج ہی سے ہے کمر بستہٴ حمایتِ تیری
تو کچھ ایسا ہے کہ محشر کی مصیبت والے
درد دُکھ بھول گئے دیکھ کے صورتِ تیری
ٹوپیاں تھام کے گر عرشِ بریں کو دیکھیں
اُونچے اُونچوں کو نظر آئے نہ رفعتِ تیری
حُسن ہے جس کا نمک خوار وہ عالم تیرا
جس کو اللہ کرے پیار وہ صورتِ تیری

دونوں عالم کے سب ارمان نکالے تو نے
نکلی اِس شانِ کرم پر بھی نہ حسرت تیری
چمین پائیں گے تڑپتے ہوئے دل محشر میں
غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری
ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے اُن کا تو حسن تیری ہے جنت تیری



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے

باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے
کیا مدینہ پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے
اُن کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
اُن کے اُبرو نہیں دو قلوب کی یکجائی ہے
سگریزوں نے حیاتِ ابدی پائی ہے
ناخنوں میں ترے اعجازِ مسیحائی ہے
سر بالیس اُنھیں رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے
جانِ گفتار تو رفتار ہوئی رُوحِ رواں
دمِ قدم سے ترے اعجازِ مسیحائی ہے
جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حسن و جمال
اے حسین تیری ادا اُس کو پسند آئی ہے
تیرے جلوؤں میں یہ عالم ہے کہ چشمِ عالم
تابِ دیدار نہیں پھر بھی تماشائی ہے

جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے
سر سے پاتک تری صورت پہ تصدق ہے جمال
اُس کو موزونی اعضاء یہ پسند آئی ہے
تیرے قدموں کا تبرکِ یدِ بیضاے کلیم
تیرے ہاتھوں کا دیا فضلِ مسیحائی ہے
دردِ دل کس کو سناؤں میں تمہارے ہوتے
بے کسوں کی اسی سرکار میں سنوائی ہے
آپ آئے تو منور ہوئیں اندھی آنکھیں
آپ کی خاکِ قدم سرمہِ بینائی ہے
نا توانی کا اَلَم ہم ضعفاً کو کیا ہو
ہاتھ پکڑے ہوئے مولا کی توانائی ہے
جان دی تو نے مسیحا و مسیحائی کو
تو ہی تو جانِ مسیحا و مسیحائی ہے
چشمِ بے خواب کے صدقے میں ہیں بیدار نصیب
آپ جاگے تو ہمیں چین کی نیند آئی ہے
باغِ فردوس کھلا فرشِ بچھا عرشِ سجا
اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے
کھیت سرسبز ہوئے پھول کھلے میل دھلے
اور پھر فضل کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے
ہاتھ پھیلائے ہوئے دوڑ پڑے ہیں منگتا
میرے داتا کی سواری سرِ حشر آئی ہے

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

نا اُمیدو تمہیں مژدہ کہ خدا کی رحمت
انہیں محشر میں تمہارے ہی لیے لائی ہے
فرش سے عرش تک اک دُھوم ہے اللہ اللہ
اور ابھی سینکڑوں پردوں میں وہ زیبائی ہے
اے حسنِ حُسنِ جہاں تاب کے صدقے جاؤں
ذّرے ذّرے سے عیاں جلوۂ زیبائی ہے



NafselIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



حاضریِ حرمینِ طیبین

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدرِ یادری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابلِ منہ دکھانے کے
مگر اُن کا کرم ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اِس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے
تصدق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گردِ پھر پھر کر
طوافِ خانہ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے
خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سبکِ اسود کا
ہمارا منہ اور اِس قابلِ عطاے رب اکبر ہے
جو ہیبت سے رُکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھرِ رحمن کا گھر ہے
مقامِ حضرتِ خلتِ پدر سا مہرباں پایا
کلیجہ سے لگانے کو حطیمِ آغوشِ مادر ہے

لگاتا ہے غلافِ پاک کوئی چشمِ پُرِ نم سے
لپٹ کر ملتزم سے کوئی محوِ وصلِ دلبر ہے
وطن اور اُس کا تڑکا صدقے اس شامِ غربی پر
کہ نورِ رُکنِ شامی رُکشِ صبحِ منور ہے
ہوئے ایمان تازہ بوسہ رُکنِ یمانی سے
فدا ہو جاؤں یمن و اِیمنی کا پاک منظر ہے
یہ زمزم اُس لیے ہے جس لیے اس کو پئے کوئی
اسی زمزم میں جنت ہے اسی زمزم میں کوثر ہے
شفا کیوں کرنہ پائیں نیم جاں زہرِ معاصی سے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاقِ اکبر ہے
صفائے قلب کے جلوے عیاں ہیں سعیِ معسی سے
یہاں کی بے قراری بھی سکونِ جانِ مضطر ہے
ہوا ہے پیر کا حج پیر نے جن سے شرف پایا
انہیں کے فضل سے دن جمعہ کا ہر دن سے بہتر ہے
نہیں کچھ جمعہ پر موقوفِ افضال و کرم ان کا
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج حجِ اکبر ہے
حسنِ حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے



سحر چمکی جمالِ فصلِ گل آرائشوں پر ہے

سحر چمکی جمالِ فصلِ گل آرائشوں پر ہے
نسیمِ روح پرور سے مشامِ جاں معطر ہے
قریبِ طیبہ بخشے ہیں تصور نے مزے کیا کیا
مراد دل ہے مدینہ میں مدینہ دل کے اندر ہے
ملائک سر جہاں اپنا جھجکتے ڈرتے رکھتے ہیں
قدم اُن کے گنہگاروں کا ایسی سرزمین پر ہے
ارے اوسونے والے دل ارے اوسونے والے دل
سحر ہے جاگ غافل دیکھ تو عالم منور ہے
سہانی طرز کی طلعتِ نرالی رنگ کی نکلت
نسیمِ صبح سے مہکا ہوا پُر نور منظر ہے
تعالیٰ اللہ یہ شادابی یہ رنگینی تعالیٰ اللہ
بہارِ ہشتِ جنت دشتِ طیبہ پر چھادر ہے
ہوائیں آ رہی ہیں کوچہ پُر نورِ جاناں کی
کھلی جاتی ہیں کلیاں تازگی دل کو میسر ہے

منور چشم زائر ہے جمالِ عرشِ اعظم سے
نظر میں سزِ قہ کی تجلی جلوہ گستر ہے
یہ رفعت درگہ عرشِ آستاں کے قرب سے پائی
کہ ہر سانس ہر ہر گام پر معراجِ دیگر ہے
محرم کی نویں تاریخ بارہ منزلیں کر کے
وہاں پہنچے وہ گھر دیکھا جو گھر اللہ کا گھر ہے
نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے
ہزاروں بے نواؤں کے ہیں جھگٹ آستانہ پر
طلبِ دل میں صداۓ یا رسول اللہ پر ہے
لکھا ہے خامہٴ رحمت نے در پر خطِ قدرت سے
جسے یہ آستانہ مل گیا سب کچھ میسر ہے
خدا ہے اس کا مالک یہ خدائی بھر کا مالک ہے
خدا ہے اس کا مولیٰ یہ خدائی بھر کا سرور ہے
زمانہ اس کے قابو میں زمانے والے قابو میں
یہ ہر دفتر کا حاکم ہے یہ ہر حاکم کا افسر ہے
عطا کے ساتھ ہے مختارِ رحمت کے خزانوں کا
خدائی پر ہے قابو بس خدائی اس سے باہر ہے
کرم کے جوش ہیں بذلِ نعم کے دورِ دورے ہیں
عطاۓ بانوا ہر بے نوا سے شیر و شکر ہے
کوئی لپٹا ہے فرطِ شوق میں روضے کی جالی سے
کوئی گردن جھکائے رعب سے بادیدہ تر ہے

کوئی مشغولِ عرضِ حال ہے یوں شادماں ہو کر
کہ یہ سب سے بڑی سرکار ہے تقدیرِ یاور ہے
کمینہ بندہ درِ عرض کرتا ہے حضوری میں
جو موروثی یہاں کا مدح گستر ہے ثنا گر ہے
تری رحمت کے صدقے یہ تری رحمت کا صدقہ تھا
کہ ان ناپاک آنکھوں کو یہ نظارہ میسر ہے
ذلیلوں کی تو کیا گنتی سلاطینِ زمانہ کو
تری سرکار عالی ہے ترا دربار برتر ہے
تری دولت تری ثروت تری شوکتِ جلالت کا
نہ ہے کوئی زمیں پر اور نہ کوئی آسمان پر ہے
مطاف و کعبہ کا عالم دکھایا تو نے طیبہ میں
ترا گھر بیچ میں چاروں طرف اللہ کا گھر ہے
تجلی پر تری صدقے ہے مہر و ماہ کی تابش
پسینے پر ترے قربانِ رُوح مشک و عنبر ہے
غم و افسوس کا دافع اشارہ پیاری آنکھوں کا
دل مایوس کی حامی نگاہِ بندہ پرور ہے
جو سب اچھوں میں ہے اچھا جو بہتر سے بہتر ہے
ترے صدقے سے اچھا ہے ترے صدقے میں بہتر ہے
رکھوں میں حاضری کی شرم ان اعمال پر کیونکر
مرے امکان سے باہر مری قدرت سے باہر ہے
اگر شانِ کرم کو لاج ہو میرے بیلانے کی
تو میری حاضری دونوں جہاں میں میری یاور ہے

مجھے کیا ہو گیا ہے کیوں میں ایسی باتیں کرتا ہوں
یہاں بھی یاس و محرومی یہ کیوں کر ہو یہ کیوں کر ہے
بلا کر اپنے گُنتے کو نہ دیں چکار کر نکلا
پھر اس شانِ کرم پر فہم سے یہ بات باہر ہے
تذبذبِ مغفرت میں کیوں رہے اسِ ذر کے زائر کو
کہ یہ درگاہِ والا رحمتِ خالص کا منظر ہے
مبارک ہو حسنِ سب آرزوئیں ہو گئیں پوری
اب اُن کے صدقے میں عیشِ ابد تجھ کو میسر ہے



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



یہ نعت پہلی بار 'الرضا' بریلی کے ایک شمارہ میں شائع ہوئی۔

یہ نایاب تحفہ بھی ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے :

عالم ہمہ صورت ہے، گر جان ہے تو تُو ہے
سب ذرّے ہیں گر مہر، درخشاں ہے تو تُو ہے
سب کو ہے خیال اپنا، نہیں کوئی کسی کا
محشر میں اگر اُمّتی گویاں ہے تو تُو ہے
پروانہ کوئی شمع کا، بلبل کوئی گل کا
اللہ ہے شاہد، مرا جاناں ہے تو تُو ہے
طالب ہوں ترا، غیر سے مطلب نہیں مجھ کو
گر دین ہے تو تُو ہے، ایمان ہے تو تُو ہے
عرصات کے میدان میں اے دامنِ سلطاں
مجھ بے سرو سامان کا جو ساماں ہے تو تُو ہے
اے روئے منور کے تصور تیرے قرباں
اک روشنی گورِ غریباں ہے تو تُو ہے
اے چشمِ نبی کون ہے محشر میں حسن کا
ہاں پیشِ خدا غفو کو گریاں ہے تو تُو ہے



ذکر شہادت

بہاروں پر ہیں آج آرائشِ گلزارِ جنت کی
سواری آنے والی ہے شہیدانِ محبت کی
کھلے ہیں گل بہاروں پر ہے پھلوا ری جراحۃ کی
فضا ہر زخم کی دامن سے وابستہ ہے جنت کی
گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہیں اُمت کی
کوئی تقدیر تو دیکھے اُسیراںِ محبت کی
شہیدِ ناز کی تفریحِ زخموں سے نہ کیوں کر ہو
ہوائیں آتی ہیں ان کھڑکیوں سے باغِ جنت کی
کرم والوں نے دُرکھولا تو رحمت نے سماں باندھا
کمر باندھی تو قسمت کھول دی فضلِ شہادت کی
علی کے پیارے خاتونِ قیامت کے جگر پارے
زمین سے آسمان تک دھوم ہے ان کی سیادت کی
زمین کر بلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا
جی ہے انجمنِ روشن ہیں شمعیں نور و غلٹ کی

یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو
یہ وہ شمعیں نہیں رو کر جو کاٹیں راتِ آفت کی
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جانِ تازہ پائیں پروانے
یہ وہ شمعیں ہیں جو ہنس کر گزائیں شبِ مصیبت کی
یہ وہ شمعیں نہیں جن سے فقط اک گھر منور ہو
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے رُوح ہو کا فورِ ظلمت کی
دلِ حور و ملائک رہ گیا حیرت زدہ ہو کر
کہ بزمِ گلِ رُخاں میں لے بلائیں کس کی صورت کی
جدا ہوتی ہیں جانیں جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلسِ وصل و فرقت کی
اسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں
اسی عالم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی
ہوا چھڑکاؤ پانی کی جگہ اشکِ تہیماں سے
بجائے فرشِ آنکھیں بچھ گئیں اہلِ بصیرت کی
ہو اے یار نے سچکھے بنائے پر فرشتوں کے
سبیلیں رکھی ہیں دیدار نے خود اپنے شربت کی
ادھر افلاک سے لائے فرشتے ہارِ رحمت کے
ادھر ساغر لیے حوریں چلی آتی ہیں جنت کی
سجے ہیں زخم کے پھولوں سے وہ رنگین گلہستے
بہارِ خوشنمائی پر ہے صدقے رُوحِ جنت کی
ہوائیں گلشنِ فردوس سے بس بس کر آتی ہیں
نرالی عطر میں ڈوبی ہوئی ہے رُوحِ نکہت کی

دلِ پُر سوز کے سُلگے اگر سوز ایسی حرکت سے
کہ پہنچی عرش و طیبہ تک لپٹ سوزِ محبت کی
ادھر چلن اُٹھی حسنِ ازل کے پاک جلوؤں سے
ادھر چمکی تجلی بدرِ تابانِ رسالت کی
زمین کر بلا پر آج ایسا حشر برپا ہے
کہ کھینچ کھینچ کر مٹی جاتی ہیں تصویریں قیامت کی
گھٹائیں مصطفیٰ کے چاند پر گھر گھر کر آئی ہیں
سیہ کارانِ اُمت تیرہ بختانِ شقاوت کی
یہ کس کے خون کے پیاسے ہیں اُس کے خون کے پیاسے
بجھے گی پیاس جس سے تشنہ کا مانِ قیامت کی
اکیلے پر ہزاروں کے ہزاروں وار چلتے ہیں
مٹادی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی
مگر شیر خدا کا شیر جب بھرا غضب آیا
پَرے ٹوٹے نظر آنے لگی صورتِ ہزیمت کی
کہا یہ بوسہ دے کر ہاتھ پر جوشِ دلیری نے
بہادر آج سے کھائیں گے قسمیں اس شجاعت کی
تصدق ہو گئی جانِ شجاعت سچے تیور کے
فدا شیرانہ حملوں کی ادا پر رُوحِ جرأت کی
نہ ہوتے گر حسین ابن علی اس پیاس کے بھوکے
نکل آتی زمین کر بلا سے نہرِ جنت کی
مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی اُن کو کٹوانا
کہ خواہش پیاس سے بڑھتی ہے رُویت کے شربت کی

شہید ناز رکھ دیتا ہے گردن آبِ خنجر پر
جو موجیں باڑ پر آ جاتی ہیں دریاے اُلفت کی
یہ وقتِ زخم نکلا خوں اچھل کر جسمِ اطہر سے
کہ روشن ہو گئی مشعلِ شبستانِ محبت کی
سرِ بے تن تن آسانی کو شہرِ طیبہ میں پہنچا
تنِ بے سر کو سرداری ملی مُلکِ شہادت کی
حسنِ سنی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیوں کر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روشِ اربابِ سُنّت کی



Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



کشفِ رازِ نجدیت

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری
تیرے نزدیک ہوا کذب الہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری
علمِ شیطان کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
بزمِ میلاد ہو 'کانا' کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری
علمِ غیبی میں مجاہدین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری
یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادتِ تیری
ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغِ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادتِ تیری
ہنس کی چال تو کیا آتی ، گئی اپنی بھی
اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقتِ تیری
کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدد دے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعتِ تیری
تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیعوں سے مدد خواہ ہو علتِ تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگے ملتِ تیری
عبدِ وہاب کا بیٹا ہوا شیخِ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالتِ تیری
اُسی مشرک کی ہے تصنیف 'کتاب التوحید'
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقتِ تیری
ترجمہ اس کا ہوا 'نفویۃ الایمان' نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرتِ تیری
واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقتِ تیری
زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتنِ برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانے میں شرارتِ تیری

ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر مُنڈے ہونگے تو پا جائے گھٹنے ہونگے
سر سے پاتک یہی پوری ہے شباہت تیری
ادعا ہو گا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہو گی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی ٹخیر ہے سنگت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں کے مطابق کر لے
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر تیرا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
مرے پیارے مرے اپنے مرے سنی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں اُنھیں شیطانِ لعین کے پیرو
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اُذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنہیں راحت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
کس لیے، اس لیے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری



مسدسات تمہید ذکر معراج شریف

ساتی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہے ❁ ہم بے کسوں کے حال پہ تجھ کو نظر بھی ہے
جوشِ عطش بھی شدتِ سوزِ جگر بھی ہے ❁ کچھ تلخ کامیاں بھی ہیں کچھ دردِ سر بھی ہے

ایسا عطا ہو جامِ شرابِ طہور کا

جس کے خمار میں بھی مزہ ہو سرور کا

اب دیر کیا ہے بادۂ عرفاں قوام دے ❁ ٹھنڈک پڑے کلیجہ میں جس سے وہ جام دے

تازہ ہو روحِ پیاس بجھے لطفِ تام دے ❁ یہ تشنہ کام تجھ کو دعائیں مدام دے

اُٹھیں سرور آئیں مزے جھوم جھوم کر

ہو جاؤں بے خبر لبِ ساغر کو چوم کر

فکرِ بلند سے ہو عیاں اقتدارِ اوج ❁ چپکے ہزار خامہ سرِ شاخسارِ اوج

ٹپکے گلِ کلام سے رنگِ بہارِ اوج ❁ ہو بات بات شانِ عروج افتخارِ اوج

فکر و خیال نور کے سانچوں میں ڈھل چلیں

مضمون فرازِ عرش سے اُونچے نکل چلیں

اس شانِ اس ادا سے ثنائے رسول ہو ❁ ہر شعر شاخِ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو

خُطار پر سحابِ کرم کا نزول ہو ❁ سرکار میں یہ نذرِ محقر قبول ہو

ایسی تعلیموں سے ہو معراج کا بیاں

سب حاملانِ عرش سنیں آج کا بیاں

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے ❁ فرحت کی آج شام ہے عشرت کی رات ہے

ہم تیرہ اختروں کی شفاعت کی رات ہے ❁ اعزازِ ماہِ طیبہ کی رؤیت کی رات ہے

پھیلا ہوا ہے سرمہِ تسخیر چرخ پر
یا زلف کھولے پھرتی ہیں حوریں ادھر ادھر
دل سوختوں کے دل کا سویدا کہوں اسے ❁ پیر فلک کی آنکھ کا تارا کہوں اسے
دیکھوں جو چشمِ قیس سے لیلیٰ کہوں اسے ❁ اپنے اندھیرے گھر کا اُجالا کہوں اسے
یہ شب ہے یا سوادِ وطن آشکار ہے
مشکیں غلافِ کعبہ پروردگار ہے
اس رات میں نہیں یہ اندھیرا جھکا ہوا ❁ کوئی گلیم پوشِ مراقب ہے با خدا
مشکیں لباس یا کوئی محبوبِ دلربا ❁ یا آہوے سیاہ یہ چرتے ہیں جا بجا
اگر سیاہ مست اٹھا حالِ وجد میں
لیلیٰ نے بال کھولے ہیں صحراے نجد میں
یہ رُت کچھ اور ہے یہ ہوا ہی کچھ اور ہے ❁ اب کی بہارِ ہوش رُبا ہی کچھ اور ہے
روے عروسِ گل میں صفا ہی کچھ اور ہے ❁ چھپتی ہوئی دلوں میں ادا ہی کچھ اور ہے
گلشن کھلائے بادِ صبا نے نئے نئے
گاتے ہیں عندلیب ترانے نئے نئے
ہر ہر کلی ہے مشرقِ خورشیدِ نور سے ❁ لپٹی ہے ہر نگاہِ تجلی طور سے
روہت ہے سب کے منہ پہ دلوں کے سُردر سے ❁ مردے ہیں بے قرارِ حجابِ قبور سے
ماہِ عرب کے جلوے جو اُونچے نکل گئے
خورشید و ماہتابِ مقابل سے ٹل گئے
ہر سمت سے بہارِ نواخوانیوں میں ہے ❁ نیشانِ جو درِ رب گہرا فشانیوں میں ہے
چشمِ کلیمِ جلوے کے قربانیوں میں ہے ❁ غلِ آمدِ حضور کا رُوحانیوں میں ہے
اک دُھوم ہے حبیب کو مہماں بلاتے ہیں
بہرِ براقِ غلد کو جبریل جاتے ہیں



نغمہٴ روح

استمداد از حضرت سلطانِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے کریم بن کریم اے رہنما اے مقتدا ❁ اخترِ برجِ سخاوت گوہرِ درجِ عطا
آستانے پہ ترے حاضر ہے یہ تیرا گدا ❁ لاج رکھ لے دست و دامن کی مرے بہرِ خدا

روے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیہرِ یک نظر کن سوے من

شاہِ اقلیم ولایت سرورِ کیواں جناب ❁ ہے تمہارے آستانے کی زمیں گردوں قباب
حسرتِ دل کی کشاکش سے ہیں لاکھوں اضطراب ❁ التجا مقبول کچھ اپنے سائل کی شتاب

روے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیہرِ یک نظر کن سوے من

سالکِ راہِ خدا کو راہنما ہے تیری ذات ❁ مسلکِ عرفانِ حق ہے پیشوا ہے تیری ذات
بے نوائیاں جہاں کا آسرا ہے تیری ذات ❁ تشنہ کاموں کے لیے بحرِ عطا ہے تیری ذات

روے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیہرِ یک نظر کن سوے من

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہر طرف سے فوجِ غم کی ہے چڑھائی الغیث ❁ کرتی ہے پامال یہ بے دست و پاکی الغیث
پھر گئی ہے شکل قسمت سب خدائی الغیث ❁ اے مرے فریادرس تیری دہائی الغیث

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

منکشف کس پر نہیں شانِ معلیٰ کا عروج ❁ آفتابِ حق نما ہو تم کو ہے زیبا عروج
میں حسیضِ غم میں ہوں امداد ہو شاہا عروج ❁ ہر ترقی پر ترقی ہو بڑھے دونا عروج

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

تا کجا ہو پائمالِ لشکرِ افکارِ روح ❁ تا بکے ترساں رہے بے مونس و غمخوار روح
ہو چلی ہے کاوشِ غم سے نہایت زار روح ❁ طالبِ امداد ہے ہر وقت اے دلدار روح

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

دبدبہ میں ہے فلک شوکتِ ترا اے ماہِ کاخ ❁ دیکھتے ہیں ٹوپیاں تھامے گدا و شاہ کاخ
قصرِ جنت سے فزوں رکھتا ہے عز و وجاہ کاخ ❁ اب دکھا دے دیدہ مشتاق کو للہ کاخ

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

توبہ سائل اور تیرے در سے پلٹے نامراد ❁ ہم نے کیا دیکھے نہیں غمگین آتے جاتے شاد
آستانے کے گدا ہیں قیصر و کسریٰ قباد ❁ ہو کبھی لطف و کرم سے بندہ مضطر بھی یاد

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

نفسِ امارہ کے پھندے میں پھنسا ہوں العیاذ ❁ درِ ترا بیکس پنہ کوچہ ترا عالم ملاذ
رحم فرما یا ملاذی لطف فرما یا ملاذ ❁ حاضرِ در ہے غلامِ آستاں بہر لواذ

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

شہرِ یار اے ذی وقار اے باغِ عالم کی بہار ❁ بحرِ احسانِ رُخسہِ نیسانِ جودِ کردگار
ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں پائمالی سے دوچار ❁ عرض کرتا ہوں ترے در پر پچشمِ اشکبار

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

برسرِ پر خاش ہے مجھ سے عدوے بے تمیز ❁ رات دن ہے درپے قلبِ حزیں نفسِ رنجیز
بتلا ہے سو بلاؤں میں مری جانِ عزیز ❁ حلِ مشکل آپ کے آگے نہیں دشوار چیز

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

اک جہاں سیرابِ ابرِ فیض ہے اب کی برس ❁ ترنواہیں بلبلیں پڑتا ہے گوشِ گل میں رس
ہے یہاں کشتِ تمنا خشک و زندانِ قفس ❁ اے سحابِ رحمتِ حق سوکھے دھانوں پر برس

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

فصلِ گل آئی عروسانِ چمن ہیں سبز پوش ❁ شادمانی کا نواں سنجانِ گلشن میں ہے جوش
جوبنوں پر آ گیا حسنِ بہارِ گل فروش ❁ ہائے یہ رنگ اور ہیں یوں دام میں گم کردہ ہوش

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

دیکھ کر اس نفسِ بد خصلت کے یہ زشتی خواص ❁ سو زغم سے دل پگھلتا ہے مرا شکلِ رصاص
کس سے ماگوں خونِ حسرت ہائے کشتہ کا قصاص ❁ مجھ کو اس موذی کے چنگل سے عطا کچھ خلاص

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

ایک تو ناخن بدل ہے شدتِ افکارِ قرض ❁ اس پر اُعدا نے نشانہ کر لیا ہے مجھ کو فرض
فرض ادا ہو یا نہ ہو لیکن مرا آزار فرض ❁ رد نہ فرماؤ خدا کے واسطے سائل کی عرض

روے رحمت بر متاب اے کام جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

نفسِ شیطان میں بڑھے ہیں سوطرِ کھِلاط ❁ ہر قدم در پیش ہے مجھ کو طریقتِ پل صراط
بھولی بھولی سے کبھی یاد آتی ہے شکلِ نشاط ❁ پیش بارِ کوہِ کاہِ ناتواں کی کیا بساط

روے رحمت بر متاب اے کام جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

آفتوں میں پھنس گیا ہے بندہ دار الحفیظ ❁ جان سے سوکا ہشوں میں دم ہے مضطر الحفیظ
ایک قلبِ ناتواں ہے لاکھ نشتر الحفیظ ❁ المدد اے داد رس اے بندہ پرور الحفیظ

روے رحمت بر متاب اے کام جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

صبح صادق کا کنارِ آسماں سے ہے طلوع ❁ ڈھل چکا ہے صورتِ شبِ حسنِ رخسارِ شمع
طاؤروں نے آشیانوں میں کیے نغے شروع ❁ اور نہیں آنکھوں کو اب تک خوابِ غفلت سے رجوع

روے رحمت بر متاب اے کام جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

بدلیاں چھائیں ہو ابدلی ہوئے شاداب باغ ❁ غنچے چنگے پھول مہکے بس گیا دل کا دماغ
آہ اے جو قفسِ دل ہے کہ محرومی کا داغ ❁ واہ اے لطفِ صبا گل ہے تمنا کا چراغ

روے رحمت بر متاب اے کام جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

آسماں ہے قوسِ فکریں تیر میرا دل ہدف ❁ نفس و شیطان ہر گھڑی کفِ برب و خنجرِ کف
منتظر ہوں میں کہ اب آئی صدا لے لا تحف ❁ سرورِ دیں کا تصدق بحرِ سلطانِ نجف

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

بڑھ چلا ہے آج کل اُحباب میں جوشِ نفاق ❁ خوش مذاقِ ان زمانہ ہو چلے ہیں بد مذاق
سیکڑوں پردوں میں پوشیدہ ہے حسنِ اتفاق ❁ برسرِ پیکار ہیں آگے جو تھے اہلِ وفاق

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

ڈردِ رندوں کا اندھیری رات صحرا ہولناک ❁ راہِ نامعلومِ رعشہ پاؤں میں لاکھوں مغاک
دیکھ کر ابرِ سیہ کو دل ہوا جاتا ہے چاک ❁ آئیے امداد کو ورنہ میں ہوتا ہوں ہلاک

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

ایک عالم پر نہیں رہتا کبھی عالم کا حال ❁ ہر کمالے را زوال و ہر زوالے را کمال
بڑھ چکیں شبِ ہائے فرقت اب تو ہو روزِ وصال ❁ مہرِ ادھر منہ کر کہ میرے دن پھریں دل ہونہال

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

گو چڑھائی کر رہے ہیں مجھ پہ اندوہِ عالم ❁ گو پیاپے ہو رہے ہیں اہلِ عالم کے ستم
پر کہیں چھٹتا ہے تیرا آستانِ تیرے قدم ❁ چارہٴ دردِ دلی مضطر کریں تیرے کرم

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

ہر کمر بستہٴ عداوت پر بہت اہلِ زمن ❁ ایک جاںِ ناتواں لاکھوں الم لاکھوں محن
سن لے فریادِ حسنِ فرما دے امدادِ حسن ❁ صبحِ محشر تک رہے آباد تیری انجمن

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

ہے ترے الطاف کا چرچا جہاں میں چار سو ❁ شہرہٴ آفاق ہیں یہ خصلتیں یہ نیک خو
ہے گدا کا حال تجھ پر آشکارا موبو ❁ آجکل گھیرے ہوئے ہیں چار جانب سے عدو

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

شام ہے نزدیک منزل دور میں گم کردہ راہ ❁ ہر قدم پر پڑتے ہیں اس دشت میں خس پوش جاہ
کوئی ساتھی ہے نہ رہبر جس سے حاصل ہو پناہ ❁ اشک آنکھوں میں قلق دل میں لبوں پر آہ آہ

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من

تاج والوں کو مبارک تاجِ زر تختِ شہی ❁ بادشاہوں ہوئے کس پر پھلی کس کی رہی
میں گدا ٹھہروں ترا میری اسی میں ہے بہی ❁ ظلِ دامن خاک در دہیم و افسر ہے یہی

روے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روے من

حرمتِ روحِ پیمر یک نظر کن سوے من



مناقب حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ الشریف

ہوا ہوں دادِ ستم کو میں حاضرِ دربار ❁ گواہ ہیں دلِ محزون و چشمِ دریا بار
طرح طرح سے ستاتا ہے زمرۂ اشرار ❁ بدیع بہر خدا حرمتِ شہ ابرار
مدار چشمِ عنایتِ زمنِ درلغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغ مدار

ادھرا قاربِ عقاربِ عدوِ اجانب و خویش ❁ ادھر ہوں جوشِ معاصی کے ہاتھ سے دلِ ریش
بیاباں میں کس سے کروں ہیں جو آفتیں درپیش ❁ پھنسا ہے سخت بلاؤں میں یہ عقیدت کیش
مدار چشمِ عنایتِ زمنِ درلغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغ مدار

نہ ہوں میں طالبِ افسر نہ سائلِ دہیم ❁ کہ سنگِ منزلِ مقصد ہے خواہشِ زرو سیم
کیا ہے تم کو خدا نے کریم ابنِ کریم ❁ فقط یہی ہے شہا آرزوے عبدِ اثم
مدار چشمِ عنایتِ زمنِ درلغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغ مدار

ہوا ہے خنجرِ افکار سے جگر گھائل ❁ نفسِ نفس ہے عیاں دمِ شاری بسل
مجھے ہو مہمت اب داروے جراحِ دل ❁ نہ خالی ہاتھ پھرے آستان سے یہ سائل
مدار چشمِ عنایتِ زمنِ درلغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغ مدار

{کلیاتِ حسن} = ذوقِ نعت

تمہارے وصف و ثنا کس طرح سے ہوں مرقوم ❁ کہ شانِ ارفع و اعلیٰ کسے نہیں معلوم
ہے زیرِ تیغِ الم مجھ غریب کا حلقوم ❁ ہوئی ہے دل کی طرف یورشِ سپاہِ ہجوم

مدارِ چشمِ عنایتِ زمن درلغِ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغِ مدار

ہوا ہے بندہ گرفتارِ پنجہٗ صیاد ❁ ہیں ہر گھڑی ستمِ ایجاد سے ستمِ ایجاد
حضور پڑتی ہے ہر روز اک نئی اُفتاد ❁ تمہارے در پہ میں لایا ہوں جور کی فریاد

مدارِ چشمِ عنایتِ زمن درلغِ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغِ مدار

تمام ذڑوں پہ کاشمیں ہیں یہ جود و نوال ❁ فقیر خستہ جگر کا بھی رد نہ کچھ سوال
حسن ہوں نام کو پر ہوں میں سخت بد افعال ❁ عطا ہو مجھ کو بھی اے شاہِ جنسِ حسنِ مال

مدارِ چشمِ عنایتِ زمن درلغِ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسنِ درلغِ مدار



عرضِ سلام

بدرگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

- | | | |
|-------------------------------|---|-------------------------------|
| السلام اے خسروِ دنیا و دیں | ✽ | السلام اے راحتِ جانِ حزیں |
| السلام اے بادشاہِ دو جہاں | ✽ | السلام اے سرورِ کون و مکاں |
| السلام اے نورِ ایماں السلام | ✽ | السلام اے راحتِ جاں السلام |
| اے تھکیں جانِ مضطر السلام | ✽ | آفتابِ ذرّہ پرور السلام |
| درد و غم کے چارہ فرما السلام | ✽ | درد مندوں کے مسیحا السلام |
| اے مرادیں دینے والے السلام | ✽ | دونوں عالم کے اُجالے السلام |
| درد و غم میں مبتلا ہے یہ غریب | ✽ | دم چلا تیری دُہائی اے طیب |
| نبضیں ساقطِ روح مضطر جی ٹڈھال | ✽ | دردِ عصیاں سے ہوا ہے غیرِ حال |
| بے سہاروں کے سہارے ہیں حضور | ✽ | حامی و یادِ ہمارے ہیں حضور |
| ہم غریبوں پر کرم فرمائیے | ✽ | بد نصیبوں پر کرم فرمائیے |
| بے قراروں کے سرہانے آئیے | ✽ | دل فگاروں کے سرہانے آئیے |
| جاں بلب کی چارہ فرمائی کرو | ✽ | جانِ عیسیٰ ہو مسیحائی کرو |
| شام ہے نزدیک، منزل دُور ہے | ✽ | پاؤں کیسے جان تک رنجور ہے |
| مغربی گوشوں میں پھوٹی ہے شفق | ✽ | زردیِ خورشید سے ہے رنگِ فق |

- راہ نامعلوم صحرا پُر خطر ❁ کوئی ساتھی ہے نہ کوئی راہبر
طاوڑوں نے بھی بسیرا لے لیا ❁ خواہش پرواز کو رخصت کیا
ہر طرف کرتا ہوں حیرت سے نگاہ ❁ پر نہیں ملتی کسی صورت سے راہ
سو بلائیں چشمِ تر کے سامنے ❁ یاس کی صورت نظر کے سامنے
دل پریشاں بات گھبرائی ہوئی ❁ شکل پر آفردگی چھائی ہوئی
ظلمتیں شب کی غضب ڈھانے لگیں ❁ کالی کالی بدلیاں چھانے لگیں
ان بلاؤں میں پھنسا ہے خانہ زاد ❁ آفتوں میں مبتلا ہے خانہ زاد
اے عرب کے چاند اے مہرِ عجم ❁ اے خدا کے نور اے شمعِ حرم
فرش کی زینت ہے دم سے آپ کے ❁ عرش کی عزت قدم سے آپ کے
آپ سے ہے جلوہ حق کا ظہور ❁ آپ ہی ہیں نور کی آنکھوں کے نور
آپ سے روشن ہوئے کون و مکاں ❁ آپ سے پُر نور ہے بزمِ جہاں
اے خداوندِ عرب شاہِ عجم ❁ کیجیے ہندی غلاموں پر کرم
ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجیے ❁ تیرہ بختوں کی شفاعت کیجیے
اپنے بندوں کی مدد فرمائیے ❁ پیارے حامی مسکراتے آئیے
ہو اگر شانِ تبسم کا کرم ❁ صبح ہو جائے شبِ دیبِ غم
ظلمتوں میں گم ہوا ہے راستہ ❁ المدد اے خندہ دنداں نما
ہاں دکھا جانا تجلی کی ادا ❁ ٹھوکریں کھاتا ہے پردیسی ترا
دیکھیے کب تک چمکتے ہیں نصیب ❁ دیر سے ہے لو لگائے یہ غریب
ملتی ہوں میں عرب کے چاند سے ❁ اپنے رب سے اپنے رب کے چاند سے
میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی ❁ لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی
تنگ آیا ہو دلِ ناکام سے ❁ اس نکتے کو لگا دو کام سے
آپ کا دربار ہے عرشِ اشتباہ ❁ آپ کی سرکار ہے بے کس پناہ

- | | | | |
|---|--------------------------------|---|---------------------------------|
| ✽ | ما نگتے پھرتے ہیں سلطان و امیر | ✽ | رات دن پھیری لگاتے ہیں فقیر |
| ✽ | غم زدوں کو آپ کر دیتے ہیں شاد | ✽ | سب کو مل جاتی ہے منہ مانگی مراد |
| ✽ | میں تمہارا ہوں گداے بے نوا | ✽ | کچھ اپنے بے نواؤں پر عطا |
| ✽ | میں غلام بچ کارہ ہوں حضور | ✽ | بچ کاروں پر کرم ہے پُر ضرور |
| ✽ | اچھے اچھوں کے ہیں گاہک ہر کہیں | ✽ | ہم بدوں کی ہے خریداری یہیں |
| ✽ | کیجیے رحمتِ حسن پر کیجیے | ✽ | دونوں عالم کی مرادیں دیجیے |



Nafs-e-Islam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



رُبَاعِیَات

جانِ گلزارِ مصطفائی تم ہو ❁ مختار ہو مالکِ خدائی تم ہو
جلوہ سے تمہارے ہے عیاں شانِ خدا ❁ آئینہ ذاتِ کبریائی تم ہو

-: دیگر :-

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا ❁ ایک ایک ہے ان میں ناظمِ نظمِ ہدیٰ
پائے کوئی کیوں کر اس رُبَاعِی کا جواب ❁ اے اہلِ سخن جس کا مصنف ہو خدا

-: دیگر :-

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم ❁ تعزیر کے بے شبہ سزاوار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوت ❁ اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم

-: دیگر :-

خاطی ہوں سیاہ رُو ہوں خطا کار ہوں میں
جو کچھ ہو حسنِ سب کا سزاوار ہوں میں

پر اُس کے کرم پر ہے بھروسہ بھاری
اللہ ہے شاہد کہ گنہگار ہوں میں

-: دیگر :-

اس درجہ ہے ضعف جاں گزائے اسلام
ہیں جس سے ضعیف سب قوائے اسلام
اے مرقوں کی جان کو بچانے والے
اب ہے ترے ہاتھ میں دوائے اسلام

-: دیگر :-

کب تک یہ مصیبتیں اٹھائے اسلام ❁ کب تک رہے ضعف جاں گزائے اسلام
پھر از سرِ نو اس کو توانا کر دے ❁ اے حامیِ اسلام خدائے اسلام

-: دیگر :-

ہے شام قریب چھپی جاتی ہے ضو ❁ منزل ہے بعید تھک گیا رہو
اب تیری طرف شکستہ حالوں کے رفت ❁ ٹوٹی ہوئی آس نے لگائی ہے لو

-: دیگر :-

برسائے وہ آزادہ روی نے جھالے ❁ ہر راہ میں بہہ رہے ہیں ندی نالے
اسلام کے بیڑے کو سہارا دینا ❁ اے ڈوبتوں کے پار لگانے والے

-: دیگر :-

سن احقر افرادِ زمن کی فریاد ❁ سن بندہٗ پابندِ محن کی فریاد
یا رب تجھے واسطہ خداوندی کا ❁ رہ جائے نہ بے اثرِ حسن کی فریاد

-: دیگر :-

جو لوگ خدا کی ہیں عبادت کرتے ❁ کیوں اہلِ خطا کی ہیں حقارت کرتے
بندے جو گنہگار ہیں وہ کس کے ہیں ❁ کچھ دیر اُسے ہوتی ہے رحمت کرتے

-: دیگر :-

دنیا فانی ہے اہلِ دنیا فانی ❁ شہر و بازار و کوہ و صحرا فانی
دل شاد کریں کس کے نظارہ سے حسن ❁ آنکھیں فانی ہیں یہ تماشا فانی

-: دیگر :-

اس گھر میں نہ پابند نہ آزاد رہے
غمگین رہے کوئی نہ دل شاد رہے
تعمیر مکاں کس کے لیے ہوتا ہے
کوئی نہ رہے گا یہاں یہ یاد رہے



﴿اشعار متفرقات﴾

یہ رحمت ہے کہ بے تابانہ آئیں گے قیامت میں
جو غل پہنچا گرفتارِ اُمت کے سلاسل کا

-: دیگر :-

ہے جمالِ حق نما بارہ اماموں کا جمال
اس مبارک سال میں ہے ہر مہینہ نور کا

-: دیگر :-

ملکِ ہفت آسمان کے جبہ سا ہیں ❁ تعالیٰ اللہ یہ رُتبہ آستان کا
ابھی روشن ہوں میرے دل کی آنکھیں ❁ جو سُرمہ ہو غبارِ آستان کا
حسنِ ہم کو نہیں خوفِ معاصی ❁ سہارا ہے شفیعِ عاصیاں کا

-: دیگر :-

خوفِ محشر سے ہے فارغ دلِ مضطر اپنا
کہ ہے محبوبِ خدا شافعِ محشر اپنا

-: دیگر :-

داغِ دل یا دِ دہانِ شہ میں مرجھائیں گے کیا
جن کو دیں کوثر سے پانی گل وہ کھلائیں گے کیا

جس قدم کا عرشِ پامالِ خرامِ ناز ہو
اُس کے نیچے موم یہ پتھر نہ ہو جائیں گے کیا
جن کی پیاری اُگلیوں سے نور کے چشمے بہے
اُن سے عصیاں کے سینے نہ دھل جائیں گے کیا
کوثر و تسنیم کس کے ہیں ہمارے شاہ کے
حشر کے دن پھر ہمیں پیاسے بھی رہ جائیں گے کیا
:- دیگر :-

کیا بیاں ہو عز و شانِ اہلِ بیت
کبریا ہے مدحِ خوانِ اہلِ بیت
:- دیگر :-

لاش میری ہو پڑی یا رب میانِ کوئے دوست
پڑتی ہو اڑ اڑ کے گردِ ہر دانِ کوئے دوست
:- دیگر :-

مولیٰ دکھا دو جلوۂ دیدارِ الغیث
بے چین ہے بہت دلِ بیمارِ الغیث
:- دیگر :-

کیا خوف ہو خورِ ہدِ قیامت کی تپش کا ❁ کافی ہے ہمیں سایہِ دامانِ محمد
ہوتے ہیں فدا مہر و قمرِ حسنِ بیاں پر ❁ پڑھتا ہوں جو مدحِ رُبُّخِ تابانِ محمد

-: دیگر :-

رنگِ چمن آرائی اُڑانے کی ہوا میں
چلتی ہے صبا دامنِ مولیٰ سے لپٹ کر

-: دیگر :-

رو رہا ہوں یادِ دندانِ شہِ تسنیم میں
عینِ دریا میں ہے مجھ کو آبِ گوہر کی تلاش
سایہٴ نخلِ مدینہ ہو زمینِ طیبہ ہو
تختِ زرّیں کی مجھے خواہش نہ افسر کی تلاش
چھوڑ کر خاکِ قدمِ اکسیر کی خواہش کرے
خاک میں مل جائے یا ربِ کیمیا گر کی تلاش
ان لبوں کی یاد میں دل کو فدا کچھ حسن
لعل پتھر ہیں کریں ہم خاک پتھر کی تلاش

-: دیگر :-

ہے شادیِ تجلّیِ جاناں مالِ عشق
کیوں کرنے ہو خوشی سے گوارا مالِ عشق
لا پھول سا قیا کہ گلِ داغ کھل گئے
آئی ہے جو بنوں پہ بہارِ جمالِ عشق
جس کو یہ سرفراز کرے دارِ ہونصیب
کیا کیا بیان کیجیے اوجِ وکمالِ عشق

مدھوشیوں کے لطف اٹھاؤں میں اے حسن
دل پر مرے گرے کہیں برقی جمالِ عشق

-: دیگر :-

شمس العظمیٰ امام اعظم ❁ بدر الفقہاء امام اعظم
مقبول جنابِ مُصطفائی ❁ محبوبِ خدا امام اعظم
چالیس برس نہ سوئے شب بھر ❁ تاج العرفاء امام اعظم
گمراہ ہوں کس طرح مقلد ❁ ہیں راہ نما امام اعظم

-: دیگر :-

کیا کہوں کیا ہیں مرے پیارے نبی کی آنکھیں
دیکھیں اُن آنکھوں نے نورِ اُزلی کی آنکھیں
نیم وا غنچۂ اسرارِ الہی کہیے
یا یہ ہیں نرگس باغِ اُزلی کی آنکھیں
دھل گئی ظلمتِ اعمال پڑی جس پہ نظر
عینِ رحمت ہیں شہِ مطلبی کی آنکھیں
چشمِ بد دُور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ
ہم نے دیکھیں نہ سنیں ایسی کسی کی آنکھیں

-: دیگر :-

کس کا جلوہ نظر آیا مجھ کو ❁ آپ میں دل نے نہ پایا مجھ کو
لب و حسنِ نمکیں کے آگے ❁ نمک و قند نہ بھایا مجھ کو

اے مرے ابرِ کرم ایک نظر ❁ آتشِ غم نے جلایا مجھ کو
جب اٹھا پردہٴ غفلت دل سے ❁ ہر جگہ تو نظر آیا مجھ کو
پردہ کھل جائے گا محشر میں مرا ❁ گر نہ دامن میں چھپایا مجھ کو
کیوں کھلی رہتی ہے چشمِ مشتاق ❁ کون ایسا نظر آیا مجھ کو
کیا کہوں کیسی وہ صورت تھی حسن ❁ جس نے دیوانہ بنایا مجھ کو

-: دیگر :-

گلو! دیکھو ہمارے گل کی نکلت ہو اور ایسی ہو
قرمیری نظر سے دیکھ طلعت ہو اور ایسی ہو
شہا نامِ خدا تیرا تو کیا کہنا کہ خالق کو
ترے پیرو بھی پیارے ہیں محبت ہو اور ایسی ہو

-: دیگر :-

یا رب وہ دل دے جس میں کسی کی ولا نہ ہو
غیر خدا نہ ہو ، کوئی جزِ مصطفیٰ نہ ہو
صورت بنائی حق نے تری اپنے ہاتھ سے
پیارے ترا نظیر نہ پیدا ہوا نہ ہو
اے بوالہوس نصیب تجھے کیا کہاں
جب تک تو خاک پاے حبیبِ خدا نہ ہو
یا رب وہ نخلِ سبز رہے جس کی شاخ میں
جز داغِ عشق اور کوئی گل کھلا نہ ہو

-: دیگر :-

معاذ اللہ اُس دل کو عذابِ حشر کا غم ہو
کہ جس کا حامی و یاور جنابِ غوثِ اعظم ہو
لپ جاں بخش نے دی جانِ تازہ دین و ایمان کو
محی الدین نہ کیوں کر پھر تمہارا اسمِ اعظم ہو
چلا دیتے ہو مردوں کو دلِ مردہ جلا دیجے
تم اِس اُمت میں شاہا یادگار ابنِ مریم ہو

-: دیگر :-

اصحابِ پاک میں ہے شمارِ معاویہ
کیوں کر بیاں ہو عز و وقارِ معاویہ

-: دیگر :-

آپ ہیں ختمِ رسل ختمِ رسالت مہر ہے
آپ آئینہ ہیں وہ تصویرِ پشتِ آئینہ
گر رسالت کی گواہی چاہتے ختمِ رسل
بول اٹھتا طوطی تصویرِ پشتِ آئینہ

-: دیگر :-

غبارِ بے کساں کو کوئی پہنچا دے مدینہ تک
لپٹتا ہے ہر اک دامن سے سب کے پاؤں پڑتا ہے

-: دیگر -:

فانی فانی ہستی فانی ❁ فانی فانی فانی فانی
ہستی کی پھر ہستی کیا ہو ❁ ٹھہری جب یہ فنا بھی فانی
نفسِ کافر ناز ہے کس پر ❁ ہے سب رام کہانی فانی
میرا تیرا کب تک پیارے ❁ میں بھی فانی تو بھی فانی
طعمہٴ خاک ہیں شاہ و گدا سب ❁ تخت و تاج و گدائی فانی
نیست ہیں یہ سب مجنوں عاقل ❁ صحرا فانی بستی فانی
دیکھ لے حالِ حباب و شر کو ❁ دم میں ہو گئی ہستی فانی
ایک بقا ہے ذاتِ خدا کو ❁ باقی ساری خدائی فانی
قولِ حسن سن قولِ حسن ہے ❁ باقی باقی فانی فانی



Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah



تاریخ طبع، نتیجہ فکر عرشِ پیما علی جناب اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ
قبلہ و کعبہ مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا صاحب قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

قوتِ بازوے من سنی نجدی گلن

حاج و زائر حسن سلمہ ذوالہمنن

نعت چہ رنگیں نوشت شعر خوش آئیں نوشت

شعر گو دیں نوشت دور ز ہر ریب وطن

شرع ز شعرش عیاں عرش بہ بیتش نہاں

ستیہ را حرزِ جاں نجدیہ را سر شکن

قلقل ایں تازہ جوش بادہ بہ ہنگام نوش

نور فشاند بگوش شہد چکاں در دہن

کلک رضا سال طبع گفت بہ افصال طبع

ز آنکہ ز اقوال طبع کلک بود نغمہ زن

اوج بہیں محمت جلوہ گہ مرحمت

۱۳۵۲۶

عافیت عاقبت باد نوائے حسن

۱۳۵۲۶

بادِ نوائے حسن بابِ رضاے حسن

۱۳۵۲۶

بابِ رضائے حسن باز بہ جلبِ منن

۱۳۲۶ھ

باز بہ جلبِ منن بازوِ بختِ قوی

۱۳۲۶ھ

بازوِ بختِ قوی نیکِ حجابِ محن

۱۳۲۶ھ

نیکِ حجابِ محنِ فضلِ عفو و نبی

۱۳۲۶ھ

فضلِ عفو و نبیِ جبلِ وی و جبلِ من

۱۳۲۶ھ

-: وَلَهُ زَيْدٌ مُّجَدَّدٌ :-

نعتِ حسنِ آمدہ نعتِ حسن

۱۳۲۶ھ

حُسنِ رضا بادِ بزیں سلام

۱۳۲۶ھ

إِنَّ مَنِ الدُّوقِ لِسُحْرِ هَمِّ

۱۳۲۶ھ

إِنَّ مَنِ الشُّعْرِ لِحِجْمَةِ تَمَامِ

۱۳۲۶ھ

کَلکِ رضا دادِ چناں سالِ آں

یافتِ قبولِ از ہدِ رَأْسِ الانام

۱۳۲۶ھ



﴿تاریخ از تصنیف مصنف﴾

تاریخِ مثنوی شفاعت و نجات
مصنفہ مولانا مولوی محمد محسن صاحب کا کوروی وکیل مین پوری

حسن اپنے محسن کی ہو کچھ ثنا
جو احسان حسنِ طبیعت کا ہو

شفاعت کا لکھا ہے احوال خوب
بیاں کیوں کر اس کی فصاحت کا ہو

دعائیہ تاریخ میں نے کہی
’یہ اچھا ذریعہ شفاعت کا ہو‘

۹۳ ء ۱۸



تاریخ وصال حضرت سیدنا و مولانا شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نور اللہ مرقدہ

جب آلِ رسول بحرِ عرفاں ❁ رونق دہِ خاندانِ برکات
وہ واقفِ رمزِ لا وِ اِلَّا ❁ وہ کاضفِ سرنفی وِ اثبات
عازم ہوئے سوئے دارِ عقبی ❁ اس غم کی گھٹا سے دن ہوا رات
رضوان نے کہی حسن سے تاریخ

’ابِ خلد میں دیکھیے کرامات‘

۶۳۴ + ۶۶۲ --- ۱۲۹۶ھ

-: دیگر :-

اچھے کے پیارے میرے سہارے
باہر بیاں سے اُن کے مناقب

وہ اور شریعت وہ اور طریقت
دودل یک ارماں یک جاں دو قالب

عبد و خدا میں مانند برزخ
مقصود و مقاصد مطلوب و طالب

دریائے رحمت گلزارِ رافت
جانِ مراحم کانِ مواہب

نجم منازل شمع محافل
مہر مشارق ماہِ مغارب

خلق خدا کے کیوں نہ ہوں رہبر
ہیں مصطفیٰ کے فرزند و نائب

ہے اُن کے دم سے عزت کی عزت
تاج مراتب راسِ مناصب

جب اُس قمر نے لی راہِ جنت
تھی اشک افشاں چشمِ کواکب

میں نے کہی یہ تاریخِ رحلت
قطب المشائخ اصل مطالب

۹۶ ھ ۱۲



تاریخ طبع و تالیف رسالہ نگارستانِ لطافت، مصنفہ خود

ہو گیا ختم یہ رسالہ آج
شکر خالق کریں نہ کیوں کر ہم
سن تالیف اے حسن سن لے
”منج“ وصف شہریارِ حرم
۰۲ ۱۳

-: دیگر :-

یہ چند ورقِ نعت کے لایا ہے غلامِ آج
انعام کچھ اس کا مجھے اے بحرِ سخا دو

میں کیا کہوں میری ہے یہ حسرت یہ تمنا
میں کیا کہوں مجھ کو یہ صلہ دو یہ صلہ دو

تم آپ مرے دل کی مرادوں سے ہو واقف
خیرات کچھ اپنی مجھے اے بحرِ عطا دو

ہیں یہ سن تالیف فقیرانہ صدا میں
’والی میں تصدق مجھے مدحت کی جزا دو‘
۱۳۰۲ھ



تاریخ طبع دیوان حضور احمد رضا خان آثم بریلوی

ہے یہ دیوان اُس کی مدحت میں
جس کی ہر بات ہے خدا کو قبول

جس کے قبضہ میں دو جہان کا ملک
جس کے بندوں میں تاجدار شمول

جس پہ قرباں جناں جناں کے چمن
جس پہ پیارا خدا خدا کے رسول

جس کے صدقے میں اہل ایماں پر
ہر گھڑی رحمتِ خدا کا نزول

جس کی سرکار قاضی حاجات
جس کا دربار معطی مامول

یہ ضیائیں اُسی کے دم کی ہیں
یہ سخائیں اُسی کی ہیں معمول

دن کو ملتا ہے روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہے چاندنی کا پھول

اُس کے در سے ملے گدا کو بھیک
اُس کے گھر سے ملے دُعا کو قبول

اے حسن کیا حسن ہے مصرعِ سال
'باغِ اسلام کے کھلے کیا پھول'

۱۳۷۰ء



قطعہ تاریخ وصالِ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدی و بلجائی مرشدی و مولائی
عالیجناب مولانا مولوی سید شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ زمانہ حضرت سید ابوالحسن
جانِ مراد کانِ ہدیٰ شانِ اہتدا

نورِ نگاہ حضرتِ آلِ رسول کے
اچھے میاں کے تحتِ جگر آنکھوں کی ضیا

خود عین نور سیدی عینی کے نور عین
عشق کے دل کے چین مرے درد کی دوا

میرے بزرگ بھی اسی در کے غلام ہیں
میں بھی کمینہ بندہ اسی بارگاہ کا

ما بندہ قدیم و توئی خواجہ کریم
پروردہ تو ایم بھڑاے قدرِ ما

جانِ ظہور اب کوئیِ اخفا کا وقت ہے
حائل جو پردہ بچ میں تھا وہ بھی اٹھ گیا

اَسرار کا ظہور ہو شانِ ظہور سے
اَسْتار سے اُٹھائیے اب پردہِ خفا

اعلان سے دکھائیے وہ قادری کمال
اظہار کچے شوکتِ قدرت کا برملا

دروازے کھول دیجیے امدادِ غیب کے
کاسے لیے کھڑے ہیں بہت دیر سے گدا

یَا سَیِّدِیٰ میں کہہ کے پکاروں بلا کے وقت
تَم لَا تَخْفُ سنا تے ہوئے آؤ سرورا

داتا مرا سوال سنو مجھ کو بھیک دو
منگتا تمہارا تم کو تمہیں سے ہے مانگتا

آیا ہے دُور سے یہی سنتا ہوا فقیر
باڑا بے گاہ حضرتِ نوری کے نور کا

مجھ سا کوئی سقیم نہ تم سا کوئی کریم
میری طلب طلب ہے تمہاری عطا عطا

لُحْد نگاہِ مہر ہو مجھ تیرہ بخت پر
آنکھوں کو نور دل کو عنایت کرو جلا

دارین میں علُو مراتب کرو عطا
تم مظہرِ علی ہو علی مظہرِ علَا

خوش باش اے حسن ترے دشمن ملول ہوں
جس کا گدا ہے تو وہ ہے غم خوار بے نوا

تاریخ اب وصالِ مقدس کی عرض کر
حاصل ہو پورے شعر سے خاطر کا مدعا

’وہ سیدِ ولا گئے جب بزمِ قدس میں
اچھے میاں نے اُٹھ کے گلے سے لگا لیا‘

۲۸۰ + ۸۴۴ ---- ۲۲ ھ ۱۳



قطعہ تاریخ ولادت باسعادت نبیرہ حضرت اخ الاظم عالم اہل سنت
جناب مولانا حاجی محمد احمد رضا خاں صاحب قادری مدظلہم
بخانہ برخوردار مولوی حامد رضا خاں سلمہم اللہ تعالیٰ

- | | | |
|---------------------------------|---|---------------------------------|
| شکر خالق کس طرح سے ہو ادا | ✽ | اک زباں اور نعمتیں بے انتہا |
| پھر زباں بھی کس کی مجھ ناچیز کی | ✽ | وہ بھی کیسی جس کو عصیاں کا مزا |
| اے خدا کیوں کر لکھوں تیری صفت | ✽ | اے خدا کیوں کر کہوں تیری ثنا |
| گنتے والے گنتیاں محدود ہیں | ✽ | تیرے اَلطاف و کرم بے انتہا |
| سب سے بڑھ کر فضل تیرا اے کریم | ✽ | ہے وجودِ اقدسِ خیر الوریٰ |
| ہر کرم کی وجہ یہ فضلِ عظیم | ✽ | صدقہ ہیں سب نعمتیں اس فضل کا |
| فضل اور پھر وہ بھی ایسا شاندار | ✽ | جس پہ سب افضال کا ہے خاتمہ |
| اولیا اس کے کرم سے خاص حق | ✽ | انبیا اس کی عطا سے انبیا |
| خود کرم بھی خود کرم کی وجہ بھی | ✽ | خود عطا خود باعثِ جود و عطا |
| اس کرم پر اس عطا و جود پر | ✽ | ایک میری جان کیا عالم فدا |
| کردے اک نم سے جہاں سیراب فیض | ✽ | جوشِ زن چشمہ کرم کے میم کا |
| جان کہنا مبتذل تشبیہ ہے | ✽ | اللہ اللہ اُس کے دامن کی ہوا |
| جان دی مردوں کو عیسیٰ نے اگر | ✽ | اُس نے خود عیسیٰ کو زندہ کر دیا |
| بے سبب اُس کی عطائیں بے شمار | ✽ | بے غرض اُس کے کرم بے انتہا |

- بادشا ہو ، یا گدا ہو ، کوئی ہو ❁ سب کو اُس سرکار سے صدقہ ملا
- سب نے اس در سے مرادیں پائی ہیں ❁ اور اسی در سے ملیں گی دائما
- جو درِ یاد دل کے صدقہ سے بڑھے ❁ بڑھتے بادل کو گھٹا کہنا خطا
- مَنْ رَانِي وَالْ رُخْ نَ بھیک دی ❁ کیوں نہ گلشن کی صفت ہو دل کشا
- جلوہِ پائے منور کے ثار ❁ مہر و مہ کو کتنا اُونچا کر دیا
- اپنے بندوں کو خدائے پاک نے ❁ اس کے صدقہ میں دیا جو کچھ دیا
- مصطفیٰ کا فضل ہے مسرور ہیں ❁ نعمت تازہ سے عبدالمصطفیٰ
- عالم دیں مقتداے اہل حق ❁ سُنّیوں کے پیشوا احمد رضا
- فصلِ حق سے ہیں فقیرِ قادری ❁ اِس فقری نے اُنھیں سب کچھ دیا
- لُحْتِ دل حامد میاں کو شکر ہے ❁ حق نے بیٹا بخشا جیتا جاگتا
- میں دعا کرتا ہوں اب اللہ سے ❁ اور دعا بھی وہ جو ہے دل کی دعا
- واسطہ دیتا ہوں میں تیرا تجھے ❁ اے خدا از فضل تو حاجت روا
- عافیت سے قبلہ و کعبہ رہیں ❁ ہم غلاموں کے سروں پر دائما
- دولت کونین سے ہوں بہرہ ور ❁ اِرْحُ اعظم - مصطفیٰ - حامد رضا
- نعمتِ تازہ کو دے وہ نعمتیں ❁ کیں جو تو نے خاص بندوں کو عطا
- دوست ان سب کے رہیں آباد و شاد ❁ دشمن بد خواہ غم میں مبتلا
- آفریں طبع رواں کو اے حسن ❁ قطعہ لکھنا تھا قصیدہ ہو گیا
- سن ولادت کے دعائیہ لکھو ❁ دُعا و علم و عمر اقبال و طالع دے خدا



مثنوی در ذکر ولادت شریف حضور سرور عالم ﷺ

- | | | |
|--------------------------------|---|---------------------------------|
| وہ اٹھی دیکھ لو گردِ سواری | ✽ | عیاں ہونے لگے انوارِ باری |
| نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں | ✽ | کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں |
| مَوَدب ہاتھ باندھے آگے آگے | ✽ | چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے |
| فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں | ✽ | یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں |
| یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے | ✽ | یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے |
| یہی ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں | ✽ | یہی بند اَلَم کو توڑتے ہیں |
| اَسیروں کے یہی عقدہ کشا ہیں | ✽ | غریبوں کے یہی حاجت روا ہیں |
| یہی ہیں بے کلوں کی جان کی کل | ✽ | انہیں سے ٹیک ہے ایمان کی کل |
| ٹکلیب بے قراراں ہے انہیں سے | ✽ | قرارِ دل فکاراں ہے انہیں سے |
| انہیں سے ٹھیک ہے سامانِ عالم | ✽ | انہیں پر ہے تصدقِ جانِ عالم |
| یہی مظلوم کی سنتے ہیں فریاد | ✽ | یہی کرتے ہیں ہر ناشاد کو شاد |
| انہیں کی ذات ہے سب کا سہارا | ✽ | انہیں کے دَر سے ہے سب کا گزارا |
| انہیں پر دونوں عالم مر رہے ہیں | ✽ | انہیں پر جانِ صدقے کر رہے ہیں |
| انہیں سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں | ✽ | انہیں سے چاہتی ہیں داد چڑیاں |
| انہیں کو پیڑ سجدے کر رہے ہیں | ✽ | انہیں کے پاؤں پر سر دھر رہے ہیں |
| انہیں کی کرتے ہیں اشجارِ تعظیم | ✽ | انہیں کو کرتے ہیں اَحجارِ تسلیم |

- انہیں کو یاد سب کرتے ہیں غم میں ❁ یہی دکھ درد کھودیتے ہیں دم میں
یہی کرتے ہیں ہر مشکل میں امداد ❁ یہی سنتے ہیں ہر بے کس کی فریاد
انہیں ہر دم خیالِ عاصیاں ہے ❁ انہیں پر آج بارِ دو جہاں ہے
کسے قدرت نہیں معلوم ان کی ❁ مچی ہے دو جہاں میں دھوم ان کی
سہارا ہیں یہی ٹوٹے دلوں کا ❁ یہی مرہم ہیں غم کے گھانکوں کا
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت ❁ کریں خود بخود کی روٹی پر قناعت
فروں رتبہ ہے صبح و شام ان کا ❁ محمد مصطفیٰ ہے نام ان کا
مزین سر پہ ہے تاجِ شفاعت ❁ عیاں ہے جس سے معراج شفاعت
بدن میں وہ عباے نور آگئیں ❁ کہ جس کی ہر ادا میں لاکھ تزیین
کہوں کیا حال نیچے دامنوں کا ❁ جھکا ہے رحمتِ باری کا پلہ
یہی دامن تو ہیں اے جانِ مضطر ❁ چل جائیں گے ہم محشر میں جن پر
سواری میں ہجومِ عاشقان ہے ❁ کوئی چپ ہے کوئی خوفِ غاں ہے
کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے ❁ کوئی ہر گامِ محو التجا ہے
کوئی کہتا ہے حق کی شان ہیں یہ ❁ کوئی کہتا ہے میری جان ہیں یہ
یہ کہتا ہے کوئی بیمارِ فرقت ❁ ترقی پر ہے اب آزارِ فرقت
ادھر بھی اک نظر او تاج والے ❁ کوئی کب تک دلِ مضطر سنبھالے
زِ مہجوری بر آمد جانِ عالم ❁ ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنِ ❁ زِ محروماں چرا فارغ نشینی
بدہ دستے زپا افتادگاں را ❁ بکن دلدارِ دلدادگاں را
بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا ❁ فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا
اُٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل ❁ ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل
خبر تھی جن کے آنے کی وہ آئے ❁ جو زینت ہیں زمانے کی وہ آئے

- فقیرو جھولیاں اپنی سنبھالو ❁ بدھو سب حسرتیں دل کی نکالو
پکڑ لو اِن کا دامن بے نواؤ ❁ مرا ذمہ ہے جو مانگو وہ پاؤ
مجھے اِقرار کی عادت ہے معلوم ❁ نہیں پھرتا ہے سائل اِن کا محروم
کرو تو سامنے پھیلا کے دامن ❁ یہ سب کچھ دیں گے خالی پلکے دامن
حسنِ ہاں مانگ لے جو مانگنا ہو ❁ بیاں کر آپ سے جو مدعا ہو
مرے آقا مرے سردار ہو تم ❁ مرے مالک مرے مختار ہو تم
تصدق تم پر اپنی جان کر دوں ❁ ملیں تو دو جہاں قربان کر دوں
تمہیں افضل کیا سب سے خدا نے ❁ دیا تاجِ شفاعت کبریا نے
تمہیں سے لو لگائے بیٹھے ہیں ہم ❁ تمہارے در پہ آئے بیٹھے ہیں ہم
تمہارا نام ہم کو حرزِ جاں ہے ❁ یہی تو داروے دردِ نہاں ہے
بلا لےجے مدینے میں خدا را ❁ نہیں اب ہند میں اپنا گزارا
تمہارا در ہو اور ہو سر ہمارا ❁ اسی کوچے میں ہو بستر ہمارا
قضا آئے تو آئے اِس گلی میں ❁ رہے باقی نہ حسرت کوئی جی میں
نہ ہو گور و کفن ہم کو میسر ❁ پڑا یوں ہی رہے لاشہ زمیں پر
سگانِ کوچہ پُر نور آئیں ❁ مرے پیارے مرے منظور آئیں
مرے مُردے پہ ہوں آکر فراہم ❁ غذا اپنی کریں سب مل کے باہم
ہمیشہ تم پہ ہو رحمت خدا کی ❁ دعا مقبول ہو مجھ سے گدا کی

تمام شد



مثنوی نامتھام

یا ربؑ تو ہے سب کا مولیٰ ❁ سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ
تیری ثنا ہو کس کی زباں سے ❁ لائے بشر یہ بات کہاں سے
تیری اک اک بات نرالی ❁ بات نرالی ذات نرالی
تیرا ثانی کوئی نہ پایا ❁ ساتھی ساتھی کوئی نہ پایا
تو ہی دے اور تو ہی دلائے ❁ تیرے دیے سے عالم پائے
تو ہی اوّل تو ہی آخر ❁ تو ہی باطن تو ہی ظاہر
کیا کوئی تیرا بھید بتائے ❁ تو وہ نہیں جو فہم میں آئے
پہلے نہ تھا کیا اب کچھ تو ہے ❁ کوئی نہیں کچھ سب کچھ تو ہے
تو ہی ڈبوائے تو ہی اچھالے ❁ تو ہی ڈبوائے تو ہی اچھالے
تجھ پر ذرّہ ذرّہ ظاہر ❁ نیت ظاہر ارادہ ظاہر
تجھ سے بھاگ کے جانا کیسا ❁ کوئی اور ٹھکانا کیسا
تو ہی یاد دلا کے بھلائے ❁ تو ہی بھلا کے یاد دلائے
تو ہی چھٹا دے تو ہی ملا دے ❁ تو ہی گما دے تو ہی پتا دے
کوئی نہ تھا جب بھی تھا تو ہی ❁ تھا تو ہی تو ہو گا تو ہی
تیرے در سے جو بھاگ کے جائیں ❁ ہر پھر تیرے ہی در پر آئیں
تیری قدرت کا ہے نمونہ ❁ نارِ خلیل و بادِ مسیحا
آٹھ پہر ہے لنگر جاری ❁ سب ہیں تیرے در کے بھکاری

نعت شریف کے اشعار جاتے رہے

صانع نے اک باغ لگایا	✽	باغ کو رشک غلد بنایا
غلد کو اس سے نسبت ہو کیا	✽	گلشن گلشن صحرا صحرا
چھائے لطف و کرم کے بادل	✽	آئے بذل و نعم کے بادل
خوب گھریں گھنگھور گھٹائیں	✽	کرنے لگیں غل شور گھٹائیں
لہریں کرتی نہریں آئیں	✽	موجیں کرتی موجیں لائیں
سرد ہوا کے آئے جھونکے	✽	آنکھوں میں نیند کے لائے جھونکے
سبزہ لہریں لیتا نکلا	✽	مینہ کو دعائیں دیتا نکلا
بولے پیپیے کوئل کوکی	✽	ساعت آئی جام و سیو کی
پھرتی ہے بادِ صبا متوالی	✽	پتے پتے ڈالی ڈالی
چپے چپے ہوائیں گھومیں	✽	پتلی پتلی شاخیں جھومیں
فصلِ بہار پر آیا جو بن	✽	جو بن اور گدرا یا جو بن
گل پر بلبل سرو پہ قمری	✽	بولے اپنی اپنی بولی
چنکیں کچی کچی کلیاں	✽	خوشبو نکلی بس گئیں کلیاں
آئیں گھٹائیں کالی کالی	✽	جگنو چمکے ڈالی ڈالی
کیوں کر کہیے بہار کی آمد	✽	آمد اور کس پیار کی آمد
چال میں سو انداز دکھاتی	✽	طرزِ خرامِ ناز اڑاتی
رنگِ رُخ گل رنگ دکھاتی	✽	غم کو گھٹاتی دل کو بڑھاتی
یاس کو کھوتی آس بندھاتی	✽	آنکھ کے رستے دل میں سماتی
گوگنکھٹ اٹھائے شاہد گل کا	✽	رنگ جمائے ساغر و مل کا

- طرزِ تبسم سب کو دکھاتی ❁ فرطِ طرب سے ہنستی ہنساتی
ساتھ میں بادل کالے کالے ❁ مستِ طرب برساتے جھالے
تشنہ لبوں کو پانی دیتی ❁ مژدہ راحت جانی دیتی
ابر سے دو دو چھینٹے لڑتی ❁ برق سے پیہم ہنستی اکڑتی
آتشِ غم پر چھینٹا دیتی ❁ سوختہ دل کی دعائیں لیتی
حسنِ سراپا نور کا عالم ❁ سر سے پا تک حور کا عالم
مستِ جوانی محوِ تجلِ ❁ ابرِ سیہ سے کھولے کاکل
پھول کا سر سے پا تک زیور ❁ شکلِ عروں تازہ معطر
اوڑھے دوپٹے آبِ رواں کا ❁ برق نے جس پر لپکا ٹانکا
لب کی مسی ہے رنگِ سون ❁ غازہ عارضِ جلوہ گلشن
آتشِ گل سے کاجلِ پارا ❁ سرمہ لگایا پیارا پیارا
باغ نے کی پھولوں کی نچھاور ❁ ڈالی لائے پیڑ بنا کر
سنگھی شانہ بنا کر لائی ❁ نہرِ آئینہ دکھانے لائی
غنجوں نے اپنی گٹھری کھولی ❁ کشتی لائے قباے گل کی
غل ہے بادِ بہاری آئی ❁ شاہدِ گل کی سواری آئی
اب کی بہار انداز سے آئی ❁ آئی اور کس ناز سے آئی
پھولے پھول ، عنادل چبکے ❁ گلشن مہکے ، صحرا مہکے
رنگِ خزاں عالم سے ہوا ہے ❁ پھولوں سے گزار بھرا ہے
دامنِ گل چیں دامنِ دامن ❁ بھرنے لگے گلہائے گلشن



قصائد

- آئیں بہاریں برسے جھالے ❁ نغمہ سرا ہیں گلشن والے
شاہد گل کا جو بن اُمدا ❁ دل کو پڑے ہیں جان کے لالے
ابر بہاری جم کر برسا ❁ خوب چڑھے ہیں عدی نالے
کونل اپنی کُوک میں بولی ❁ آئے بادل کالے کالے
حسنِ شباب ہے لالہ و گل پر ❁ قہر ہیں اُٹھتے جو بن والے
پھیلی ہیں گلشن میں ضیائیں ❁ شمع و لگن ہیں سرو اور تھالے
عارضِ گل سے پردہ اٹھا ❁ بلبلِ مضطر دل کو سنبھالے
جوشِ طبیعت روکے تھامے ❁ شوقِ رُؤیت دیکھے بھالے
سن کے بہار کی آمد آمد ❁ ہوش سے باہر ہیں متوالے
بوٹے گل رویانِ کم سن ❁ پیارے پیارے بھولے بھالے
فیضِ ابر بہاری پہنچا ❁ پودے پودے تھالے تھالے
جمع ہیں عقدِ عروسِ گل میں ❁ سب رنگین طبیعت والے
بانٹتی ہے نیرنگی موسم ❁ بزم میں سرخ و سبز دو شالے
نکبت آئی عطر لگانے ❁ پھول نے ہار گلوں میں ڈالے
پچکھے جھلنے والی نسیمیں ❁ بادل پانی دینے والے
گاتے ہیں مل مل کے عنادل ❁ سہرا مبارک ہو ہریالے

- ایسی فصل میں جوشِ طبیعت ❁ کس سے سنہلے کون سنہالے
آنکھ نے کیا کیا دل کو اُبھارا ❁ تارِ نظر نے ڈورے ڈالے
کیسا موسمِ پیارا موسم ❁ اُس پر نورِ سحر کے اُجالے
شمعوں کے چہروں پہ سپیدی ❁ تارے رُخصت ہونے والے
ٹلے اپنے گھروں سے مسافر ❁ گھر بھر کر کے خدا کے حوالے
آئی کان میں بانگِ مؤذن ❁ چونکے مسجد جانے والے
پہلے کچھ احباب سے مل کر ❁ ہجر کی شب کے رونے والے
کوئی کسی سے طالبِ رخصت ❁ درد انگیز کسی کے نالے
عشق سراپا عجز و زاری ❁ حسن و نازش رد سوالے
خواب ہوئے آنکھوں سے رُخصت ❁ نیند سے چونکے سونے والے
ساقی نے میخانہ کھولا ❁ سائل آئے جھولی ڈالے
دیکھیے بادہ کشوں کی آمد ❁ لب پہ دعا ہاتھوں میں پیالے
خواہشِ مے میں سب کی زباں پر ❁ تیرے صدقے اے متوالے
داتا آج پیالا بھر دے ❁ ہم سے فقیروں کی بھی دعا لے
خشکی لب سے دم ہے لبوں پر ❁ پیارے کب تک ٹالے بالے
شوق کو ہم بہلائیں کہاں تک ❁ لا اے پینے پلانے والے
گہرا سا اک جامِ عطا کر ❁ جھوم کر آئیں کیف نرالے
رنگ پہ پھر آ جائیں ترنگیں ❁ لطفِ سُرور سے رُوحِ مزا لے
غرضِ پا کے ہاتھوں مے کش ❁ خوب مزے گر گر کر اٹھالے
جب ہوں قائلِ تیزی مے کے ❁ ہاتھ میں اڑ کر آئیں پیالے
کہتے اُٹھے ہر رند سے بادل ❁ دل کو بڑھائے غم کو گھٹالے
پینا کیسا پلانا کیسا ❁ آج تو حوضِ مے میں نہالے

- ہاں اے لغزشِ پا کے شیدا ❁ گرتے گرتے لطف اُٹھالے
بادہ و حسنِ دل کش گلشن ❁ بے خود ہیں سب دیکھنے والے
ایسی فصل میں بخت نے ہم کو ❁ ڈال دیا صیاد کے پالے
سوئے فراق نے آگ لگا دی ❁ آتش گل نے چھالے ڈالے
ہجر میں بارشِ ابرِ غضب ہے ❁ پڑتے ہیں زخمی دل پر بھالے
آگ لگاؤ ایسے مینہ کو ❁ جلتے ہیں اور بھی جلنے والے
فصل بہاراں صحنِ گلستاں ❁ کوئے رقیب و ماہِ جمالے
اے تری قدرت دیدہ تر کو ❁ آنکھیں دکھائیں ندی نالے
سوئے جدائی کس کو سناؤں ❁ پڑ گئے کام و زباں میں چھالے
کنجِ قفسِ آلامِ جدائی ❁ گوشہٴ عزلتِ ماہِ خیالے
آئے ترس اس دکھ پر کس کو ❁ مجھ بے کس کی کون دعا لے
پہنچے **دشت** تو نہ ہوا شل ❁ زخم ہوئے چھل چھل کر آئے
جو کچھ گزری جو کچھ بیتی ❁ کس سے کہیں دکھ بھرنے والے
اے ظالم اے دردِ جدائی ❁ اب تو پڑے ہیں تیرے پالے
جانِ غضب میں ہے ترے ہاتھوں ❁ دل میں چٹکی لینے والے
ناؤ میں خاک کہاں سے آئی ❁ کھانا ہے تو ظالم کھالے
تیرے بس میں قید ہوئے ہیں ❁ جتنا ستایا جائے ستا لے
ملدے ہونٹوں کو آہ و فغاں پر ❁ خاموشی کو باتیں سنا لے
اُن سے کریں گے تیری شکایت ❁ ہم ہیں جن کے ناز کے پالے
سب کے حامی سب کے یاور ❁ جان کی راحت دل کے اُجالے
عرض کروں اب مطلعِ ایسا ❁ دل سے جو خارِ الم کو نکالے



مطلع دیگر

- چھائے غم کے بادل کالے ❁ میری خبر اے بدرِ دُجی لے
گرتا ہوں میں لغزشِ پا سے ❁ آ اے ہاتھ پکڑنے والے
زُلف کا صدقہ تشنہ لبوں پر ❁ برسا مہر و کرم کے جھالے
خاک مری پامال ہو کب تک ❁ نیچے نیچے دامن والے
پھرتا ہوں میں مارا مارا ❁ پیارے اپنے در پہ بٹالے
کام کیے بے سوچے سمجھے ❁ راہ چلا بے دیکھے بھالے
ناری دے کر خط غلامی ❁ تجھ سے لیں جنت کے قبالے
تو ترے احساں میرے یاور ❁ ہیں مرے مطلب تیرے حوالے
تیرے صدقے تیرے قرباں ❁ میرے آس بندھانے والے
بگڑی بات کو تو ہی بنائے ❁ ڈوبتی ناؤ کو تو ہی سنبھالے
تم سے جو مانگا فوراً پایا ❁ تم نہیں کرتے ٹالے بالے
وسعتِ خوانِ کرم کے تصدق ❁ دونوں عالم تم نے پالے
دیکھیں جنہوں نے تیری آنکھیں ❁ وہ ہیں حق کے دیکھنے والے
تیرے عارض گورے گورے ❁ شمس و قمر کے گھر کے اُجالے

- اُبر لطف و غلافِ کعبہ ❁ تیرے گیسو کالے کالے
آفت میں ہے غلامِ ہندی ❁ تیری دُہائی مدینے والے
تہا میں اے حامی بے کس ❁ سینکڑوں ہیں دُکھ دینے والے
تیرے لطف ہوں میرے یاور ❁ تیرا قہر عدو کو جا لے
آج ہے پیشی میں ہوں مجرم ❁ زیرِ دامن مجھ کو چھپا لے
روزِ حساب اور مجھ سا عاصی ❁ میری گبڑی بات بنا لے
تورے بل بل جاؤں کھویا ❁ ندیا گہری تیا ہالے
گھر گھر آئے گم کے بدرا ❁ حیرا کانپت کملی والے
رین اندھیری دُور نگریا ❁ توری دہائی جگ اُجیالے
تن من دھن کی سدھ بدھ بھری ❁ موری کھمیا مورے پیالے
نیناں کے بلہاری جاوے ❁ درس بھچا جو منگتا لے
وا کو سمندر پار ہو جا دو ❁ جا کو ڈرا ویں ندی نالے
اپنے حسین و حسن کے حسن کو ❁ زہرِ کرب و بلا سے بچا لے





قصیدہ در مدح حضرت مولانا فضل رسول صاحب قادری مجیدی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

{راقم الحروف کو یہ قصیدہ فضیلۃ الشیخ مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری بدایونی دامت برکاتہم القدسیہ (فاضل جامعۃ الازہر و ولی عہد خانقاہ قادریہ، بدایوں شریف) نے عطا فرمایا۔ یہ قصیدہ ذوقِ نعت بارِ پنجم مطبوعہ علیگ یونیورسٹی لائبریری لکھنؤ اور مطبوعہ حزب الاحناف، لاہور میں بھی شامل تھا۔

قبلہ اُسید الحق صاحب نے راقم کے نام مکتوب میں اس قصیدہ کا جو تعارف لکھا وہ ہدیہ قارئین ہے :
'یہ قصیدہ شاعر نے سیف اللہ المسلمول مولانا شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کے سالانہ عرس کے موقع پر ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ کو درگاہ قادریہ بدایوں شریف میں خود پیش کیا تھا، اُس سال عرس میں پیش کردہ تمام نعتیہ اور مقبہ کلام اگلے سال کے عرس ۱۳۰۱ھ میں 'ماہ تابانِ اوجِ معرفت' کے تاریخی نام سے شائع کر دیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بھی پابندی سے ہر سال اس عرس میں شرکت فرمایا کرتے تھے؛ چنانچہ سنہ ۱۳۰۰ھ والے عرس میں بھی آپ شریک تھے، اور اس موقع پر آپ نے سیف اللہ المسلمول کی مدح میں دو عربی قصیدے نظم فرمائے تھے، یہ دونوں عربی قصیدے خود اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے قلم سے لکھے ہوئے کتب خانہ قادری میں محفوظ ہیں، ان میں سے ایک قصیدہ (دالیہ) 'ماہ تابانِ اوجِ معرفت' میں شائع کر دیا گیا تھا۔ قصیدہ دالیہ کے آخر میں ایک شعر میں دو تاریخیں برآمد فرمائی ہیں، پہلے مصرع میں صاحبِ عرس حضرت سیف اللہ المسلمول کی سنہ وفات ۱۲۸۹ھ برآمد ہوتی ہے جب کہ دوسرے مصرع سے عرس کی تاریخ سنہ ۱۳۰۰ھ نکلتی ہے، شعر درج ذیل ہے :

فضل الرسول مؤبد ❁ یا فضل عرس اماجدا

قصیدہ پیش خدمت ہے: {

ساقیا کیوں آج رندوں پر ہے تو نا مہریاں
کیوں نہیں دیتا ہمیں جامِ شرابِ ارغواں
تشنہ کاموں پر ترس کس واسطے آتا نہیں
کیوں نہیں سنتا ہے مے خواروں کی فریاد و فغاں
جام کیوں ادھڑے پڑے ہیں کیوں ہیں منہ شیشوں کے بند
عقدہ لاطل بنا ہے کیوں ہر اک خُم مے کا دہاں
کیوں صدا قلقل کی مینا سے نہیں ہوتی بلند
کیوں اُداسی چھا رہی ہے کیوں ہوئی سوئی دکان
کیوں ہے مہر خامشی منہ پر سُنو کے جلوہ ریز
کچھ نہیں کھلتا مجھے کیسا بندھا ہے یہ سماں
کس قدر اعضا شکن ہے یہ خمارِ جاں گسل
ہے جمائی پر جمائی ٹوٹی ہیں ہڈیاں
کیا غضب ہے تجھ کو اس حالت پہ آتا نہیں
خشک ہے منہ میں زباں آتی ہیں پیہم بچکیاں
آمدِ بادِ بہاری ہے گلستاں کی طرف
فصلِ گلشن کر رہی ہے کیا ہی رنگ آمیزیاں
ابر کی آنکھیلیوں سے جو بنوں پر ہے بہار
پڑ رہی ہیں پیاری پیاری منھی منھی بوندیاں
چار جانب سے گھٹاؤں نے بڑھائے ہیں قدم
تو سن بادِ صبا پر لی ہے راہِ بوستاں
جشنِ گل کا شور ہے فصلِ چمن کا زور ہے
ابر اٹھا ہے گر جتا کوندتی ہیں بجلیاں

نکلنے کی باندھے ہوئے زگس تماشا پر ہے لوٹ
محو وصف جلوہ گلشن ہے سون کی زباں
شاخِ گل پر بلبلیں ہیں نغمہ سنجِ فصلِ گل
سرو پر بیٹھی ہوئی کرتی ہیں کُسو کُسو قمریاں
اس قدر ہے جوشِ پر حسنِ عروں گل کہ آج
باغ میں ملتی نہیں بلبل کو جاے آشیاں
ٹھنڈی ٹھنڈی پیاری پیاری چلتی ہے بادِ نسیم
جھومتی ہیں وجد میں کیا کیا چمن کی ڈالیاں
مست و بے خود بیٹھے ہیں مرغانِ گلشن شاخ شاخ
کر رہے ہیں اپنی اپنی لے میں مدحتِ خوانیاں
تا کہ دیکھے گل کا جو بن زگسِ مخمور بھی
سوتے سوتے چونک کر اٹھی ہے ملتی اکھڑیاں
دیتے ہیں غنچے چمک کر یہ صدا ہر سمت سے
ہم بھی دیکھیں گے ذرا فصلِ بہاری کا سماں
کب ہیں یہ شبنم کے قطرے بر گِ گل پر آشکار
ہیں عروں گل کے کانوں میں جڑاؤ پیتاں
گدگداتی ہے مرے دل کو ہوائے مے کشی
آرزوئیں کر رہی ہیں کس قدر اکھیلیاں
حسرتیں کہتی ہیں ہم کو کس پہ چھوڑا آپ نے
خواہشیں کرتی ہیں شکوے کیوں ہوئے نامہرباں
دیر کا رخسارِ خیر میں اس درجہ کرتا ہے کوئی
ہاں خدا را ساقیا ارحم بحالِ نیم جاں

چار دن کی چاندنی ہے یہ اندھیرا پاکھ ہے
پھر کہاں ہم اور کہاں یہ دُختِ رز کی شوخیاں
پانی پی پی کر دعا دوں تجھ کو گر پاؤں مراد
دیر کیوں کرتا ہے پیارے فصلِ گلشن پھر کہاں
دے کوئی ساغر چھلکتا سا شرابِ تند کا
بول بالا ہو ترا اے ساتیِ حاتمِ نشان
مدح کرتا ہوں میں اب اک رہنما کے عرس کی
چھوڑ کر فکرِ خط و خالِ حسینانِ جہاں
واہ وا کیا عرس ہے، کیا عرس ہے کیا عرس ہے
جس میں ہیں تشریفِ فرما غوث و ابدالِ جہاں
سر جھکائے بیٹھے ہیں حلقہ کیے سارے مرید
حالِ دل کرتے ہیں سرکارِ معلیٰ میں عیاں
ہر ادا سے انکشافِ معنی و مقصود ہے
ہو رہا ہے کیا لطیفوں میں عیاں سر نہاں
ہے کہیں ذکرِ جلی تو ہے کہیں ذکرِ خفی
اپنے اپنے حال میں مصروف ہیں پیر و جوان
دل کے آئینوں کی صیقلِ ذکرِ اڑہ سے کہیں
ہیں کسی جا ذکرِ قمری کی عیاں رنگینیاں
ضربِ اَلَا اللہ سے کرتا ہے کوئی دل کو صاف
ہے کہیں اثباتِ نفی غیر کا لا سے عیاں
سب کو منہ مانگی مرادیں ملتی ہیں اس عرس میں
آتے ہیں روتے ہوئے جاتے ہیں ہشتے شادماں

اس طرف ایسی بہاریں اس طرف حکمِ خدا
جاتی ہے سرِ پیتی اس بزم سے عمرِ رواں
کچھ خبر بھی ہے تجھے اے دل یہ کس کا عرس ہے
پائی اس محفل نے کس سے زیبِ وزین و عروشاں
طالبِ مطلوبِ یزداں حضرتِ فضلِ رسول
موردِ فضلِ رسول و رحمِ خلاقِ جہاں
سالکِ راہِ حقیقت رہو مقصودِ شرع
رہنمائے گمراہاں و پیشواے مرشداں
حاکمِ اصلِ فروع و عالمِ رمزِ اصول
واقفِ حالِ حقیقت کا شہِ سرِّ نہاں
حاجیِ دین پیغمبرِ ماحیِ بنیادِ کفر
زاہدِ زینِ عبادت و اعظِ شیواِ بیاں
آفتابِ چرخِ علم و ماہتابِ برجِ حلم
گوہرِ درجِ شرفِ یاقوتِ کاینِ عز و شاں
شاہِ دہیمِ جلال و خسروِ تختِ کمال
نائبِ شاہنشاہِ کونینِ فخرِ مرسلان
انجمنِ آراے شرع و شمعِ بزمِ معرفت
زینتِ بہستانِ فقر و زیبِ گلزارِ جنان
سیفِ مسلولِ حقیقتِ فارسِ مضمارِ فقر
طلعتِ شمعِ ہدایتِ مقتداے سالکان
مزرعِ اسلام کو ابرِ کرمِ ذاتِ جناب
خرمنِ ادیانِ باطل کو ہے برقی بے اماں
حاضرِ عرسِ معلیٰ ہیں بہت اربابِ علم
وہ پڑھوں مطلعِ کہ سن کر سن ہوں سب اہلِ زباں

مطلع

گر کبھی فرمائے تو توحیدِ واحد کا بیاں
کہہ دے ہندوے فلک بھی ٹھیک ہے یہ بے گماں
دی خدائے پاک نے تجھ کو حیاتِ بے ممت
لایموتون ہے تیری شان میں اے جانِ جاں
دین پیغمبر کو تیری ذات سے ہے تقویت
تیرے جلوؤں سے منور خطِ ہندوستان
تیرے اچھے ہونے میں کس کو رہی جائے سخن
تیرے مرشد کے ہیں مرشد حضرتِ اچھے میاں
ملحدوں کو بات تیری سیف ہے جبار کی
معتقد کو قول تیرا موجبِ امن و اماں
دے جو کچھ دینا ہو شاہا اس کے جلد و میں مجھے
تیرے در پہ لے کے آیا ہوں قصیدۂ ارغماں
ہو دعائے خیر میری دین و دنیا کی قبول
یہ صلہ پائے شہا تیرا گدائے آستان
اے حسن اب کر دعا اللہ سے با التجا
کیا عجب ہے گر کہیں آ میں گروہِ قدسیاں
یا خدا جب تک ہے مہر و ماہ میں جلوہ گری
دہر میں قائم رہے جب تک یہ دورِ آسماں
گنجِ خلوت میں ہو جب تک زاہد گوشہ نشین
شمع کو حاصل ہیں جب تک انجمنِ آرائیاں

کعبہ کے در پر ہے جب تک فرقِ زاہد سجدہ ریز
شاغلِ حمدِ خدا جب تک رہیں کرو بیاں
جلوۂ وحدت رہے کثرت میں جب تک آشکار
صوفیوں کا دہر میں جب تک رہے نام و نشان
مولوی عبد قادر زیب سجادہ رہیں
تالیعِ فرمانِ والا ہو ہر اک پیر و جواں
دے مدد اقوالِ والا کو کلامِ اللہ پاک
پیش حضرت قولِ دشمن کا ہو شاخِ زعفران
ان کے دشمن کو ہمیشہ کلفت و کربت نصیب
جو دعا گو ہیں رہیں فرحت نصیب و شادماں

-: از عاجز زید شوقہ :-

دنیا و دیں کے اس کے مقاصد حصول ہیں
جس کی مدد پہ حضرت فضلِ رسول ہیں
منکر تری فضیلت و جاہ و جلال کی
بے دیں ہیں یا حسود ہیں یا بوالفضل ہیں
حاضر ہوئے ہیں مجلسِ عرسِ حضور میں
کیا ہم پہ حق کے لطف ہیں فضلِ رسول ہیں
کافی ہے خاک کرنے کو یک نالہ رسا
دفترِ اگرچہ نامہ عصیاں کے طول ہیں
خاکِ درِ حضور ہے یا ہے یہ کیمیا
یہ خارِ راہ ہیں کہ یہ جنت کے پھول ہیں



یہ قصیدہ نذیر احمد خان دہلوی مقلد سید احمد خان کوئی کے قطعہ کے رد میں ہے :

توانائی نہیں صدمہ اُٹھانے کی ذرا باقی
نہ پوچھو ہائے کیا جاتا رہا کیا رہ گیا باقی
زمانے نے ملائیں خاک میں کیفیتیں ساری
بتا دو گر کسی شے میں رہا ہو کچھ مزا باقی
نہ اب تاثیرِ مقناطیس حسنِ خوب رویاں میں
نہ اب دل کش نگاہوں میں رہا دل کھینچتا باقی
نہ جلوہ شاہدِ گل کا نہ غلِ فریادِ بلبل کا
نہ فضلِ جاں فزا باقی نہ باغِ دل کشا باقی
نہ جو بن شوخیاں کرتا ہے اُونچے اُونچے سینوں پر
نہ نیچی نیچی نظروں میں ہے اندازِ حیا باقی
کہاں وہ قصرِ دل کش اور کہاں وہ دلربا جلے
نہ اس کا کچھ نشاں قائم نہ اس کا کچھ پتا باقی
کہاں ہیں وہ چلا کرتے تھے جن کے نام کے سکے
نشاں بھی ہے زمانہ میں اب ان کے نام کا باقی
کہاں ہیں وہ کہ جن کے دم سے تھے آباد لاکھوں گھر
خدا شاہد جو ان کی قبر کا بھی ہو پتا باقی
شجاعت اپنے سر پر ڈالتی ہے خاکِ میداں کی
نہ کوئی صفِ شمنِ باقی نہ کوئی سُورما باقی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سحر جا کر اسے دیکھا تو سناٹا نظر آیا
وہ محفل جس میں شب کو تھی نہ تل رکھنے کی جا باقی
نہ کل تک نیند آتی تھی جنہیں بے فرش کل سے کل
نہیں آج ان غریبوں کے گھروں میں بوریا باقی
جنہیں سب جانِ جاں کہتے تھے جن پر جان جاتی تھی
فنا کے ہاتھ سے گئے دن رہی ان کی بقا باقی
مبارک دل مبارک آرزو ہے حکمِ عنقا میں
نہ اب وہ دل ہی باقی ہے نہ دل کا مدعا باقی
خدا ہی جانے کیا کیا گل ہوئے کس کس طرح مٹی
خبر کی جب خبر پائیں کہ ہو کچھ مبتدا باقی
کسی کو ذکر کرتے بھی نہ دیکھا ان کا عالم میں
زبانِ حال پر شاید ہو کچھ یہ ماجرا باقی
عبث ہم یاد کر کے رو رہے ہیں آج پہلوں کو
ہمیں کل روئیں گے پچھلے اگر ہے یہ فنا باقی
یہ دو آنکھیں ہیں رونا سینکڑوں کو روئیں کس کس کو
یہ اک دل غم بہت پھر غم نہ رہ جائیں گے کیا باقی
یہ مطلب ہے کہ ان باتوں سے مطلب ہی نہ رکھیں ہم
ہمیں کیا مر گیا کوئی کہ کوئی بچ رہا باقی
جو کوئی مر گیا تو حکم ہی سے جان دی اس نے
جو کوئی بچ رہا تو حکم ہی سے بچ رہا باقی
یہ جینا کیا مرے گر آج تو کل دوسرا دن ہے
میں اس زندگی پر جو رہے بعد فنا باقی

وہ پیاری زندگی کیا ہے یہی اسلام کی دولت
یہ ہے وہ بے بہا نعمت رہے جو دائما باقی
فنائے تابِ مہر و ماہ ہے روشن زمانے پر
مگر اس کا اُجالا رات دن ہے ایک سا باقی
یہ سچ ہے ضعف کی حالت میں ہے اسلام بے شک ہے
مگر اب بھی ہے اس کی اگلی شوکت جا بجا باقی
ابھی رُجوں کے گرنے کی چلی آتی ہیں آوازیں
ابھی تک کوشک کسریٰ میں ہے وہ زلزلہ باقی
چمکتی ہیں ابھی تک بدر کے میدان میں تیغیں
نگاہوں میں ہے اب تک بجلیوں کا کوندنا باقی
مسلمان قبر میں بھی ہیں فدا صدیق اکبر پر
ابھی تک یہ اثر ہے حُبِ یارِ غار کا باقی
ابھی تک خاک کے نیچے بہادر کانپ اٹھتے ہیں
ابھی تک صولتِ فاروق کا ہے دبدبا باقی
غنی کی شرم کے جلوے مسلمانوں کے دل میں ہیں
مسلمانوں کی آنکھوں میں ہے اب تک وہ حیا باقی
ابھی ہے نعرہائے شیر حق کی گونج کانوں میں
ابھی ہے ہیبتِ مرحب کش و خیر کشا باقی
مسلمانوں کی تلواروں نے جو قبضے بٹھائے ہیں
رہے گا ان کا پھل ان باغیوں پر دائما باقی
بیانِ شوکتِ اسلام پورا ہو نہیں سکتا
فنا ہو جائیں گے ہم ذکر یہ رہ جائے گا باقی

مٹائیں شوق سے اسلام کو اسلام کے دشمن
وہ خود مٹ جائیں گے اور یہ رہے گا دائمًا باقی
اگرچہ اس کی تلواروں نے بے گنتی ہی چھانٹے ہیں
مگر بدخواہ اس کے پھر بھی ہیں بے انتہا باقی
قدم رکھیں تو رکھیں پھونک کر اسلام کے رہرو
ابھی منزل میں ہے کانٹوں کا کھٹکا جا بجا باقی
مٹایا چاہتے ہیں دین کو ایمان کے دشمن
ابھی مر مٹ کے ہیں شیطان سے بے انتہا باقی
کہیں تقلید کے انکار پر سو سو دلیلیں ہیں
کہیں دعویٰ نہ چھوڑیں گے درود و فاتحہ باقی
کہیں پابند دونوں ہاتھ کا رفع یدیں اب تک
کہیں بالجبر آئیں پر ہے فریاد و بُکا باقی
کسی جا بعد مردن خاک کہہ دینا اکابر کو
کہیں توہین قبر انبیا و اولیا باقی
کسی جا یا رسول اللہ پر ہے شرک کا فتویٰ
کہیں کوشش نہ رکھیں ذکرِ استداد کا باقی
کہیں تسلیم پر شش مثل کے انکار سے منکر
کہیں تفہیم پر امکانِ کذبِ کبریا باقی
طریقِ ذکرِ محبوبانِ حق پر جھٹیں قائم
جوازِ محفلِ میلاد پر چون و چرا باقی
لڑے جاتے ہیں مرغے پر کٹے مرتے ہیں بکرے پر
ذرا دیکھیں تو ہے ایمان کا بھی کچھ پتا باقی

انھیں بیکار باتوں پر جھگڑ کر یہ ہوا حاصل
بجائے دین و ملت صرف جھگڑا رہ گیا باقی
یہاں تک باغیوں نے فرع میں شاخیں نکالی ہیں
کہ اُن کی اصل میں اُب کچھ نہیں غیر از خطا باقی
تہرے کی کہیں بوچھاڑ یا رانِ پیہر پر
کہیں آلِ نبی سے ہے تعلق رنج کا باقی
یزید اس کام کو اک سال کر کے نار میں پہنچا
یہاں ہے سینکڑوں سالوں سے نقل کر بلا باقی
وہ پردیسی مسافر تخت سے ان کو غرض مطلب
الہی پھر نمونہ ہے یہ کس کے تخت کا باقی
یہ تاشے باجے کب تھے سید مظلوم کی جانب
کہ جن کا جاہلوں میں ہے ابھی تک پیٹنا باقی
کہاں تک فتحِ ظالم کی بنائی جائے گی صورت
شبہ مظلوم سے کینہ رہے گا تا کجا باقی
محبت کا ہے دعویٰ آل سے پر دیکھنا یہ ہے
عداوت کا دقیقہ کوئی ان سے رہ گیا باقی
توہب (۱) اور تشیع سے ہوا جو کچھ ہوا لیکن
نہ رکھا نیچریت نے ذرا تمہ لگا باقی
اگر دعویٰ مرا محتاجِ حجت ہے تو سن لیجے
کلام اُس کا نہیں جس کو غمِ روزِ جزا باقی

(۱) میرے پیارے سنی بھائی ضرور خیال فرمائیں گے کہ ندوہ مخدولہ کی خبر نہ لی گئی۔ اس کی نسبت مجھے اس قدر عرض کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ قصیدہ ندوہ ہند کی پیدائش سے پہلے کا عرض کیا ہوا ہے، اور اگر غور کی نظر سے ملاحظہ فرمائیں تو جس طرح ندوہ کا رد سب بد مذہبوں کا رد ہے اسی طرح ان کا رد اُس کا رد، تو اس حالت میں ضمناً میں اس اعتراض سے بری ہو چکا۔ ۱۲ حسن



اشعار مسٹر نذیر احمد مع رد

مسچا کون سرسید پکارے سب میں کہتا ہوں	قال	صدوسی سال رکھو اور اس کو اے خدا باقی
مسچا کہتے جاؤ اور جینے کی دعا مانگو	اقول	مگر ہے اپنے مذہب پر تمہیں غم دار کا باقی
مسچا پھر بنانا پہلے کھودو اس رسولی کو	❁	ابھی تو ہے اسے اپنا علاج اپنی دوا باقی
نہیں زیبا بتائے کوئی بلبل اپنے اُلو کو	❁	رہے جس وقت تک وہ صورتِ نکبتِ فزا باقی
بھلا ہے یا بُرا یہ جانے یا اس کا خدا جانے	قال	مگر ہے کوئی اس کی شان کا اس کے سوا باقی
نبی اس کو کہا تم نے خدا اس کو بنا لیتے	اقول	جو ہوتا کوئی اس انداز کا اس کے سوا باقی
تمہاری فکر نازک میں وجود اس کا جو قائم ہے	❁	تم آپ ہی جان لو اک اور ہے اس رنگ کا باقی
عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا	قال	قیامت کو بھی رہنے دو گے کوئی فیصلہ باقی
عقائد سے کسی کے بحث کیا اتنے ہی کہنے پر	اقول	ذرا اے پردہ والے دیکھ کچھ پردہ رہا باقی
بظاہر بھولی باتیں اور باطن میں غضب گھاتیں	❁	ابھی دنیا میں ہیں عیار نادانی نما باقی
یہی اک فردِ اکمل ہے کہ جس کو دیکھ کر جانا	قال	ہماری ناؤ کا بارے ہے اب تک نا خدا باقی
تمہارے نا خدا نے ڈوب تو گنگا اٹھائی ہے	اقول	نہ چھوڑے گا نہ چھوڑے گا یہ بیڑے کا پتا باقی
تم اپنی ناؤ کا لنگر اگر اس کو تھما بیٹھے	❁	سمجھ رکھو کہ بس اب ڈوبنا ہی رہ گیا باقی
جزاک اللہ خیراً قوم کی اصلاحِ حالت میں	قال	دقیقہ ایک بھی تو نے نہیں رکھا اٹھا باقی
کرے گا دین میں جو شر نہ ہرگز خیر پائے گا	اقول	عبث رکھتے ہو تم میرے خدا سے آسرا باقی

- رہی اصلاح اس کی کیفیت صورت سے ظاہر ہے ﴿ کہیں ہے چکنے گالوں پر محاسن کا پتا باقی
- خدا نے تجھ کو پہنچایا ہے ان اعلیٰ مراتب پر قال فزوں ترجن سے اب کوئی نہیں ہے مرتبہ باقی
- طریق مختصر پر گرتیرے القاب یک جا ہوں اقول تو مشکل ہے کہ ابجد میں رہے حرفِ ہجا باقی
- معاذ اللہ اُلوہیت پر تم نے مہربانی کی قال خدا نے تجھ کو کہہ کر رکھ لیا یہ مرتبہ باقی
- جو سچی ہجو سچے عیب لکھے کوئی کوئی کے اقول بہت مشکل سے رہ جائے کوئی حرفِ ہجا باقی
- مگر معلوم ہے تجھ کو مسرت کچھ نہیں اس کی قال کہ تو ہے درد مند قوم اور تیرا گلہ باقی
- ہے اس کے واسطے دنیا بہشت اس کو اُلَم کیا ہے اقول غلط بالکل غلط اب بھی ہو کچھ اس کا گلہ باقی
- محال عقل ہے تجھ کو ہو اس دنیاے فانی میں قال سوائے قوم کوئی آرزو یا التجا باقی
- محال عقل ہے بیشک کہ اب دنیا میں کوئی کو اقول سوائے زر ہو کوئی آرزو یا التجا باقی
- نہ ہو بے دل اور اپنی ہی کیے جا صرف ہمت بس قال کہ سب کے سر پہ اب تو ہی ہے اک بوڑھا بڑا باقی
- تمہیں انکار ہے جس کا یہ اس کا اک خلیفہ ہے اقول وہ اس بوڑھے کے سر پر بھی ہے اک بوڑھا بڑا باقی
- اگر انعام کی تجھ کو توقع ہے تو باور رکھ قال خدا کے پاس ہے تیری جزا تیرا صلہ باقی
- خدا اس سے مسلمانوں کو اپنے حفظ میں رکھے اقول خدا کے پاس ہے اس کے لیے جو کچھ صلہ باقی
- تجھے روئے گی سر پر ہاتھ رکھ کر قوم بد قسمت قال اور اس کو دیکھ لے گا جو کوئی جیتا رہا باقی
- کہو عیسیٰ صدوسی سال جینے کی دعا مانگو اقول پھر اس کی لاش پر رونے کا بھی ہے آسرا باقی
- نہ ہو ویں کا رگر گر لاکھ تدبیریں تو کیا پروا قال ابھی سب سے بڑی باقی ہے تدبیر دعا باقی
- طویلہ میں اگر لتیاؤ کی ٹھہری غضب آیا اقول وہ منکر ہے دعا کا آپ کے لب پر دعا باقی



اختتامِ رد اشعارِ مسٹر۔ و۔ آغازِ حالِ پیر نیچر و مقلدانِ پیر نیچر

اِسے کہتے ہیں خضرِ قوم بعضِ احمقِ زمانہ میں
یہ وہ ہے آٹھ سو کم کر کے جو کچھ رہ گیا باقی
مزارِ پیر نیچر سے بھی نکلے گی صدا پیہم
چڑھا جاؤ گرہ میں ہو جو کچھ پیسا ٹکا باقی
نئی ہمدردیاں ہیں لوٹ کر ایمان کی دولت
نہ چھوڑا قوم میں افلاسِ عقبیٰ کے سوا باقی
ظروفِ مے کدہ توڑے تھے جن کر محتسب نے سب
الہی رہ گیا کس طرح یہ چکنا گھڑا باقی
مریدوں پر جو پھیرا دستِ شفقتِ پیر نیچر نے
نہ رکھا دونوں گالوں پر پتا بھی بال کا باقی
مسلمان بن کے دھوکے دے رہا ہے اہل ایمان کو
یہی ہے ایک پہلے وقت کا بہرِ ویا باقی
غضب ہے نیچری حُسنِ خرد پر ناز کرتے ہیں
نہیں کیا شیر پور میں کوئی ان کے جوڑ کا باقی
علی گڑھ کے سفر میں صرف کر دی دولتِ ایمان
بتاؤ مجھ کو زیرِ مدِّ باقی کیا رہا باقی

گیا ایمان تو داڑھی بھی پیچھے سے روانہ کی
پرانے رنگ کا اب کیوں رہے کوئی پتا باقی
پاپا بوٹے بہ بر کوٹے و بر سرُ سرخ سر پوشے
کہو اب بھی مسلمان ہونے میں کچھ رہ گیا باقی
عقب میں ہے اگر کتا تو پھر میں کیا کہوں کیوں ہے
جو آگے ہے تو ان کا ہے یہی اک پیشوا باقی
مشائخ تو مشائخ ہیں کرامت تو کرامت ہے
انہوں نے انبیا میں بھی نہ رکھا معجزا باقی
یہ منکر اس کے منکر اس کے منکر سب کے منکر ہیں
سمجھ لیجے کہ سارے کلمہ میں ہے حرفِ لا باقی
رسولی کو رسالت کی سند سمجھے ہیں کیا جاہل
نہ رکھا جو نبی کہنے میں کوئی مرحلہ باقی
کیا تو پارسل ایمان کا سی ایس آئی کو
پر اس کے ٹوٹنے کا دل میں اندیشہ رہا باقی
لگائی احتیاطاً چار جانب آڑ داڑھی کی
اور اتنے وزن کی محمول میں تھی تھی بجا باقی
عجب ہے نیچری بے وقت کی کیوں کر اڑاتے ہیں
اگر تم نے چری دیکھو نہ پاؤ گے صدا باقی
جو مرغی کے گلے کا گھوٹنا جائز سمجھتے ہیں
انہیں پھر حرمت و حلت سے کیا مطلب رہا باقی
چھری کا نٹا لیے مُردار مرغی سے جو لڑتے ہوں
پھر ایسوں کی شجاعت میں رہا کیا مرحلہ باقی

الہی نیچریت ہے کہ کوئی بالخواہ رہے
سرمو بھی نہ رکھا جس نے داڑھی کا پتا باقی
جسے ہکتی تھیں وقت بذلہ سخی غیر قومیں سب
سوائے ذیمِ فول اُس منہ میں اب کچھ نہ رہا باقی
علم ان کے مسلمانوں کے ہیں اور ان سے ظاہر ہے
برائے نام اب اسلام ان میں رہ گیا باقی
مڈل نے مذہب و ملت سے غفلت میں رکھا کیا کیا
نہ یادِ کبریا باقی نہ ذکرِ مصطفیٰ باقی
قریبِ پاس جا کر دُور ایماں سے ہوئے اکثر
جو دُور اس پاس سے ہیں پاس دیں ان کو رہا باقی
ملی ہے زک پہ زک بد مذہبوں کو اہل سنت سے
مگر اب بھی ہے وہ جرأت وہ ہمت حوصلہ باقی
اگر ایمان رکھتے ہوں تو وہ ایمان سے کہہ دیں
جو دل میں منصفی آنکھوں میں ہو شرم و حیا باقی
ثبوتِ حق میں اہل حق نے تحقیقات کی کیا کیا
کوئی ایراد کوئی شبہ کوئی شک رہا باقی
معاند اہل سنت پر اگر پا جائیں گے قابو
مسلمانی کا عالم میں نہ چھوڑیں گے پتا باقی
حسن پہلے تو کرتا ہے دعا ان کی ہدایت کی
نہ ہو منظور تو ان کو فنا فرمادے یسا باقی



تاریخ وفات حضرت مصنف از نتیجہ طبع گرامی حکیم سید برکت علی صاحب نامی تلمیذ مصنف

نامی خستہ نہ نالم بچہ رو ❁ کوہ افتاد دریا افتاد
دلم از فرقت استاد سوخت ❁ ازلم چوں نہ برآید فریاد
ہر کہ پُرسید زمن باعث غم ❁ گفتمش سوائے جناں رفت استاد
سال فوتش ز جوابم جوئید ❁ دیگر امروز نمید ارم یاد

۱۳۲۶ھ

تہمت